قرآن ایک مکمل ضابطۂ حیات

پروفیسر فضل الٰہی رشک

مکتبہ جمالِ کرم لاہور

Marfat.com

Marfat.com

DATA ENTERED

قرآن

ایک مکمل ضابطۂ حیات

مُصنّف

پروفیسر فضل الٰہی رشک

مکتبہ جمالِ کرم

9۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ھیں

نام کتاب .... قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات

مصنف .... پروفیسر فضل الٰہی رشک

تاریخ اشاعت .... اپریل 2003ء

تعداد .... گیارہ سو

زیرِاہتمام .... ایم احسان الحق صدیقی

ناشر .... مکتبہ جمال کرم لاہور

قیمت .... 100 روپے

ملنے کے پتے

- ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال پلازہ، اردو بازار کراچی
- فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور
- احمد بک کارپوریشن عالم پلازہ کمیٹی چوک، راولپنڈی
- مکتبہ المجاہد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ سرگودھا

Marfat.com

آئینہ

نمبر شمار	باب	مضامین	صفحہ نمبر
1-	پیش لفظ		5
2-	پہلا باب	نزول قرآن سے قبل دنیا کی معاشرتی اور مذہبی حالت	9
3-	دوسرا باب	القرآن	17
4-	تیسرا باب	رب العالمین اور قرآن	33
5-	چوتھا باب	رحمتہ اللعالمین اور قرآن	43
6-	پانچواں باب	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور قرآن	51
7-	چھٹا باب	عظمت انسانی اور قرآن	59
8-	ساتواں باب	تعاوف قرآن (نزول قرآن، کتابت قرآن، تدوین قرآن، مضامینِ قرآن، قرآن کا عددی اعجاز، تلاوت قرآن، حفاظتِ قرآن، اصطلاحاتِ قرآن، معلومات قرآن، تفاسیر قرآن)	65
8-	آٹھواں باب	(اعتقادات اور قرآن) (توحید، رسالت، ملائکہ، کتب سماوی، مکافات عمل موت، حیات بعد از ممات، برزخ، قیامت)	92

Marfat.com

9- نواں باب **(عبادات اور قرآن)** 99

(کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، قربانی، جہاد، دعا، خیرات وصدقات)

10- دسواں باب **(معاملات اور قرآن)** 107

(والدین، اولاد، رشتہ داروں، یتیموں، پڑوسیوں، مساکین، مقروض، مسافروں، جاہلوں اور غیر مسلموں سے سلوک)

11- گیارہواں باب **(اسلامی معاشرت اور قرآن)** 117

(نظام عدل ومساوات، نظام اخلاق، نظام تعزیرات، قرآن اور اسلامی معاشیات، قرآن کا نظام سیاست)

12- بارہواں باب (قرآنی تمثیلات، قرآنی معجزات، قرآنی پیش گوئیاں، قرآنی قصے، قرآنی دعائیں) 147

13- تیرہواں باب **(متفرقات)** 195

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، قرآن غیر مسلموں کی نظر میں قرآن اور حروف مقطعات، قرآن کا مرد مومن، قرآن اور یوم النشور، قرآن اور ہمارے تمدنی مسائل، ہمارے مسائل کا قرآنی حل)

Marfat.com

پیشِ لفظ

(خدائے قدوس نے جو مقدس کتاب اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی اس کا موضوع انسان ہے اور اس کا مقصد وحید اپنے بندوں کی رہنمائی کرنا اور انہیں حقیقی فلاح دارین سے ہمکنار کرنا ہے۔ یہ کتاب لاجواب ایک نرالی شان سے نازل ہوئی۔ علم و معرفت کا یہ آفتاب جب طلوع ہوا تو اس کی پاکیزہ تعلیمات نے انسان کو خود شناسی اور خدا شناسی کا ملکہ ارزانی فرمایا۔ غور و فکر کا انداز بدلا، جذبات کا سفلہ پن دور کر کے اس نے انسانی جذبوں میں سنجیدہ فکر اور سوز و گداز پیدا کیا۔ اس کی تلاوت نے ذہنوں کو جلا بخشی اور اس کی تعلیمات سے گمراہی، اصلاح میں، اور جہالت، حکمت و دانائی میں تبدیل ہو گئی۔ خزاں کو بہار کا روپ ملا اور توحید کی مہک نے ماحول کو عنبر فشار بنا دیا۔ شاید اسی تناظر میں اس عظیم کتاب کو ایک عظیم معجزہ قرار دیا گیا ہے) نزول قرآن کے وقت عرب کی جہالت ضرب المثل تھی۔ کفر و شرک، فسق و فجور، بتوں کی پوجا، بات بات پر لڑائی، ظلم و ستم، بربریت اور جہالت شباب پرستی، بچیوں کو زندہ دفن کر دینا انکا شعار تھا غرضیکہ انکی کوئی ادا ایسی نہ تھی جسے دیکھ کر یہ تصور ابھرے کہ یہ قوم اصلاح پذیر ہو جائے گی۔ سبحان اللہ! یہ اس مقدس قرآن کا فیض ہے کہ یہ قوم نہ صرف علم و حکمت کے خزانوں کی مالک بن گئی بلکہ اسے علوم جدیدہ کے بانی ہونے کی سرفرازی بھی عطا ہوئی۔ اور اس کے فیض سے یہ بگڑا ہوا انسان سدھرا اور صرف سدھرا ہی نہیں بلکہ پوری کائنات کے لئے آیہ رحمت بن کر ابھرا۔ قرآن کریم کے تاثر اور صاحب قرآن کے اخلاق کریمانہ سے یہ کیا سے کیا بن گیا۔ قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو ایک مکمل ضابطہ حیات عطا فرمایا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم ایک کامیاب ترین زندگی اور مایہ ناز عاقبت سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ انسانی زندگی کا کوئی پہلو اور کوئی رخ ایسا نہیں

Marfat.com

جس کے لئے اس مکمل منشور حیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی بھرپور رہنمائی اور صاحب قرآن نے اپنے اسوۂ حسنہ میں کامل نمونہ نہ چھوڑا ہو۔ اس شریعت کاملہ میں۔ اعتقادات، عبادات، معاملات، سیاسیات، معاشیات اخلاقیات اور معاشرت پر جامع بحث موجود ہے اور اسے زودفہم بنانے کے لئے قدرت کاملہ نے اسے ایک ایسے انداز سے پیش کیا ہے کہ ہر فرد اسے سمجھ بھی سکتا ہے اور اس پر عمل پیرا بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی زبان نہایت شستہ، نہایت شیریں اور نہایت پر اثر ہے۔ انداز بیان خطابیہ پیرایہ میں انسانی ذوق کے عین مطابق ہے اس کے بول تیر و نشتر کی طرح دل میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو آخر یہ خالق کائنات کا کلام ہے۔ اس رب کریم کا کلام ہے جو اپنے بندوں کیلئے ماں سے بھی سو گنا زیادہ مشفقانہ اور کریمانہ انداز اپنائے ہوئے ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس کلام مقدس کے مطالب کو صحیح طور پر سمجھیں اور اپنی زندگیوں کو ہدایات ایزدی کے مطابق ڈھالیں۔ عربی زبان سے لاعلمی اور زندگی میں مادہ پرستی کا رجحان قرآنی احکام کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں بری طرح حائل ہے۔ ماحول کی اس عدم دلچسپی کے باوجود علمائے کرام نے متعدد ایسی کتب لکھی ہیں جن میں احکام قرآن کو اردو زبان میں یکجا کر دیا گیا ہے تا کہ عربی سے نابلد لوگ بھی قرآنی تعلیمات سے بھرپور استفادہ کر سکیں ان کاوشوں کے باوجود اس میدان میں ابھی بہت کچھ لکھے جانے کی ضرورت اور گنجائش موجود ہے راقم الحروف کی یہ نیاز مندانہ کاوش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کے مواقع پر آیات مقدسہ کا سلیس ترجمہ لکھا گیا ہے تا کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو۔ اس مجموعہ کو قارئین کی سہولت کے لئے تیرہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب: نزول قرآن سے قبل کے مذہبی اور معاشرتی حالات پر مشتمل ہے۔ اسی باب میں قرآن مقدس سے قبل کی معروف کتب سماوی کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

Marfat.com

دوسرے باب: کا عنوان ''القرآن'' ہے۔اس میں مقدس کتاب قرآن مجید کے تعارف کے ساتھ ساتھ خالق کائنات کے ان ارشادات عالیہ کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جن کے ذریعے قرآن کی عظمت واضح کی گئی ہے۔اس باب میں وہ احادیث مقدسہ بھی شامل کی گئی ہیں جو عظمت قرآن کے بارے میں ارشاد ہوئیں اور بعض سورتوں اور قرآنی آیات کے فضائل بھی بیان ہوئے ہیں۔

تیسرے باب: کا موضوع توحید ہے اور اسے رب العالمین اور قرآن کے عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے۔اس باب کے آخر میں چند ایک آیات مقدسہ پیش کی گئی ہیں جن میں توحید خداوندی کا ذکر ہے۔

چوتھا باب: ''رحمت للعالمین اور قرآن'' کے عنوان کا حامل ہے۔حوالہ کے طور پر حضور ﷺ عظمت بیان کرنے والی آیات قرآن اس باب کے آخر میں شامل کی گئی ہیں۔

پانچواں باب: ''صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قرآن'' کے عنوان پر مشتمل ہے اس باب میں صحابہ کرام کی عظمت قرآنی حوالوں سے بیان کی گئی ہے۔

چھٹا باب: ''عظمت انسان اور قرآن'' کے عنوان کا حامل ہے اس باب میں ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی عنایات کا ذکر ہے۔حوالہ کے طور پر قرآنی احکامات کے تراجم شامل کئے گئے ہیں۔

ساتویں باب: کا عنوان ہے ''تعارف قرآن'' یہ باب گیارہ ذیلی عنوانات کا حامل ہے، جو کہ یہ ہیں (نزول قرآن، مقامات نزول، کتابتِ قرآن، تدوین قرآن، مضامین قرآن، تلاوت قرآن، حفاظت قرآن، اصطلاحات قرآن، معلومات قرآن)

آٹھواں باب: ''اعتقادات اور قرآن'' کا ہے جس میں قرآن کے بنیادی عقائد کا ذکر ہے اور انہیں اپنانے کے قرآنی احکامات شامل ہیں۔

نواں باب: ''عبادات اور قرآن'' کے عنوان کا حامل ہے اس باب میں مسلمانوں پر

Marfat.com

فرض کی گئی عبادات کا ذکر ہے اور اس ضمن میں قرآنی احکامات شامل کیئے گئے ہیں۔

دسواں باب: ''معاملات اور قرآن'' کا ہے جس کے تحت انسان کے حقوق و فرائض کا جائزہ لیا گیا ہے۔

گیارہواں باب: ''اسلامی معاشرت قرآن کے آئینے میں'' پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس میں معاشرت کے درج ذیل چھ ذیلی عنوانات شامل ہیں۔اسلام کا نظام عدل و مساوات، نظامِ تعزیرات، نظام سیاست، نظام معاشرت، نظام معاشیات اور نظام اخلاق۔

بارہواں باب: درج ذیل پانچ ضمنی عنوانات کا حامل ہے۔قرآنی تمثیلات قرآنی معجزے، قرآنی پیش گوئیاں، قرآنی قصے اور قرآنی دعائیں۔

تیرہواں باب: اس تالیف کا آخری باب ہے اور اس میں ایسے عنوانات شامل ہیں جو ماقبل بیان کردہ عنوانات میں نہیں سما سکے۔ ان کی تعداد سات ہے اور وہ یہ ہیں 'امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ، قرآن غیر مسلم مفکرین کی نظر میں ، قرآن اور حروف مقطعات، قرآن کا مردِ مومن، قرآن اور یوم النشور، قرآن اور ہمارے تمدنی مسائل، ہمارے مسائل کا قرآنی حل۔

بارہ گاہ الٰہی میں دعا: اے خداوندِ قدوس ، میں اس کتاب ''قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات'' کو اہل ذوق کے حضور پیش کر رہا ہوں۔تو اپنے فضل و کرم سے ان کے دلوں میں اپنی کتاب کے عرفان کی کرن پیدا فرما، ان کے قلوب میں ایمان کی تازگی عطا فرما، اس کتاب کے مطالعہ کرنے والوں کو محرومی ، بے یقینی ، بے کیفی سے مامون فرما کر سیرابی و کامیابی نصیب فرمائی۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

حقیر و فقیر:۔ فضل الٰہی رشک

Marfat.com

پہلا باب

نزولِ اسلام سے قبل کی مذہبی اور معاشرتی حالت

1-برصغیر پاک و ہند 10

2-ایران 11

3-یونان وروما

4- کتب سماوی 12

5-وید 13

6-توریت 14

7-انجیل 15

8-بعض ملکوں کے معاشرتی حالت

Marfat.com

نزول قرآن سے قبل کے مذہبی حالات

اگر کوئی قافلہ شاہراہ اعظم کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیوں پر ہو لے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ نہ صرف اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچے گا بلکہ یہ پگڈنڈیاں قافلہ کے افراد کو ویران ریگستانوں اور گھنے جنگلوں کی بھول بھلیوں میں الجھا دیں گی اور قافلہ کا ہر فرد گمراہی کی دلدل میں پھنس کر اپنے آپ کو تباہ کر لے گا۔

بالکل اسی طرح چھٹی صدی عیسوی سے قبل جب نزول وحی میں تعطل پیدا ہوا تو لوگوں نے اپنے انبیاء کرام کے بتائے ہوئے راستے چھوڑ دیئے۔ ان کی تعلیمات کو تحریف کے ذریعے مسخ کر دیا۔ خدائے کریم رحیم کو بھول بیٹھے اور اس صراط مستقیم کو چھوڑ کر کفر و شرک کی پگڈنڈیوں پر ہو لئے۔ خدائے بزرگ و برتر کی پرستش کی بجائے اللہ کی پیدا کردہ بعض اشیاء کو اپنا حاجت روا سمجھنا شروع کر دیا۔ وہ جبین نیاز جسے صرف اور صرف خالق کائنات کے سامنے جھکنے کے لئے معرض وجود میں لایا گیا تھا۔ چاند، سورج، ستارے، شجر، حجر اور اپنے ہی ہاتھ سے تراشے ہوئے بتوں کے سامنے سجدہ ریز تھی۔ کفر و الحاد اور شرک و گمراہی کے اس دور میں ملکوں کی مذہبی حالت کا ہلکا سا خاکہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے تاکہ اس صورت حال کا پورے طور پر ادراک ہو سکے کہ کن حالات میں آقائے کائنات حضرت محمد الرسول ﷺ کی بعثت عمل میں آئی۔

برصغیر پاک و ہند: اس ملک میں بت پرستی کا عمل جاری تھا۔ دیوی دیوتاؤں کی پرستش ہو رہی تھی کچھ لوگ گوپال کرشن کو اپنا اوتار مانتے اور کچھ لوگ شو اور وشنو کی پوجا پاٹ میں مصروف تھے ایک گروہ ایسا بھی تھا جس نے مختلف مناظر فطرت کے سامنے سر جھکا رکھا تھا اور اپنی حاجتیں مانگ رہا تھا۔ بتوں کے پجاری برہمن کو اپنا مذہبی رہنما سمجھتے اور برہمن ان کی اس کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے تھے بلکہ ان لوگوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے تھے انہوں

Marfat.com

نے عوام کو یہ تاثر دے رکھا تھا کہ اگر ہمارے وسیلہ کے بغیر آپ بتوں کے پاس گئے تو بت ناراض ہونگے اور آپ کو تباہ کر دینگے۔ بتوں کی خدمت میں حاضری کے وقت ان برہمن لوگوں کا وسیلہ ناگزیر قرار دیا جا چکا تھا اور ان لوگوں کی اکثریت جلب زر کے ساتھ ساتھ آوارہ منش اور عیاش ہو کر رہ گئی تھی۔

گوتم بدھ اور مہابیر نے جب یہاں اپنی تعلیمات کا پرچار کیا تو انہوں نے برہمن طبقہ کی ستم رانیوں سے پردہ اٹھایا اور ان کی اس مذہبی اجارہ داری کو ختم کرانے کی کوشش کی مگر ان کی یہ مساعی بار آور نہ ہوئیں کیونکہ لوگ اس گروہ سے اسقدر مرعوب تھے کہ ان کے خلاف کچھ کہنا اپنی تباہی کو دعوت دینے کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔

ایران:۔ ایران کے حالات بھی برصغیر سے مختلف نہ تھے وہ لوگ زیادہ تر آتش پرستی میں ملوث تھے۔ سورج دیوتا کی پرستش ان کا سرکاری مذہب تھا۔ ایران کے بادشاہ یزدگرد نے بطور خاص اس عقیدہ کی سرپرستی کی۔ زرتشت آتش پرستی کا موجد تھا اس کے پیروکاروں نے اس طرح آتشکدے روشن کیئے کہ ان کی آگ صدیوں تک جلتی رہی۔

یونان و روما:۔ یونان اور روما کے لوگ مجسمہ سازی کے بہت شائق تھے شروع شروع میں تو یہ لوگ اپنے ذوق کی تسکین کے لئے مجسمے تراشتے رہے لیکن بعد میں جب کفرو شرک عام ہوا تو ان لوگوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے مجسموں کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اپنی مرادیں مانگنی شروع کر دیں، بت پرستی کے اس دور میں جو شہرت ان کی دیوی آئسس کو حاصل ہوئی وہ اور کسی دیوتا یا دیوی کو حاصل نہ ہو سکی۔ بعد میں اہل روما نے عیسائیت اختیار کر لی اور حضرت عیسیٰؑ کو جو خود تو ساری عمر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ اور توحید خداوندی کا پرچار کرتے رہے۔ الوہیت کا تاج پہنا دیا۔

عرب ممالک:۔ چھٹی صدی عیسوی میں کفر و شرک کا یہ سیلاب عرب کی سرزمین میں بھی موجیں مارنے لگا۔ اور عرب کے متعدد قبائل بت پرستی کا شکار ہو گئے وہ خدا کی ذات کے تو قائل

Marfat.com

تھے مگر بت پرستی میں آکر یہ سمجھتے تھے کہ ان بتوں میں سب سے طاقتور بت کو خدا کہتے ہیں اس طرح خدا کا نام بھی لیتے، اس کی طاقت کو بھی تسلیم کرتے تھے، مگر ان کے تصور میں خدا کی جگہ ایک بڑا بت ہوتا تھا۔ وہ کائنات کے ہر امر اور ہر عمل کا حکمران ایک ہستی کو ممکن نہیں سمجھتے تھے۔ یہ حقیقت ان کے شعور سے بالا تھی کہ اس تمام کائنات کے انتظامات خدائے وحدہٗ لاشریک کر رہا ہے۔ انہوں نے اپنے اس نظریہ کے تحت مختلف کاموں کے لئے مختلف بت مخصوص کر رکھے تھے۔ اللہ کے مقدس گھر خانہ کعبہ میں ان بت پرستوں نے 360 بت سجا رکھے تھے ان میں سے معروف بت یہ تھے۔ لات ومنات، عزیٰ، ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر عرب کے بعض قبائل نے ان میں سے بعض بتوں کو اپنے قبیلہ کے حاجت روا کے طور پر مخصوص کر رکھا تھا۔ مثلاً بنو قلب کے لوگ ود کو اپنا حاجت روا تسلیم کرتے۔ قبیلہ ہذیں سواع کی پوجا کرتا اور قبیلہ مذحج یغوث کو اپنا خدا مانتا تھا۔ باقی اکثر قبائل اجتماعی طور پر یعوق اور نسر سے مرادیں مانگتے تھے۔

انسانیت جب اس دور میں داخل ہوئی یعنی جب لوگوں کے دلوں میں ایمان ایقان نام کی کوئی چیز باقی نہ رہی۔ معاشی ناہمواریاں انتہا کو پہنچ گئیں۔ ظلم وجہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا ہر سمت چھا گیا۔ خیر وشر کی تمیز یکسر ختم ہوگئی تو اللہ کریم کو ابن آدم کی اس بے بسی پر رحم آیا اور اس کی مشیت نے چاہا کہ بنی نوع انسان کو پھر سے ہدایت اور رہنمائی سے نوازے اور از سر نو ایک صالح معاشرے کی تشکیل کی جائے جس میں روئے زمین پر عدل و انصاف کی عملداری ہو۔ اخوت ومساوات کا سبق دہرایا جائے۔ ویران دلوں کو ذکر الٰہی سے سیرابی میسر آئے۔ بھولی بھٹکی انسانیت صراط مستقیم پر آجائے تو اس نے دعائے خلیل کی تکمیل فرمائی اور اپنے پیارے محبوب کو مبعوث فرمایا۔ جن کی ذات قرآنی اخلاق کا بہترین نمونہ تھی جن کے اسوہ نے ویران اور خزاں رسیدہ جذبات کو پیام بہاری سے سرفراز فرمایا۔

کتب سماوی:۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تمام آسمانی کتابیں ایک ہی

Marfat.com

سلسلہ ناب کی کڑی تھیں ۔ایک ہی نوعیت کی تعلیمات کی حامل ان کتب مقدسہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک تسلیم کرانا اسکی حاکمیت اعلیٰ کو قائم کرنا اور اس کے ارشادات عالیہ کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کرنا تھا۔ تمام انبیائے کرام کا مذہب اسلام تھا۔ انبیاء کا یہ سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا اور تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث فرمائے گئے ۔اللہ تعالیٰ نے جس قوم کی اصلاح چاہی وہاں اپنی تعلیمات کے ساتھ ایک نبی مبعوث فرمایا لیکن ہوتا یہ رہا کہ انبیاء کرام کی وفات کے بعد ان کے پیروکاروں نے ان کی تعلیمات کو یکسر بدل دیا۔ حسب ضرورت تحریف کی جاتی رہی آہستہ آہستہ یہ آسمانی کتب عوام کے سفلی جذبات کا مجموعہ بن کر رہ گئیں۔ بعض اصل کتابیں ضائع ہوئیں تو پھر از سر نو علماء وقت نے اپنے قیاس اور فہم و شعور کے مطابق ان کو مرتب کیا جس سے ان کی اصلیت مسخ ہوگئی اور ان کا تقدس پامال ہو کر رہ گیا۔ اس تناظر میں چند ایک معروف کتب کا جائزہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے تا کہ صحیح صورت حال کی عکاسی ہو سکے۔

وید :۔ برصغیر میں آریاؤں کی لائی ہوئی یہ ایک مذہبی کتاب تھی اس کے نہ تو مصنف کا کچھ علم ہے اور نہ ہی یہ پتہ چل سکتا ہے کہ یہ تصنیف کب معرض وجود میں آئی جس حالت میں آریہ قوم اسے برصغیر میں لے آئی یہ کتاب نہ تو اصل زبان میں تھی اور نہ اس کی تعلیمات مضامین کے حوالے سے آسمانی کتب جیسی تھیں دراصل یہ اصل کتاب عبرانی زبان میں تھی اور عبرانی زبان ختم ہو چکی تھی اور اس کے سمجھنے والے بھی صفحہ ہستی سے مٹ چکے تھے۔ اس کتاب کو مذہبی کتاب جاننے والے بہت تھے اس کتاب کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس مذہب کے پیروکاروں میں 80 ہزار علماء اکٹھے ہوئے انہوں نے ایک شخص جس کے جید عالم ہونے پر سب متفق تھے کو شراب پلائی گئی وہ نشہ میں مخمور پڑا رہا جب اسے ہوش آئی تو اس نے کہا کہ مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی ہے اور اصل اوستا میں نے سیر کے دوران دیوتاؤں سے حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ اس نے اوستا لکھوادی۔ اب ایسی کتاب کے حقیقی اور معیاری

Marfat.com

ہونے کا فیصلہ قارئین کرام بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔

توریت:۔ بنی اسرائیل کی تمام تر تاریخ ان کی شقاوت قلبی اور بدبختی سے عبارت ہے حضرت موسیٰ کے بعد یہ قوم چند مشرکانہ عقائد کی حامل اقوام مثلاً کنعانی، فلش، پلوسی وغیرہ سے مل گئی اور ان کا اثر لیکر نہ صرف اعتقادی کمزوریوں کا شکار ہوگئی بلکہ معاشرتی برائیوں میں گھر کر رہ گئی۔ان کی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا جس میں مشرکانہ آلائش موجود نہ ہو۔

578 قبل مسیح میں بخت نصر نے یہودیوں کی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ ہزاروں یہودی مارے گئے ہیکل سلیمانی کو پیوند زمین کر دیا گیا۔ ملک بھر میں موجود ان کی تمام مذہبی کتابیں اور صحیفے جلا دیئے گئے اس طرح سے توریت کا وجود ختم ہو گیا۔

کچھ عرصہ بعد جب خسرو نے بابل فتح کیا اور یہودیوں کو واپس وطن آسکنے کی اجازت ملی تو اردشیر شاہ ایران نے ایک یہودی عالم عذرا بنی کو دوسری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ دوبارہ تورات لکھنے کی اجازت بھی دی عذرا بنی نے دعا کی:۔

"یا اللہ تیری کتاب ہدایت جل چکی ہے اس لئے کوئی شخص ان معاملات کا علم نہیں رکھتا جو گزر چکے ہیں تو روح القدس کو میرے اندر داخل کر دے پھر میں وہ سب کچھ لکھوں جو تیری اس قانون کی کتابوں میں تھا۔

عذرا بنی کا بیان ہے کہ:۔

"دوسرے دن مجھے آواز آئی کہ پی لے جو کچھ تمہیں دیا جا رہا ہے اور میں نے پی لیا جو کچھ پلانے والے نے مجھے پلایا تو مجھے فہم و فراست حاصل ہوگئی۔ پھر میری زبان کبھی بند نہ ہوئی جب تک کہ میں نے تورات کی 240 کتب لکھوا نہ دیں اور یہ کتابیں لکھنے والے 40 دن تک مسلسل لکھتے رہے۔

مذکورہ بالا واقعات کی روشنی میں یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے کہ اصل تورات اور عذرا بنی

Marfat.com

کی لکھائی ہوئی اس تورات میں کتنا بعدُ اور فرق ہوگا۔ کیونکہ اس نئی ترتیب شدہ تورات میں اصل تن وہ نہیں۔ عبارات بدل چکی ہیں۔ اس میں من گھڑت قصوں کی بھر مار ہے۔ معیار سے گری ہوئی خلاف واقعہ اور خلاف عقل باتیں لاتعداد ہیں۔ اٹھارہویں صدی میں چھپنے والی تورات کا مقابلہ جب پہلے نسخوں سے کیا گیا تو اس میں بارہ ہزار اختلافی روایات پائی گئیں۔

انجیل :۔ ایک عیسائی مؤرخ کے قول کے مطابق انجیل کی تعداد ستر ہے، مگر ان میں سے قابل اعتماد انجیل صرف چار گردانی جاتی ہیں جو کہ یہ ہیں "یوحنا، مرقس، لوقا اور متی" فرانس کا مشہور مؤرخ لکھتا ہے کہ جب انجیل بہت سی لکھی گئیں یہ معاملہ درپیش آیا کہ ان میں قابل اعتماد انجیل کونسی شمار کی جائیں چنانچہ قابل اعتماد انجیل مقرر کرنے اور منتخب کرنے کے لئے کلیسا نے جو طریقہ اختیار کیا وہ یہ تھا کہ تمام کتب انجیل کو ایک میز پر رکھ دیا گیا۔ اور میز کو ہلانا شروع کر دیا۔ کتابیں میز پر سے گرنا شروع ہوگئیں جب صرف چار انجیل میز پر رہ گئیں تو ان کو قابل اعتماد قرار دے دیا گیا۔ یہ طریق انتخاب قارئین کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث اور انتہائی مایوسی کا سبب بھی ہوگا اور موجودہ انجیل کا معیار کھل کر سب کے سامنے آگیا ہوگا اس کتاب کو بھی آسمانی کتاب ہونے کا دعویٰ ہے اور اس کے پیروکار اسے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اترنے والی اللہ کی کتاب تصور کرتے ہیں۔

(ڈاکٹر میل کا کہنا ہے کہ یونانی زبان میں لکھی ہوئی انجیل کا مقابلہ جب ان قابل اعتماد انجیل سے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس موجودہ انجیل میں دولاکھ اختلافی روایات پائی جاتی ہیں۔)

معاشرتی حالت :۔ ہندوستان میں منوشاستر کو دستور اساسی سمجھا جاتا تھا جس نے انسانوں کو طبقوں اور پیشوں میں اس طرح تقسیم کر دیا تھا کہ وحدت انسانی پارہ پارہ ہوکر رہ گئی تھی برہمن کو برتری حاصل تھی اور رشودر ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیا گیا تھا۔ اگر کوئی شودر کسی برہمن کو ہاتھ لگاتا یا گالی دیتا تو اس کی زبان گدی سے کھینچ لی جاتی تھی شوہر کے مر

Marfat.com

جانے پر عورت کو دوسری شادی کا حق نہ تھا اور گھر میں وہ ایک لونڈی اور خادمہ کی حیثیت سے رہتی۔ ستی کی رسم موجود تھی جس کے تحت عورت کو مرحوم خاوند کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ عورت کو اس معاشرے میں کمزور، بے وفا اور حقیر تر قرار دیا جاتا تھا۔

ایران کی تمدنی اور معاشرتی حالت بھی انتہائی ناگفتہ بہ تھی مزوک نے چھٹی عیسوی کے شروع میں لوگوں کو جو تعلیم دی تھی اس نے اخلاق کے آئینہ کو اسقدر گدلا کر دیا تھا کہ قلم اس کے اظہار سے قاصر ہے۔ مانی نے اگر ایران میں تجرو کی زندگی گزارنے پر زور دیا ہے تو مزوک نے عورتوں کو سب کے لئے حلال قرار دیکر عیش پسندی اور جنسی بے راہ روی کا سیلاب لا کھڑا کیا۔

یونان اور روما کی تمدنی حالت یہ تھی کہ حکمران طبقہ دادِ عیش دینے میں مصروف تھا جبکہ عوام زندگی کے بوجھ تلے پڑے کراہ رہے تھے۔ یونان میں باندیوں کو داشتہ بنا کر رکھنے کا رواج عام تھا۔ مہمان کی تفریح یا دوستوں کی تواضع کے لئے غلاموں کو آگ میں پھینک دینا۔ انہیں درندوں کے آگے ڈال دینا یا جلادوں سے ذبح کروانا۔ ایسے تماشے تھے جو روز ہر طرف دکھائی دیتے تھے۔ خاندان کے سربراہ کو اولاد کے قتل کا پورا حق تھا یہ لوگ عورت کو جہنم کا دروازہ اور تمام آفات و بلیات کا سبب قرار دیتے تھے۔

عرب آزادی پسند، شراب کے رسیا اور جوئے کے عادی تھے۔ لڑائی جھگڑا ان کا دلچسپ مشغلہ تھا۔ سعودی نظام نے انہیں جکڑ رکھا تھا لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے اور اولاد کو قتل کر دینے سے ان کی سنگ دلی اور قساوت قلبی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ باپ کے مرنے کے بعد دوسری جائیداد کی طرح اس کی بیویاں بھی آپس میں تقسیم کر لی جاتی تھیں اور ان سے شادی کرنا جائز سمجھا جاتا تھا۔ ظلمت و جہالت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ خیر و شر کی تمیز بالکل ختم ہو چکی تھی اور اخلاقی قدریں نام کو بھی باقی نہ تھیں یہ تھے معاشرے کے حالات جس میں اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب کو ان لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔

Marfat.com

دوسرا باب

القرآن

1- عظمت قرآن 19

2- تعلیمات قرآن 22

3- قرآن ۔قرآن کے آئینے میں 24

4- قرآن ۔احادیث کے آئینے میں 27

5- بعض آیات قرآنی اور سورتوں کے فضائل 29

Marfat.com

''القرآن''

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے۔ یہ مقدس کتاب اس پاک اور مطہر ہستی نے پیش کی ہے جس کی پاکیزہ زندگی ہر قسم کے شکوک وشبہات سے مبرا ہے۔اس کے نزول سے جہالت ختم ہوئی اور دنیا میں ظاہری اور باطنی روشنی پھیلی۔ اس نے اپنے عقید تمندوں کے لئے حسنات اور سیئات کو واضح کر دیا تا کہ صراط مستقیم متعین کرنے میں کسی کو کوئی مشکل پیش نہ ہو۔فصاحت و بلاغت، معانی و مطالب کا جو نمونہ اس مقدس کتاب میں پیش کیا گیا اسکی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔اس کی حفاظت خود خالق کائنات نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس کے نزول کو چودہ سو سال کی طویل مدت گزر جانے کے باوجود اس میں آیات۔الفاظ اور حروف تو کجا ایک شوشہ تک کی تبدیلی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، جبکہ دوسری الہامی کتب کا حال ہمارے سامنے ہے۔

اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ دنیا میں آج تک جس قدر اس مقدس کتاب کی تفسیریں اور تراجم شائع ہو چکے ہیں اور اسکے شارحین نے اسے عام فہم بنانے کے لئے جس قدر امدادی علوم (حدیث۔تفسیر۔فقہ) جاری کئے ہیں اور کسی کتاب کے حصے میں نہیں آئے۔اس کے لاکھوں حفاظ اور قراء اپنے سینوں میں اس دولتِ عظمیٰ کو سنبھالے ہوئے موجود ہیں۔تمام الہامی کتب میں صرف یہی ایک کتاب ہے جو انسان کو مکمل ضابطہ حیات عطا کرتی ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی ایسا پہلو اور کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کے لئے اس میں رہنمائی موجود نہ ہو۔یہ واحد کتاب ہے جس کی تلاوت دنیا کے ہر گوشہ میں 24 گھنٹے جاری رہتی ہے۔اس کے فہم سے انسان ایک کامیاب زندگی کی راہیں متعین کر سکتا ہے کیونکہ اس کی تعلیم فطرت انسانی اور عقل سلیم کے عین مطابق ہے۔خالق کائنات نے اس

Marfat.com

کتاب کے لئے ایک ایسی زبان کا انتخاب فرمایا جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ دنیا کی کوئی زبان اسکی زبان عربی جیسی وسعت نہیں رکھتی۔ اس کتاب میں وہ قواعد وضوابط اور آئین وقوانین موجود ہیں جو بندوں کے لئے آقا کے مرتب کردہ ہیں اور جن پر چل کر انسان اخلاقی مذہبی۔ اقتصادی۔ تمدنی۔ تجارتی، سیاسی اور تمام تر اجتماعی ترقیات اور فائز المرامیوں سے ہمکنار ہوسکتا ہے۔

یہ کتاب زبور کی طرح مجموعۂ مناجات بھی ہے اور انجیل کی طرح ذخیرۂ امثال بھی۔ توریت کی طرح یہ گنجینۂ شریعت بھی ہے اور کتب دانیال ویسعیا کی طرح خزینہ اخبارِ مستقبل بھی ہے۔ اس کتاب تقدس میں تزکیۂ نفس، تصفیہ قلب، تنویر روح اور اخلاق انسانی کے جو اسرار رموز بیان کئے گئے ہیں وہ کسی دوسری آسمانی کتاب میں موجود نہیں۔ اس کتاب میں علوم مابعد طبیعات جس قدر بیان کئے گئے ہیں وہ اور کسی کتاب میں موجود نہیں اس کتاب نے ملکوں اور قوموں کو جہالت سے نکالنے، علوم سے بہرہ ور کرنے۔ تمدن کو بلند تر کرنے اور امن عامہ کو مضبوط بنانے میں جو کمال دکھلایا ہے وہ بالکل بے نظیر ولا ثانی ہے۔ اس کتاب نے جن زبردست دلائل سے اللہ کی توحید وتفرید کا سبق سکھلایا ہے اللہ کی کبریائی اور عظمت کو دلوں میں قائم کیا اس کا عشر عشیر بھی کوئی دوسری کتاب واضح نہ کرسکی۔ اس کی ادبی خوبیوں کے حوالہ سے ایک سطر ایک قرآنی آیت بھی اس جیسی بنا کر پیش نہ کی جاسکی۔ ہر چند کہ دنیا بھر کے کفار اس کوشش میں سرگرداں رہے لیکن وہ ایسی خوبیوں کی حامل ایک سطر بھی بنا کر پیش کرسکنے سے عاجز رہے اور آئندہ تا قیام دینا عاجز رہینگے۔

فضائل قرآن:

☆ خالق کائنات کا یہ مقدس کلام تمام نبی نوع انسان کی اصلاح، فلاح و بہبود اور رہنمائی کے لئے اتارا گیا۔

Marfat.com

اس کا نزول اقراء باسم ربک الذی ...... کی پاکیزہ آیت مقدسہ سے شروع ہوا اور اکملت لکم دینکم ...... کی آیت مبارکہ پر اختتام پذیر ہوا۔

☆ یہ ایک مکمل دستور حیات اور منشور زیست ہے جس میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ معاشرتی ہو یا معاشی، اقتصادی ہو، یا اخلاقی، مادی ہو یا روحانی کی رہنمائی موجود ہے

☆ اس نظام شریعت کو سرچشمۂ ہدایت قرار دیا گیا ہے۔

☆ یہ وہ واحد کتاب ہے جسے خالق کائنات نے 155 اسمائے گرامی سے متعارف کرایا۔

☆ یہ پاکیزہ کلام اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں، حکمتوں اور وقت کے تقاضوں اور ضرورتوں کے مطابق تھوڑا تھوڑا کر کے اترتا رہا اور یہ عمل تقریباً تئیس سال میں مکمل ہوا۔

☆ یہ فرقان حمید دور مظلمہ اور دور جدید کے درمیان حد فاصل ہے۔

☆ یہ پاکیزہ کلام آج چودہ سو سال کے بعد بھی اپنی اصلی صورت میں موجود ہے کیونکہ اس کی حفاظت خالق کائنات نے خود اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔

☆ اس کتاب مبین میں آمیزش ہے نہ الحاق، غلو ہے نہ مبالغہ۔ اس کا ایک ایک لفظ ایک ایک حرف اور ایک ایک شوشہ حقیقی ہے اور تاقیامت حقیقی رہیگا۔

☆ اس کتاب ہدیٰ کے بعد نہ تو کوئی نئی شریعت آسکتی ہے اور نہ ہی کوئی نیا نبی پیدا ہوسکتا ہے۔

☆ اللہ کی اس مقدس کتاب میں تمام امراض کا علاج اور جملہ امراض کے لئے شفا موجود ہے۔

☆ یہ وہ واحد کتاب ہے جس کی تلاوت پر ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

☆ یہ کتاب الہدیٰ اس خاص ساعت میں نازل فرمائی گئی جب اللہ تعالیٰ مخلوق کی قسمتوں کا فیصلہ فرماتے ہیں یعنی شب قدر میں۔

☆ یہ ذکر عظیم ایک ایسی اٹل کتاب ہے جس کی کوئی چیز غلط ثابت نہیں ہوسکتی۔

☆ یہ قرآن مبین ایک ہدایت نامہ ہے جو زندگی کی صاف شاہراہ کی رہنمائی کرتا ہے۔

Marfat.com

☆ یہ مقدس کتاب دوسری تمام کتب سماوی کی تصدیق کرتی ہے۔

☆ اس عظمت والی کتاب کی تعلیمات کے ذریعے ان تمام اختلافات کا فیصلہ ہو جاتا ہے جو تورات اور انجیل نے پیدا کر دیئے تھے۔

☆ اس بزرگ و برتر کتاب نے انسانی زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کیا۔

☆ اس ام الکتاب میں سینکڑوں پیش گوئیاں دی گئی تھیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

☆ اس کلام مقدس کا ایک ایک لفظ غیر معمولی تاثر کا حامل ہے جس کا ثبوت اہل مکہ کے ایمان لانے کے واقعات میں ملتا ہے۔

☆ یہ پاکیزہ کلام قیاس و گمان کی بجائے دلیل علمی پر انسان کو اپنے رویے کی بنیاد رکھنا سکھاتا ہے۔

☆ قرآن عظیم مشاہدے اور تجربے سے حقیقت کو پہچاننے کی دعوت دیتا ہے۔

☆ اس فرقان حمید کی کسی ایک بات کا انکار بھی کفر ہے۔

☆ یہ کتاب الٰہی انبیائے بنی اسرائیل کو خود بنی اسرائیل کی لگائی ہوئی تہمتوں سے پاک کرتی ہے۔

☆ یہ واحد کتاب مقدس ہے جس نے کفاران عالم کو اپنی مثل کی ایک آیت تک لانے کا چیلنج دیا اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا کہ تم ہرگز نہیں لاسکو گے اور واقعی وہ نہ لاسکے۔

☆ اس صحیفہ ہدایت کی فصاحت وبلاغت کے اعجاز نے مخالفین کو بے بس اور دم بخود کر دیا۔

☆ قرآن کریم اہل ایمان کو بشارت دیتا ہے اور مشرکین کو بروقت متنبہ کرتا ہے۔

☆ قرآن مقدس تمام انبیائے کرام کے تقدس اور احترام کا داعی ہے اور ان کی عظمت و ناموس کا محافظ ہے۔

Marfat.com

☆ اس عظیم کتاب کے علوم اور معارف کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا یہ اپنے قاری کو حکمت کے شاداب جواہر نایاب سے مالا مال کر دیتی ہے۔

☆ عظمتوں اور فضیلتوں سے لبریز اس اللہ کے کلام کا ایک ایک حرف صاحب کلام کی رحمتوں کا بیش بہا خزانہ ہے۔

☆ یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے جس کی جامعیت کا اعلان خالق کائنات نے اس طرح فرمایا ہے "ہم نے تم پر وہ کتاب نازل فرمائی جس میں ہر چیز کا بیان ہے"۔

☆ یہ مقدس کتاب نور ہے، رحمت ہے، شفا ہے، برہان ہے، فرقان ہے، ضابطہ حیات ہے، منشور زیست اور ایک کامل رہنما ہے۔ روحانیت کا محور و مرکز ہے اس کو چھوڑ کر کوئی بھی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ اس کی تاثیر کا کمال یہ ہے کہ جتنی بار اس کی تلاوت کی جائے اس کی اثر انگیزی میر اضافہ ہوتا ہے۔

☆ یہ کلام فصیح اور بیان بلیغ ہے مختصر الفاظ میں معانی کا جہان آباد پاؤ گے۔

☆ اس عظیم کتاب کی عظمت و شوکت کا اعتراف غیر مسلم مفکرین نے بھی کیا ہے۔

☆ جس کے سینے میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

☆ قرآنی اصول۔ دائمی اور ابدی اصول ہیں اور ان اصولوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ زمانے کی وسعتیں اس میں سمائی ہوئی ہیں۔

تعلیمات قرآن:۔

☆ اس کی تعلیمات اس قدر عام فہم ہیں کہ ہر کسی کی سمجھ میں آسانی سے آجاتی ہیں۔

☆ اس کی تعلیمات فطرت کے عین مطابق ہیں جن کی تصدیق صحت، جملہ علوم سے ہوتی ہے۔

98145

Marfat.com

☆ اس کی تعلیمات ۔انسانی سرشت کوواضح طور پر بیان کرتی ہیں۔

☆ اس کی تعلیمات ۔انسان کوتہذیب نفس سکھاتی اورتدبیر عمل کا ماہر بناتی ہیں۔

☆ اس کی تعلیمات سے واضح ہے کہ حسب ونسب کا عالی ہونا کسی انسان کی عظمت کی دلیل نہیں۔

☆ اس کی تعلیمات ۔کالی، گوری، زرد اور گندمی رنگتوں کی تفریق سے بہت بلند ہے۔

☆ اس کی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ انسان سب برابر ہیں زبان ،لہجہ اور لغت کی کوئی تخصیص نہیں۔

☆ اس کی تعلیمات ساری کائنات کی سرداری کی ضمانت دیتی ہے۔

☆ اس کی تعلیمات نے انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اختیار کرنے اور عبادت پنجگانہ ادا کرنے کا ایک ایسا اہم ترین فریضہ ٹھہرایا ہے جس کی مثال اور کسی الہامی کتاب کی تعلیمات میں نہیں۔

☆ اس کی تعلیمات دوسرے کسی بھی مذہب کے بزرگ کی توہین و مذمت کو جرم قبیح قرار دیتی ہیں۔

☆ اس کی تعلیمات میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں ہادی اور رہنما آئے۔

☆ قرآن ہمیں تمام ملکوں اور قوموں کی جدائی کو دور کر کے سب کو متحد و متفق بنا کر ان میں مساوات قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

☆ قرآنی تعلیمات میں پانچ ایسے بنیادی ارکان دیئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنا تعلق خدائے بزرگ و برتر سے قائم کر سکتا ہے۔

☆ قرآن ہمیں نماز کے ذریعے پاکیزگی ، طہارت اور پابندئ وقت کے ساتھ ساتھ

Marfat.com

اجتماعِ قومی، اخوت وموانست کی تعلیم دیتا ہے۔

☆ قرآن ہمیں روزہ کے ذریعے تقویٰ، نفس کشی، جفاکشی، نادیدہ خدا کو حاضر ناظر سمجھنے، اپنی خواہشات نفس کو اللہ کی رضا اور خوشنودی پر قربان کردینے کی تعلیم دیتا ہے۔

☆ قرآن مقدس ہمیں زکوٰۃ کے ذریعے انسانی ہمدردی کے حوالہ سے ناداروں، مسافروں، طالب علموں، درماندوں، حاجت مندوں کی حفاظت وحمایت کی تعلیم دیتا ہے۔

☆ یہ مقدس کتاب اپنی تعلیمات کے ذریعے حج کا حکم دیکر دنیائے اسلام کو مرکز واحد پر جمع ہونے، ایک دوسرے کے دکھ درد میں شامل ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ درحقیقت حج ایک بہت بڑا دربار بہت بڑی تجارتی منڈی، بہت بڑا بیت العلوم، بہت بڑا کلب اور بہت بڑے تاریخی واقعات کی یادگار ہے۔

☆ قرآن جہاد کے حکم کے ذریعے قوی زندگی، اورعزت وآبرو کو بحال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے جو کہ واقعی نہایت ضروری لازمہ اور انتہائی موثر ذریعہ ہے جس کے بغیر حفاظت دین اور ترقی اسلام ممکن نہیں۔

"قرآن":

1- قرآن سابقہ کتب مساوی کی تصدیق کرنیوالا اور ان کا نگہبان ہے (المائدہ آیت 48)

2- قرآن سارے جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔ (الانعام آیت 90)

3- قرآن کو ہم نے ہی اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ (الحجر آیت 5)

4- اس میں ہر چیز کا بیان ہے جو مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت اور مژدہ ہے۔ (النحل آیت 102)

Marfat.com

5- قرآن میں سب بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ (بنی اسرائیل آیت 82)

6- یہ اہل ایمان کو بشارت دیتا ہے اور مشرکین کو بروقت متنبہ کرتا ہے۔ (الکہف ایت 2 تا 5)

7- قرآن فلاح دارین کے لئے کافی ہے۔ (الانبیا آیت 106)

8- انبیاء کرام کے تقدس اور احترام کا داعی ہے اور ان کی عزت و ناموس کا محافظ ہے۔

9- قرآن آپ کو علم و حکمت سکھاتا ہے۔ (النحل آیت 6)

10- زمین و آسمان کی ہر چیز اس کتاب مبین میں ہے۔ (النحل آیت 75)

11- اس کا صرف ظالم ہی انکار کر سکتے ہیں۔ (العنکبوت آیت 48)

12- قرآن سارے جہانوں کیلئے ذکر ہے۔ (سورۃ یوسف آیت 104)

13- قرآن ہدایت اور رحمت ہے۔ (الاعراف آیت 52)

14- یہ مقدس کتاب مومنین کو ان کا اللہ سے کیا ہوا وعدہ یاد کراتی ہے۔ (الاعراف آیت 2)

15- اسے رب العالمین نے نازل فرمایا اس لئے تا قیامت رشد و ہدایت ہے۔ (الاعراف آیت 2)

16- قرآن آپؐ کے لئے اور آپؐ کی قوم کے لئے وجہ عز و شرف ہے۔ (الزخرف آیت 44)

17- اگر قرآن کریم پہاڑ پر اترتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ (الحشر آیت 21)

18- قرآن کریم تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا گیا۔ (الاھر آیت 23)

19- باطل اس کے نزدیک نہ آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے یہ اہل ایمان کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔ (حمٓ السجدہ آیت 44)

20- اس کتاب میں ذرا شک نہیں۔ (البقرہ آیت 2)

21- یہ متقین کے لئے ہدایت ہے۔ (البقرہ آیت)

Marfat.com

22-یہ ہدایت وبشارت ہے (البقرہ آیت 97)

23-یہ متقین کے لئے بیان، ہدایت اور موعظت ہے۔ (العمران آیت 138)

24-قرآن نور ہے۔ (النساء آیت 175)

25-اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ یہ کتاب اس نے نازل فرمائی ہے۔(النساء آیت 166)

26-یہ کتاب مبارک ہے۔ (الانعام آیت 15)

27-یہ قرآن سابقہ کتب سماوی کی تصدیق کرنے والا اور ان کا نگہبان ہے ۔ (المائدہ آیت 48)

28-قرآن نصیحت ہے اور مومنین کے لئے یاد دہانی۔ (ھود آیت 120)

29-قرآن سارے جہانوں کے لئے ذکر ہے۔ (یوسف آیت 104)

30-یہ مومنوں کے لئے سراپا ہدایت اور رحمت ہے۔ (یوسف آیت 111)

31-قرآن کریم حق ہے۔ (الرعد آیت 1)

32-یہ قرآن سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔(بنی اسرائیل آیت 9)

33-یہ مشرکین کو بروقت متنبہ کرتا ہے۔ (الکہف آیت 4،5)

34-قرآن آپ کو مشقت میں ڈالنے کے لئے نہیں آیا۔ (طٰہٰ آیت 2)

35-زمین وآسمان کی ہر چیز اس کتاب مبین میں ہے۔ (النحل آیت 75)

36-لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر قسم کی مثالیں قرآن میں ذکر کی گئی ہیں۔ (الروم آیت 58)

37-اس کا مقصد خواب غفلت سے بیدار کر دینا ہے۔ (السجدہ آیت 3)

38-اپنے جن بندوں کو وہ چن لیتا ہے ان کو اپنی کتاب کا وارث بنا لیتا ہے۔ (فاطر آیت 32)

Marfat.com

قرآن کریم بزبان حدیث:

1-الحدیث: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ ''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے''

(رواہ بخاری)

2-الحدیث: ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا جناب رسول ﷺ اللہ نے کہ ''حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ جل شانہٗ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ خود اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر ہے۔'' (رواہ الترمذی والدارمی)

3-الحدیث:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا جناب رسول ﷺ اللہ نے کہ قرآن کا ماہران ملائکہ کے ساتھ ہے جو منشی ہیں اور نیکوکار ہیں اور جو شخص قرآن کریم کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں وقت اٹھاتا ہے۔ اس کے دوہرا اجر ہے''۔ (رواہ البخاری والترمذی)

4-الحدیث:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور ﷺ نے ''حسد دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے تلاوت قرآن کریم کی توفیق ارزانی فرمائی۔ دوسرا جس کو مال کی کثرت نصیب ہوئی اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہے۔'' (رواہ البخاری والترمذی)

5-الحدیث:۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ ''حق تعالیٰ شانہٗ اس کتاب یعنی قرآن کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو

Marfat.com

بلند مراتب عطا فرماتے ہیں اور کتنے ہی لوگوں کو پست اور ذلیل کر دیتے ہیں۔"
(رواہ مسلم)

6-الحدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "قیامت کے دن صاحب قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت ختم ہو جائے۔" (رواہ احمد والترمذی)

7-الحدیث:۔ ابن مسعود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ "جو شخص صرف ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر 10 نیکیوں کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ آلم ایک حرف ہے بلکہ الف، لام، اور میم الگ الگ تین حرف ہیں۔"
(رواہ الترمذی)

8-الحدیث:۔ معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "جو شخص قرآن پاک پڑھے اور پھر اس پر عمل پیرا رہے اسکے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائیگا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی، پس کیا خیال ہے آپ کا اس شخص کے بارے میں جو خود عامل ہے۔ (رواہ احمد)

8-الحدیث:۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور پھر اس کی تعلیمات پر عمل کیا یعنی حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام حق شانہ، تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائینگے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں

Marfat.com

اس کی شفاعت قبول فرمائینگے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔'' (رواہ ابن ماجہ والدارمی)

10-الحدیث :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا سرکارِ دو جہان ﷺ نے کہ ''نماز میں قرآن کی تلاوت بغیر نماز کی تلاوت سے افضل ہے اور بغیر نماز کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزہ سے افضل ہے اور روزہ بچاؤ ہے آگ سے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

بعض آیات قرآنی اور سورتوں کے فضائل:

عظمت وفضیلت کے حوالے سے قرآن پاک کا ایک ایک لفظ گوہر آبدار سے کم نہیں تاہم اس مقدس کتاب کی چند سورتوں اور بعض آیات کو نہایت بلند مقام عطا ہوا ہے جن کی تلاوت سے انسانی فلاح و بہبود کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے قارئین کی روحانی عظمتوں کے لئے ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ شریف :۔ ہر کام کے آغاز پر اس مبارک کلمہ کا پڑھنا اس کام میں برکت ڈالنے اور اس کے بطریق احسن انجام پذیر ہونے کا ضامن ہے۔ (کنز العمال)

سورۃ الفاتحہ :۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''اے جابر! کیا میں تجھے قرآن میں نازل شدہ سب سے اچھی سورت نہ بتاؤں یہ سورہ فاتحہ ہے اور ہر مرض کے لئے شفا ہے۔ (کنز العمال)

سورۃ بقرہ :۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورہ البقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے (مسلم شریف) سورہ بقرہ

Marfat.com

قرآن کا سر اور چوٹی ہے (ابوداؤد)۔

آیتہً الکرسی:۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے جو مسلمان نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا وہ دوسری نماز تک اللہ کے ذمہ اور حفاظت میں رہیگا۔ (کنز العمالی)۔

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے قرآن مقدس کی سب سے عظیم آیت ''اللہ لہ الہ الاھوالحیی القیوم'' ہے۔ (ابن کثیر) حضور ﷺ نے فرمایا جس کھانے پر آیت الکرسی پڑھ لی جائے اس میں برکت ہوگی (کنزل العمال)۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ ایسی دو آیات پر ختم فرمائی جو مجھے اس کے زیر عرش خزانے سے ملی ہیں اس لئے انہیں خود بھی سیکھو اپنی عورتوں کو بھی سکھاؤ یہ طلب مغفرت کا قرینہ۔ اللہ سے قرب کا ذریعہ اور ایک اچھی دعا ہے (مشکوٰۃ دارمی)۔

☆ حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے جس شخص نے جمعہ کے روز سورہ آل عمران پڑھی تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دن بھر درود بھیجتے ہیں (روح المعانی)۔

☆ حضرت ابودرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے روایت ہے فرمایا حضور ﷺ نے کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھ لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگا (مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین کی قبر پر حاضر ہو اور ان کے پاس سورہ یٰسین پڑھے اس کے لئے سورت کے ہر حرف پر بخشش ہوگی۔ یہ سورت اگر کسی مرنے والے کے قریب

Marfat.com

پڑھی جائے تو روح آسانی سے قبض ہوتی ہے اور اہل قبور کے پاس پڑھنے سے ان کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

☆ حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول ﷺ خدا نے جو شخص صبح کے وقت تین دفعہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس کے لئے استغفار کرتے رہینگے۔ اگر اس دن اس کا انتقال ہوا تو وہ شہید مرے گا اور جو انہیں شام کے وقت پڑھے وہ بھی یہی درجہ پائیگا۔ (مشکوٰۃ)۔

☆ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرمایا حضورؐ نے کہ سورہ ملک (تبارک الذی) عذاب قبر سے بچانے والی ہے اور یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے جنگ کر کے اس کو جنت میں لے جائے گی۔ (کنز العمال)۔

☆ آپؐ نے فرمایا۔ سورہ قدر کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر۔ سورہ کافرون کا ثواب بھی چوتھائی قرآن کے برابر، سورۃ کا نصف قرآن کا اور سورہ اخلاص کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ملتا ہے۔ سورہ اتکاثر پڑھنے والے کو قرآن پاک کی ایک ہزار آیات پڑھنے کے برابر ثواب عطا ہوتا ہے۔ (کنز العمال)۔

☆ حدیث پاک میں ہے سورہ فلق اور سورہ الناس یہ دو سورتیں زیادہ پڑھا کرو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ذریعے تمہیں جنت میں پہنچائیگا۔ یہ قبریں روشن کرتی ہیں، شیطان کو دور بھگاتی ہیں نیکیوں اور درجوں میں اضافہ کرتی ہیں اور میزان ان سے بوجھل ہو جائیگی۔

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا اور ابن مسعود اپنی بیٹیوں کو

Marfat.com

حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہر شب میں اس سورۃ کو پڑھا کریں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ قرآن کریم میں ایک سورۃ تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اسکی مغفرت کرا دے وہ سورہ تبارک الذی ہے۔

قرآنی آیات

☆ ترجمہ: تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے اگر وہ چاہیے تو تم پر رحم کرے اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے (نبی اسرائیل ۵۴)

☆ ترجمہ:۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے پڑے ہیں (محمد آیت ۱۶)

Marfat.com

تیسرا باب

رب العالمین اور قرآن

1-توحید خداوندی	34
2-صفات الٰہیہ	35
3-اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے	36
4-اللہ خالق و مالک ہے	
5-حاکمیت اللہ ہی کو زیبا ہے	37
6-رحمت یزداں	38
7-اللہ کی تقدیر غالب ہے	39
8-ہدایت و گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے	
9-اللہ جلد حساب لینے والا ہے	
10-اللہ کا وعدہ سچا ہے	40
11-اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہے	
12-اللہ کا قانون نا قابل تغیر ہے	
13-اللہ غفور الرحیم، رزاق ہے اور بڑے فضل والا ہے	41

Marfat.com

توحید خداوندی

اللہ تعالیٰ ایک ہے، اسکا کوئی ہمسر اور ثانی نہیں۔ وہ روز ازل سے ہے اور ابد تک رہیگا۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ وہ معبود حقیقی ہے، اس کائنات کو اس نے تخلیق کیا اور وہی اس کا نظام چلا رہا ہے۔ ان حقائق پر پختہ یقین رکھنا اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانا کہلاتا ہے۔ جب انسان کے دل میں یہ حقائق گھر کر لیں تو پھر اسے مسلمان کہا جائیگا اور مسلمان نہ کسی طاقت کی کثرت سے ڈرتا ہے نہ کسی قوت سے دبتا ہے۔ وہ ہر مکر وریا، مکاری وعیاری، ظلم وطغیان کا مقابلہ جرأت سے کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین ایک عقیدہ ہی نہیں بلکہ ایک عظیم قوت ہے جو اس یقین کے حامل کو عطا ہو جاتی ہے اور اس کے اندر حق گوئی، صبر وتحمل، بردباری، بے باکی، ہمت وجرأت، محنت اور سخت کوشی کے اوصاف حسنہ پیدا ہو جاتے ہیں اس طرح کے افراد سے جب ایک معاشرہ ترتیب پاتا ہے تو اس معاشرہ کے مثالی ہونے میں کوئی کمی نہیں رہ جاتی وہ ہر لحاظ سے ایک پاکیزہ معاشرہ کہلا سکتا ہے۔ افراد میں باہمی یگانگت، محبت وخوات، احسان اور دردمندی، ایثار اور قربانی کے جذبات جنم لیتے ہیں اور یہی قدرت کاملہ کا مقصود ومنشور ہے کسی نے صحیح عکاسی کی ہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

یہی وہ درس تھا جو تمام انبیاء کرام لوگوں کو دیتے رہے۔ خدا ترسی، انسان دوستی، باہمی مودت، مل جل کر رہنا، باہمی مشاورت سے اپنے مسائل حل کرنا، سچ بولنا اور لین دین میں انصاف کو روا رکھنا ان کی تعلیمات کا حصہ رہا۔ حضور ﷺ کی تعلیم کا نچوڑ بھی یہی ہے کہ تمام انسان باہم برابر ہیں اگر کسی کو کچھ فوقیت ہے تو تقویٰ کی بنیاد پر، دین ودنیا میں کامیابی کا

Marfat.com

ضامن خلوص نیت اور حسن عمل ہے۔ سب کو آخر اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔

صفات الہیہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے:

1- ترجمہ:۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور تمام کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔ (البقرہ آیت 255)

2- ترجمہ:۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (العمران آیت 62)

3- ترجمہ:۔ اللہ وہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (النساء آیت 87)

4- ترجمہ:۔ صرف اللہ ہی ایک معبود ہے۔ (النساء آیت 171)

5- ترجمہ:۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (الانعام آیت 106)

6- ترجمہ:۔ اور سوائے ایک خدا کے کوئی خدا نہیں۔ (المائدہ آیت 73)

7- ترجمہ:۔ اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔ انہوں نے کہا بھائیو! اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (الاعراف آیت 65)

8- ترجمہ:۔ اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔ انہوں نے کہا بھائیو! اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (الاعراف آیت 73)

9- ترجمہ:۔ اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا بھائیو! اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (الاعراف آیت 185)

10- ترجمہ:۔ اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور (یہی گواہی) فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی دی ہے۔ (العمران آیت 18)

11- ترجمہ:۔ اور اللہ نے فرمایا دو معبود نہ بناؤ وہ فقط ایک ہی معبود ہے۔ (النحل آیت 51)

12- ترجمہ:۔ حضرت یوسف نے فرمایا میں نے تو اپنے بزرگوں ابراہیمؑ، اسحاق اور یعقوبؑ کا مذہب اختیار کر رکھا ہے ہم کو کسی طرح زیبا نہیں کہ اللہ کے سوا کسی شے کو بھی اس کا

Marfat.com

شریک قرار دیں۔(یوسف آیت 38)

اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے:

1-ترجمہ:۔وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں پھر اوپر کی طرف توجہ فرمائی اور سات آسمان استوار کئے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔(البقرہ 29)

2- ترجمہ:۔جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اللہ کی نظر میں ہے۔(البقرہ آیت 110)

3- ترجمہ:۔وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی ہوئی چیز کو جاننے والا ہے۔(البقرہ آیت 33)

4-ترجمہ:۔زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں۔وہی تو ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے(العمران آیت 5،6 من)

5- ترجمہ:۔تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے خواہ تم چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ بہر حال اسے جانتا ہے زمین و آسمان کی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں اور اسکا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے۔

6- ترجمہ:۔اے نبی! یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی گھڑی کب نازل ہوگی کہو، اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے۔(الاعراف 187 من)۔

7- ترجمہ:۔یقیناً وہ سینوں کا حال تک جانتا ہے۔(الانفال آیت 43)۔

8- ترجمہ:۔پس اے نبی! تو اس کی بندگی کر اور اسی پر بھروسہ رکھ۔جو کچھ تم کر رہے ہو تیرا رب اس سے بے خبر نہیں ہے۔(ھود آیت 123)۔

9- ترجمہ:۔اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔(بقرہ آیت 29)۔

10-ترجمہ:۔بے شک اللہ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔(بقرہ آیت 115)۔

اللہ خالق و مالک ہے:

1- ترجمہ:۔اصل حقیقت یہ ہے کہ زمین اور آسمانوں کی تمام موجودات اس کی ملک میں سب کے سب اس کے مطیع فرمان ہیں۔وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اور جس بات

Marfat.com

کا وہ فیصلہ کرتا ہے اس کے لئے بس یہ حکم دیتا ہے کہ "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے۔ (البقرہ آیت 117)۔

2- ترجمہ:۔ سنو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے، سن رکھو! اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر انسان جانتے نہیں ہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے۔ (یونس آیت نمبر 56)۔

3- زندگی اور موت ہم دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہونے والے ہیں، پہلے جو لوگ تم میں سے ہو گزرے ہیں ان کو بھی ہم نے دیکھ رکھا ہے اور بعد میں آنے والے بھی ہماری نگاہ میں ہیں یقیناً تمہارا رب ان سب کو اکٹھا کریگا وہ حکیم بھی ہے اور علیم بھی (الحجر آیت 25)۔

4- کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور جس چیز کو بھی ہم نازل کرتے ہیں ایک مقررہ مقدار میں نازل کرتے ہیں۔ (الحجر آیت 21)۔

5- سنو بلا شبہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ (یونس آیت 55)۔

حاکمیت اسی کو زیبا ہے:

1- ترجمہ:۔ کیا تم جانتے نہیں ہو؟ کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، کیا تمہیں خبر نہیں ہے؟ کہ فرمانروائی اللہ ہی کے لئے ہے اور اس کے سوا کوئی تمہاری خبر گیری کرنے اور تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہے۔

2- ترجمہ:۔ کاش! آج ہی ان ظالموں کو سوجھ جائے کہ ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضہ میں ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے۔ (البقرہ آیت 165)۔

3- ترجمہ:۔ اللہ کو اختیار ہے کہ اپنا ملک جسے چاہے دے۔ اللہ بڑی وسعت رکھتا ہے اور

Marfat.com

سب کچھ اس کے علم میں ہے۔(البقرہ 247)۔

4- ترجمہ:۔ بار ہا ایسا ہوا ہے کہ ایک قلیل گروہ اللہ کے اذن سے ایک بڑے گروہ پر غالب آ گیا ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔(البقرہ آیت 249)۔

5- ترجمہ:۔ ہر شخص کا درجہ اسکے عمل کے لحاظ سے ہے اور تمہارا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ تمہارا رب بے نیاز ہے اور مہربانی اس کا شیوہ ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور تمہاری جگہ دوسرے جن کو چاہے لے آئے جس طرح اس نے تمہیں کچھ اور لوگوں کی نسل سے اٹھایا۔(الانعام آیت 133)۔

6- بے شک سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (العمران آیت 18)۔

رحمت یزداں:

1- ترجمہ:۔ تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے رحمان ہے اور رحیم ہے۔(الفاتحہ 1 تا 3)

2- ترجمہ:۔ اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہ کریگا۔ یقین جانو کہ وہ لوگوں کے حق میں نہایت شفیق ورحیم ہے۔(البقرہ آیت 143)

3- ترجمہ:۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(البقرہ آیت 173)

4- ترجمہ:۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ انسان پر بڑا فضل فرمانے والا ہے، مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ (البقرہ آیت 243)

5- ترجمہ:۔ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی جو رحمت اور بخشش تمہارے حصے میں آئیگی وہ ان ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ (ال عمران 157)

6- ترجمہ:۔ اور اگر تمہیں وہ جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے رب کا دامن رحمت وسیع

Marfat.com

ہے اور مجرموں سے اس کے عذاب کو پھیرا نہیں جا سکتا۔ (الانعام آیت 147)

7- ترجمہ:۔ سزا تو میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں مگر میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے اور اسے میں ان لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو نافرمانی سے پرہیز کریں۔ زکوٰۃ دیں اور میری آیات پر ایمان لائیں۔ (الاعراف 156)

اللہ کی تقدیر غالب ہے:

1- ترجمہ:۔ اور جب وہ فیصلہ کر لیتا ہے کسی امر کا تو بس یہی کہتا ہے اس سے کہ سو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ (مریم آیت 35)

2- ترجمہ:۔ اور حکم الٰہی ہو کر رہتا ہے۔ (الاحزاب آیت 37)

3- ترجمہ:۔ اور ہے امر الٰہی ازل سے مقرر شدہ (الاحزاب آیت 38)

4- اور نہیں ہمارا حکم جو کہ پورا ہوتا ہے ایک آنکھ جھپکنے میں۔ (القمر آیت 50)

ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ ہے

1- ترجمہ:۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے آپ ہرگز نہ پائینگے اس کے لئے کوئی راستہ۔ (النساء 143)

2- ترجمہ:۔ جسے چاہے اللہ گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے۔ (الانعام 39)

3- ترجمہ:۔ اور جسے گمراہ کردے اللہ، کوئی نہیں اس کو راہ پر لانے والا۔ (الزمر آیت 23)

4- ترجمہ:۔ اور جسے گمراہ کردے اللہ سو نہیں ہے اس کے لئے کوئی سبیل۔ (الشوریٰ آیت 46)

5- ترجمہ:۔ اور جسے گمراہ کردے اللہ نہیں ہے اس کے بعد اس کا کوئی کارساز۔ (الشوریٰ آیت 44)۔

اللہ جلد حساب لینے والا ہے:

1- ترجمہ:۔ اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (البقرہ آیت 202)

2- ترجمہ:۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (العمران آیت 19)

Marfat.com

3- ترجمہ:۔اور کافی ہے اللہ حساب لینے والا (النساء آیت 6)

4- ترجمہ:۔اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے (الانعام آیت 62)

5- ترجمہ:۔وہ جلد حساب لینے والا ہے (الرعد آیت 41)

اللہ کا وعدہ سچا ہے

1- ترجمہ:۔سنو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(یونس آیت 54)

2- ترجمہ:۔وعدہ ہے اللہ کا، اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔(الروم آیت 6)

3- ترجمہ:۔بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس نہ دھوکہ دے تم کو زندگی دنیا کی اور نہ دھوکہ دے تم کو اللہ کے بارے میں شیطان۔(لقمن آیت 33)

4- ترجمہ:۔پس صبر کیجئے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔(المومن آیت 77)

اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے

1- ترجمہ:۔ہم تو اللہ کے بندے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔(بقرہ آیت 156)

2- ترجمہ:۔اور اللہ ہی کی طرف سب کام رجوع کیے جائینگے (بقرہ آیت 28)

3- ترجمہ:۔اور اچھا ٹھکانہ اللہ ہی کے پاس ہے۔(العمران آیت 14)

4- ترجمہ:۔اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔(العمران آیت 28)

5- ترجمہ:۔یاد رکھو! اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں سب امور (الشوریٰ آیت 53)

اللہ کا قانون ناقابل تغیّر ہے:

1- ترجمہ:۔اور نہیں کوئی بدلنے والا اللہ کی باتیں۔ (الانعام آیت 34)

2- ترجمہ:۔نہیں کوئی بدلنے والا اس کی بات کو۔(الانعام آیت 115)

3- ترجمہ:۔اور نہ پائینگے آپ ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی (بنی اسرائیل آیت 77)

Marfat.com

4- ترجمہ:۔فطرت الٰہی سب کوئی ردوبدل نہیں۔(روم آیت 30)

اللہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے:

1-ترجمہ:۔اور ہم زیادہ قریب میں اس سے،اسکی رگ گلو سے بھی۔(ق۔آیت 16)

اللہ کسی کا اجر ضائع نہیں کرتا:

1- ترجمہ:۔بے شک اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیکوکاروں کا۔(توبہ آیت 120)

2- ترجمہ:۔پس اللہ ضائع نہیں کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا۔(یوسف آیت 90)

اللہ غفور الرحیم ہے:

1- ترجمہ:۔بے شک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم والا ہے۔(بقرہ آیت 128)

2- ترجمہ:۔اللہ بڑا بخشنے والا،رحم والا ہے (بقرہ آیت 173)

3- ترجمہ:۔اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔(بقرہ آیت 207)

4- ترجمہ:۔بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا بردبار ہے۔(العمران آیت 155)

5- ترجمہ:۔بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا۔رحم والا ہے۔(النساء آیت 16)

اللہ رازق ہے:

1- ترجمہ:۔اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔(بقرہ 212)

2- ترجمہ۔تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔(مائدہ آیت 114)

3- ترجمہ:۔اور نہیں کوئی چلنے والا جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے اسکا رزق،(ہود آیت 6)

4- ترجمہ:۔اللہ ہی فراخ کرتا ہے روزی جس کی چاہے اور کم کرتا ہے۔(الرعد آیت 26)

5- ترجمہ:۔ہم نے ہی تقسیم کی ان کے درمیان ان کی روزی دنیا کی زندگی میں۔(الزخرف آیت 32)۔

Marfat.com

اللہ بڑے فضل والا ہے:

1- ترجمہ:۔لیکن اللہ تمام عالموں پر بڑا فضل والا ہے۔(بقرہ آیت 251)

2- ترجمہ:۔بے شک بزرگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔(العمران آیت 73)

3- ترجمہ:۔اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔(العمران آیت 74)

4- ترجمہ:۔اور اللہ بڑے فضل والا ہے مسلمانوں پر۔(العمران آیت 152)

5- ترجمہ: بے شک آپ کا رب لوگوں پر بڑے فضل والا ہے۔(النحل آیت 73)۔

قرآنی آیات

☆ترجمہ:۔اور تم میں ایک ایسی جماعت ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلایا کرے اور نیک کام کرنے کو کہا کرے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے (العمران آیت ۱۰۴)

☆ترجمہ:۔حکومت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں (الانعام آیت ۵۷)

☆ترجمہ:۔حکومت قیامت میں بھی اسی کی ہوگی اور تم سب اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(القصص آیت ۷۰)

Marfat.com

چوتھا باب

رحمتہ للعالمین اور قرآن

1- حضور ﷺ قرآن کے آئینے میں

2- حضور ﷺ کے فضائل

Marfat.com

رحمتہ اللعالمین اور قرآن :

دل پہ ہوتی ہے بارش انوار
رحمتوں کا ورود ہوتا ہے
قدسیوں کے سلام آتے ہیں
جب لبوں پر درود ہوتا ہے

خالق کائنات نے تخلیق کائنات کے وقت اپنے خلیفہ الارض بنی نوع انسان کی جہاں جسمانی نشوونما کا سامان پیدا فرمایا وہاں اس کی روحانی تربیت کے لئے بھی انبیاء کرام مبعوث فرمانے کا فیصلہ کیا یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے آخر میں اپنے محبوب سرور کونین محمدؐ الرسول اللہ کو بھیجا اور آپ پر تمام کتب سماوی سے افضل کتاب قرآن کریم نازل فرمائی خدائے مقدس خود رب العالمین ہے اپنے پیارے محبوب کو رحمتہ اللعالمین بنایا اور اس مقدس کتاب کو پوری کائنات کی تا قیامت رہنمائی کا اعزاز بخشا، یعنی خدا جس کا خدا ہے حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں اور قرآن اس کا ضابطہ حیات ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عظیم فضائل و مکارم سے نوازا اسی طرح آپؐ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مقدس کو بھی غیر معمولی علوم و فیوض اور بھرپور معارف وزخارف سے آراستہ فرما کر ایک جامع دستور العمل بنایا۔ انبیاء کرام کو اپنی نبوت اور رسالت کے ثبوت کے لئے معجزات عطا ہوئے لیکن قرآن مقدس بذات خود ہزاروں اور لاکھوں معجزات کا مجموعہ ہے یہ مقدس کتاب صرف اپنی زبان کی فصاحت بلاغت کے اعتبار سے ہی بے مثل نہیں بلکہ اس میں قیامت تک کے انسانوں کے لئے منشور زندگی اور دستور حیات دیا گیا ہے۔ اس میں تہذیب وتمدن کا ایک حسین مرقع موجود ہے، تعلیم وتربیت کے

Marfat.com

تمام ممکنہ انداز سکھائے گئے ہیں حیات انسانی کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر جامع رہنمائی اس میں موجود نہ ہو عقائد ، عبادات، اخلاقیات، معاملات، معاشیات، سیاست غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو میں اس سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ حضورﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اس ضابطہ حیات کو عملاً نافذ کر کے دنیا کو دکھایا۔ آپؐ نے کم وبیش 22 سال تک زندگی کے ہر روپ میں جنگ ہو یا صلح حکومت ہو یا تجارت عائلی زندگی ہو یا سماجی قرآنی احکام کو عملاً استعمال کر کے دکھایا۔

نام نہاد الہامی کتابوں میں سے کوئی بھی کتاب نہ تو اس مقدس کتاب جیسا جامع اور مکمل مجموعہ قوانین پیش کرسکتی ہے اور نہ انسانی زندگی میں وہ انقلاب لاسکی ہے جو انقلاب قرآن مقدس کے ذریعے رونما ہوا۔ جاہل، عالم بن گئے، چور ڈاکو، شراب اور زنا کے رسیا صالحیت کا پیکر جمیل بن کر رہ گئے۔ تہذیب وتمدن سے محروم معاشرہ دنیا کو تمدن کے اصول سکھانے لگا نظام حدود نے برائیوں کا قلع قمع کیا۔ نظام زکوۃ سے معاشرتی ناہمواریاں ختم ہوئیں ہیں معاشرتی نظام نے ہر طبقہ کے افراد میں محبت اور اخوت کی وہ روح پھونکی کہ مسلمان ایک سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔

سرورکونینﷺ پر نازل ہونے والی اس مقدس کتاب کا نہ صرف انداز بیان لاجواب ہے بلکہ یہ تمام ممکنہ علوم کا سرچشمہ اور تمام حقائق کا جامع ہے یہ ایک بہترین دستور حیات اور سرچشمہ علوم معارف ہے ایک خدا کا نافذ کردہ ایک ایسا مجموعہ قوانین ہے جو قیامت تک کے لئے انسانی معاشرہ کی ضروریات اور تمدنی تقاضوں کو پورا کرتا رہے گا۔ اسکی جامعیت کا اعلان قرآن مقدس میں موجود ہے۔

قد جاء کُم مِن اللہ نورٌ و کتابٌ مبین (المائدہ)

Marfat.com

(بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آیا اور روشن کتاب)

حضور ﷺ قرآن کے آئینے میں:

1- ترجمہ:۔ بلاشبہ نبیؐ تو اہل ایمان کے لئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہیں، اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ (الاحزاب آیت 6 من)

وضاحت:۔ نبیؐ مسلمانوں کے لئے نہ صرف ان کے ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق ہیں بلکہ ان کی اپنی ذات سے بھی بڑھ کر خیر خواہ ہیں یعنی جتنا حضور کو مسلمانوں کی عزت، خوشحالی، اخلاقی، برتری اور فلاح دارین کا خیال ہے اتنا انہیں خود بھی اپنا خیال نہیں۔

2- ترجمہ:۔ درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے (الاحزاب 21)

3- ترجمہ:۔ کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملہ کا فیصلہ کردے تو پھر اسے اپنے اس معاملہ میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑیگا۔ (الاحزاب آیت 36)

4- ترجمہ:۔ لوگو! محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے (الاحزاب آیت 40)

5- ترجمہ:۔ اے نبی! ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔ اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر

Marfat.com

(الاحزاف آیت 48)

6- ترجمہ:۔ اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو (الاحزاب آیت 56)

7- ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔ (الاحزاب آیت 57)

8- ترجمہ:۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ (الاحزاب آیت 71)

9- ترجمہ:۔ اور اے نبیؐ ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ (السبا آیت 28)

10- ترجمہ:۔ یٰسین قسم ہے قرآن حکیم کی کہ تم رسولوں میں سے ہو، سیدھے راستے پر ہو اور یہ قرآن غالب اور رحیم ہستی کا نازل کیا ہوا ہے (یٰسین آیت 1 تا 5)

11- ترجمہ:۔ اے محمد ﷺ! ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔

12- ترجمہ:۔ اے محمد ﷺ کہہ دو کہ لوگو! میں تو تمہارے لئے صرف وہ شخص ہوں جو برا وقت آنے سے پہلے صاف صاف خبردار کر دینے والا ہو، پھر جو ایمان لائینگے اور نیک کام کرینگے ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی روزی اور جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کرینگے۔ وہ دوزخ کے یار ہیں۔ (الحج آیت 51)

Marfat.com

13-ترجمہ:۔اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ "اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کریگا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائیگا۔ (العمران آیت 31)

14-ترجمہ:۔درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود ان میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات ان کو سناتا ہے، ان کی زندگی سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔ (العمران 164 من)

15-ترجمہ:۔اے محمد ﷺ ہم نے تم کو لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر خدا کی گواہی کافی ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے دراصل خدا کی اطاعت کی۔ النساء آیت 80 من)

16-ترجمہ:۔پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے دور کی اس مسجد تک جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے تاکہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے حقیقت میں وہی ہے سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے۔ (بنی اسرائیل آیت 1 تا 2)

17-ترجمہ:۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو ان کا نام لیکر مخاطب فرمایا لیکن میرے آقا و مولا کو جب بھی مخاطب فرمایا گیا صفاتی نام (یا الھا المزمل یا ایھا المدثر یا ایھا النبیؐ سے خطاب فرمایا۔

18-ترجمہ:۔تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے مت بلند کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولتے ہو۔

19-ترجمہ:۔بے شک ہم نے آپ کوثر (ایک حوض کا نام اور ہر خیر کثیر اس میں داخل ہے

Marfat.com

عطا فرمائی۔

20-ترجمہ:۔تم لوگ رسول کے بلانے کو (ایسا) معمولی نہ سمجھو جیسا تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

متفرقات (حضور ﷺ کے فضائل)

☆ حضور ﷺ کو کتاب مقدس جو سراپا اعجاز ہے عطا ہوئی۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء سے حضور ﷺ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔

☆ حضور ﷺ کے مزاج کی نرمی کی تعریف خود خدا نے فرمائی۔

☆ حضور ﷺ پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم صلہ دینے کا وعدہ فرمایا۔

☆ حضور ﷺ کو سبع مثانی عطا ہوئی۔

☆ حضور ﷺ کے بعد کوئی بھی آپ کی ازدواج مطہرات سے نکاح نہیں کر سکتا۔

☆ حضور ﷺ خود خدا کی حفاظت میں تھے۔

☆ حضور ﷺ کو کوئی بھی نہ تو دھوکا دے سکتا تھا اور نہ نقصان پہنچا سکتا تھا۔

☆ حضور پر ایمان نہ لانے والوں کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

☆ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا سینہ کھول دیا اور بوجھ ہلکا کر دیا۔

☆ حضور ﷺ کے لئے مقام محمود کی عطاو بخشش فرمائی گئی

☆ حضور ﷺ دعائے خلیل اور نوید مسیحا ہیں۔

☆ حضور ﷺ کی اتباع سب پر فرض ہے۔

☆ حضور ﷺ امت کے تمام معاملات میں قاضی ہیں۔

☆ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔

☆ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے۔

Marfat.com

☆ حضور ﷺ کا ادب ایمان کا حصہ ہے۔

☆ حضور ﷺ عرش معلیٰ پر تشریف لے گئے جہاں آج تک کوئی نہیں جا سکا۔

قرآنی آیات

☆ ترجمہ:۔ وعدہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے کہ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے (المائدہ آیت ۹)

☆ ترجمہ اے ایمان والو! نہ بناؤ کافروں کو اپنا دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا تم ارادہ کرتے ہو کہ بنا دو اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے خلاف ایک واضح دلیل (النساء آیت ۱۴۴)

Marfat.com

پانچواں باب

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قرآن

1- عظمت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 52

2- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کے آئینے میں 53

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قرآن

یہ جتنے اصحاب مصطفیٰ ہیں سب اہل ایماں کے مقتداء ہیں
یہی وہ سرچشمۂ ہدیٰ ہیں کہ جن سے ہم فیض پارہے ہیں

قرآن ایک لازوال آئین خداوندی ہے۔ صحابہ کی عظیم المرتبت جماعت نے اپنے ہادیٔ کامل کی رہنمائی میں اس سے بھرپور استفادہ کیا نزول قرآن کے وقت عرب کے گردونواح میں ایرانی، رومی، یہودیت اور عیسائیت غرضیکہ کئی تہذیبیں موجود تھیں لیکن جب یہ مقدس کتاب نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل توجہ قرآن پاک کی طرف مبذول رہی۔ انہوں نے قرآن ہی کو اپنا رہنما بنایا حضور ﷺ کی تعلیمات میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اولین سبق یہ تھا کہ اپنی تمام تر غور وفکر کی توانائیاں قرآن سمجھنے اور اس میں موجود اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہونے اور اسے اپنا منشور حیات بنانے پر صرف کرو یہی وجہ تھی کہ ایک دفعہ جب حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تورات پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا عمر! اگر آج حضرت موسیٰؑ خود بھی موجود ہوتے تو صرف قرآن پڑھتے۔ درحقیقت آپؐ ایک ایسے معاشرہ کا قیام چاہتے تھے جو صرف قرآن کے اثرات سے مرتب ہو اور اس کی اساس اسلامی ضابطوں پر رکھی گئی ہو یہی وجہ ہے کہ ہادی برحق کی ہدایت کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نشست میں صرف چند آیات پڑھتے پھر انہیں یاد کرتے اور اس کا فہم حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہو جاتے تب دیگر آیات کی تلاوت کی طرف متوجہ ہوتے۔ قرآن کو اپنا جزوعمل بنانے کے اس انداز سے جہاں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے پناہ علم عطا کیا وہاں انہیں غیر محدود روحانی بالیدگی

Marfat.com

بھی حاصل ہوئی جس سے ان کے لئے قرآنی احکامات پر عمل کرنا آسان ہو گیا اور ہر صحابی قرآنی آئین کا عملی پیکر اور زندہ نمونہ بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں جا بجا ان نفوس قدسی کی تعریف و تحسین کی گئی ہے اور کھلے لفظوں میں ان کو جنت کی بشارت دی گئی ہے جن کی تعریف خود خالق کائنات بیان کر رہا ہو ان کی عظمت کے ثبوت کے لئے مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں رہ جاتی۔ آیئے اور ملاحظہ کیجئے کہ قرآن کریم صحابہ کرامؓ کے اوصاف ان کا مقام و مرتبہ اور ان کی عظمت کس طرح بیان کرتا ہے۔

1۔ ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھی ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحیم تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی میں مشغول پاؤ گے سجدوں کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ (سورہ فتح آیت 29 من)

2-ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آئے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے وہ اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہیں وہ نماز قائم کرتے ہیں ہم نے جو ان کو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں وہی سچے ایمان والے ہیں۔ ان کے لئے اپنے رب کے پاس درجے میں اور عزت کی روزی بھی۔ (سورہ انفال آیت 2 تا 4)

3-وہ لوگ جو ایمان لائے اور گھر بار چھوڑے اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑے، اللہ کے نزدیک ان کا بڑا درجہ ہے اور اپنی اپنی مراد کو پہنچے ان کا پروردگار ان کو اپنی طرف سے خوشخبری دیتا ہے مہربانی اور رضامندی کی اور باغوں کی جن میں ان کو ہمیشہ کا آرام ہوگا اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کے پاس ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

Marfat.com

4-ترجمہ:۔ رہے وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہوگا تو وہ یقیناً اس (دوزخ) سے دور رکھے جائینگے اس کی سرسراہٹ تک نہ سنیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنی من بھاتی چیزوں کے درمیان رہیں گے انتہائی گھبراہٹ کے وقت بھی انہیں ذرا بھر پریشانی نہیں ہوگی بلکہ [illegible] کہ انہیں ہاتھوں ہاتھ لینگے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (الانبیاء آیت 101 تا 103)

وضاحت:۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز اپنے خطبہ کے دوران حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے منبر پر یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عظمت وکرم سے جن لوگوں کو جنت کی بشارت سے نوازا ان میں ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں۔

5-ترجمہ:۔ یہ دو فریق ہیں جو جھگڑ رہے ہیں اپنے رب کے بارے میں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا تیار کر دیئے گئے ہیں ان کے کپڑے آتش جہنم سے انڈیلا جائیگا ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی، گل جائیگا اس کھولتے پانی سے جو کچھ ان کے شکموں میں ہے اور ان کی چمڑیاں بھی گل جائینگی اور ان کو مارنے کے لئے لوہے کے گرز ہونگے جب بھی ارادہ کرینگے اس سے نکلنے کا فرط رنج والم کے باعث تو انہیں لوٹا دیا جائیگا اس میں اور کہا جائیگا کہ چکھو جلتی ہوئی آگ کا عذاب، لیکن جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل بھی کرتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں یقیناً داخل کریگا جنت میں بھی ہیں۔ جس کے نیچے ندیاں

Marfat.com

انہیں پہنائے جائینگے جنت میں سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار اور ان کی پوشاک وہاں ریشمی ہوگی۔

وضاحت :۔ امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم کھا کر یہ کہتے سنا کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے میدان بدر میں ایک دوسرے کو دعوت مبارزت دی ان میں کفار کی طرف سے عتبہ، شیبہ اور عتبہ کا لڑکا ولید اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضرت حمزہؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حارث شامل ہیں۔

6-ترجمہ :۔ اور جن لوگوں نے ہجرت کی راہ خدا میں پھر وہ جہاد لڑے پھر قتل کر دیئے گئے یا طبعی موت مرے اللہ ان کو اپنا رزق دیگا۔ یقیناً اللہ ہی بہترین رازق ہے وہ انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا جس سے وہ خوش ہو جائینگے بے شک اللہ علیم اور حلیم ہے (الحج آیت 58)

وضاحت :۔ مکہ پاک سے مدینہ پاک کی طرف ہجرت کر کے جانے والی مقدس ہستیوں اور نفوس قدسیہ یعنی صحابہ کرام کے بارے میں اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان موجود ہے۔

7-ترجمہ :۔ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح خلیفہ بنائیگا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے ان کے لئے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیگا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ (النور آیت 55)

وضاحت :۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خلافت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا جو کہ یہ خلافت راشدہ کی صورت میں پورا ہوا اور تا قیامت ان شرائط پر پورے

Marfat.com

اترنے والے نفوس قدسیہ کو خلافت کی بشارت دی گئی ہے۔

8- ترجمہ:۔ اور ان لوگوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بیچ دیتے ہیں اپنی جان عزیز کو اللہ کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لئے اور اللہ نہایت مہربان ہے اپنے بندوں پر۔ (بقرہ آیت 207)

وضاحت:۔ یہ آیت کریمہ ان مخلص صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے راہ حق میں اپنی لازوال قربانیاں حتیٰ کہ اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کر دیا۔

9- ترجمہ:۔ ''جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو وہ ان لوگوں کے قریب ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا (انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین) کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ۔ (سورہ النساء)

وضاحت:۔ اس آیت مقدسہ کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ مسلمان جس قدر اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کریگا اسی مناسبت سے اس کے مدارج بلند ہوتے جائینگے۔

ترجمہ:۔ ''اور جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا راہ خدا میں اور جنہوں نے پناہ دی اور ان کی امداد کی وہی (خوش نصیب) لوگ سچے ایماندار ہیں، انہیں کے لئے بخشش ہے اور باعزت روزی۔ (سورہ انفال)

وضاحت:۔ اس آیت مقدسہ میں ہجرت کرنے والے جملہ مہاجرین اور اپنے مہاجرین بھائیوں کی امداد کرنے والے انصار کے ایمان کی تصدیق اور بخشش کا مژدہ ہے۔

11- ترجمہ،۔ ''راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ ان سے اور راضی ہو گئے وہ اللہ تعالیٰ سے یہی ہے بڑی کامیابی''۔ (سورہ عائدہ آیت 119)

Marfat.com

وضاحت:۔ یہ آیت کریمہ مہاجرین وانصار کے ضمن میں ارشاد فرمائی گئی اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ان کے مومن کامل ہونے کی ڈگری دی ہے جس سے ان کا قطعی طور پر جنتی اور مومن ہونا ثابت ہے، کیونکہ اللہ خود فرما رہا ہے کہ میں ان پر راضی ہوا، تو اللہ جس پر راضی ہو جاتا ہے اپنے تمام تر انعامات اسے عطا فرماتا ہے۔ پھر اللہ عالم الغیب ہے وہ اس پر راضی ہونے کا اعلان ہرگز نہیں کرتا جس کا اسے علم ہو کہ اس کا خاتمہ ایمان پر نہیں۔

ترجمہ:۔ ''اس مال فے میں ہجرت کرنے والے وہ ضرورت مند بھی شامل کیے جائیں جو اپنے گھروں سے بھی نکالے گئے اور اپنے مالوں سے بھی الگ کیے گئے تاہم اللہ تعالیٰ کی خوشی کے خواستگار ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں، وہی تو سچے ہیں''۔ (سورہ حشر)

وضاحت:۔ مہاجرین کے اعمال و ایمان کے خلوص پر مبنی ہونے کی تصدیق اس مقدسہ آیت سے ہو رہی ہے کیونکہ قرآن خود شہادت دے رہا ہے کہ یہ لوگ جنہوں نے اپنا گھر بار چھوڑا، مال و دولت کی پرواہ نہ کی اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہوئے یہ سب کچھ انہوں نے صرف اللہ اور اللہ کے رسول کی رضا کے لئے اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا ہے۔

ترجمہ:۔ اور یہ مال فئے ان لوگوں کا حق بھی ہے جو ہجرت کرنے والوں سے پہلے دارِ ہجرت میں موجود مقیم تھے اور ایمان پر قائم ہیں اور جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان ہجرت کرنے والوں کو دیا جائے اس کی اپنے دلوں میں خواہش نہیں پاتے اور گو ان کو خود ضرورت ہو۔ تاہم دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔ تو جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا جائے تو ایسے ہی لوگ پوری پوری فلاح پانے والے ہیں۔

وضاحت:۔ ان آیات مقدسہ میں انصار کے فضائل و مناقب ان کے خلوص اور للہیت

Marfat.com

کا بیان ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ۔

1-انصار مہاجرین سے محبت رکھتے ہیں۔

2-انصار حرص وہوس اور حسد سے پاک ہیں۔

3-انصار فلاح یافتہ ہیں اور دنیا و آخرت دونوں کی فلاح ان کے لئے لازمی ہو گی۔

قرآنی آیات

☆ ترجمہ:۔ اے ایمان والو! ہو جاؤ مضبوطی سے قائم رہنے والے انصاف پر گواہی دینے والا محض اللہ کے لیے چاہے گواہی دینا پڑے تمہیں اپنے نفسوں کے خلاف یا اپنے والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف چاہے وہ دولت مند ہو یا فقیر پس اللہ زیادہ خیر خواہ ہے دونوں کا۔ (النساء ۱۳۵)

Marfat.com

چھٹا باب

قرآن اور عظمت انسان

1-اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انسان کیلئے پیدا فرمائی 60
2-خلافت الٰہیہ کیلئے انسان کا انتخاب 60
3-آدم کے علوم کے سامنے فرشتوں کا اعتراف عجز 61
4-اللہ تعالیٰ نے انسانی بقا اور ارتقاء کے تمام وسائل بہم پہنچائے 61
5-عظمت انسانی نسب و قومیت کے حوالے سے نہیں 63
6-عطائے لباس کی عنایت عظمیٰ 63
7-اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت عطا فرمائی 64

Marfat.com

قرآن اور عظمت انسان

خالق کائنات نے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات کی تخلیق کی جن میں سے نبی نوع اِنسان ہی کو منفرد عظمت عطا فرما کر اپنی خلافت کے منصب عالیہ پر سرفراز فرمایا۔ انسانی عظمت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر قرآن مقدس میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان میں سے چند ایک کا ذکر ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انسان کیلئے پیدا فرمائی

زمین کے شکم میں پنہاں بے پایاں اور بیش قیمت خزینے، لہلہاتے ہوئے کھیت، رسیلے اور رنگیلے پھلوں سے لدے ہوئے درخت، سرسبز باغات اونچے پہاڑ، گہرے دریا، رنگ برنگ پرندے، گوناگوں چوپائے، چاند، سورج، ستارے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت گزاری کے لئے تخلیق فرمایا ہے اور انسان کو صرف اور صرف اپنی عبادت کے لئے وقف کیا۔

ترجمہ:۔ ''وہی تو ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب'' (البقرہ آیت 29 من)

خلافت الٰہیہ کیلئے انسان کا انتخاب

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضور ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں اور اگر ان کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو حضرت آدم کی تخلیق ہی نہ ہوتی بلکہ کچھ بھی نہ ہوتا، اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو اپنے اس ارادہ عالیہ سے آگاہ کیا کہ دنیا میں میں اپنا ایک خلیفہ بھیجنے والا ہوں۔ خلیفہ کسی ملک میں حاکم اعلیٰ کی رائے کے مطابق عمل کرانے والے کو کہتے ہیں اللہ کا خلیفہ اس قدر عظیم منصب ہے کہ جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک انسان کی خلافت کا عمل ہے۔

ترجمہ:۔ اور جب فرمایا تمہارے رب نے فرشتوں سے میں مقرر کرنے والا ہوں زمین میں ایک نائب''۔ (البقرہ آیت 30 من)

Marfat.com

آدم کے علوم کے سامنے فرشتوں کا اعتراف عجز

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے جب چند چیزوں کے نام پوچھے تو انہوں نے اعتراف عجز کیا پھر حضرت آدم کو ان چیزوں کے نام بتانے کا حکم ہوا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کے مطابق بلاتاخیر سب چیزوں کے نام بتا دیئے، اس موقع پر فرشتوں نے حضرت آدم کے علم کا اعتراف کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی عظمت ثابت ہو چکنے کے بعد ملائکہ کو آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم فرمایا تو سب نے سجدہ کرلیا سوائے ابلیس کے، قرآن اس واقعہ کو یوں بیان فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ ''فرشتے عرض کرنے لگے، ہر عیب سے پاک تو ہی ہے کچھ علم نہیں ہمیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا، پھر جب آدم نے بتا دیئے فرشتوں کو چیزوں کے نام تو اللہ نے فرمایا کیا نہیں کہا تھا میں نے کہ میں خوب جانتا ہوں سب چھپی ہوئی چیزیں زمین و آسمان کی اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔'' (البقرہ آیت 33)

اللہ تعالیٰ نے انسانی بقا اور ارتقاء کے تمام وسائل بہم پہنچائے

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خدمت گزاری کے لئے تخلیق فرمایا ہر چیز انسانی بقاء اور ارتقا کا ایک ذریعہ ہے ان میں انسانی مفادات ہی کو بطور خاص پیش نظر رکھا گیا ہے قدرت کا اپنے دست قدرت سے انسان کی تخلیق کرنا، خلافت الٰہیہ کے لئے انسان کا انتخاب عمل میں لانا، فرشتوں کا آدمؑ کے علم کے سامنے اعتراف عجز کرنا اور عظمت آدم کی توثیق مین اس کے سامنے سربسجود ہو جانا ایسے انعامات الٰہیہ ہیں جو خالق ائنات نے اپنے محبوب پاک کے صدقے انسان کو عطا فرمائے ان کے علاوہ کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خدمت میں لگا دیا ان حقائق کا اظہار قرآن مقدس میں بکثرت پایا جاتا ہے چند ایک آیات مثال کے طور ہدیہ قارئین ہیں۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ وہی تو ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا جس سے تم خود بھی سیراب ہوتے ہو اور تمہارے جانوروں کے لئے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے وہ اس پانی کے ذریعے سے کھیتیاں آگاتا ہے اور زیتون کھجور، انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے اس میں ایک بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔ (النحل آیت 11)

2-ترجمہ:۔ اس نے تمہاری بھلائی کے لئے رات اور دن کو، سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے اور سب ستارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں۔ اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ (النحل آیت 12)

4-وہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے تر وتازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو، جنہیں تم پہنا کرتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے یہ سب کچھ اسی لئے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔ (النحل آیت 16)

5-ترجمہ:۔ اس نے زمین میں پہاڑوں کے میخیں گاڑ دیں تاکہ زمین تم کو لیکر ڈھلک نہ جائے، اس نے دریا جاری کئے اور قدرتی راستے بنائے تاکہ تم ہدایت پاؤ، اس نے زمین میں راستہ بنانے والی علامتیں رکھ دیں اور ستاروں سے بھی لوگ ہدایت پاتے ہیں (النحل آیت 17

6-ترجمہ:۔ اور تمہارے لئے سے مویشیوں میں ایک سبق موجود ہے ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں یعنی خالص دودھ جو پینے والوں کے لئے بہت خوشگوار ہے اس طرح کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی یقیناً اس میں ایک نشانی ہے عقل سے کام لینے والوں کے لئے (النحل آیت 67)

7-ترجمہ:۔ اور دیکھو تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دی کہ پہاڑوں

Marfat.com

میں درختوں میں اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ، اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شراب نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لئے یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ (النحل آیت 67)

8-ترجمہ:۔ یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی اور تری میں سواریاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور انہیں تمام تر مخلوق پر اسے فوقیت عطا کی۔ (بنی اسرائیل آیت 70)

عظمت انسانی نسب و قومیت کے حوالے سے نہیں بلکہ اعمال صالح پر ہے:

انسانی عظمت کا راز یہ ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے ارشادات عالیہ کی بھرپور تکمیل کرے۔ اس پر ایمان لانے کا قولی اور فعلی ثبوت بہم پہنچائے اور اوامر و نواہی کا پابند رہے۔ صالح اعمال کو اختیار کرے۔ تقوی کے معیار پر پورا اترے جب وہ ایسا کریگا تو اس کا شمار صالحین میں ہوگا اور صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت تیار کر رکھی ہے۔ یہی لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں رہینگے۔

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائینگے، اور نیک عمل کرینگے وہی جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ جنت میں رہینگے۔ (البقرہ آیت 81)

عطائے لباس کی عنایت عظمیٰ:

اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام تر تخلیقات میں سے انسان کو منفرد حیثیت بخشتے ہوئے اسے لباس کی نعمت عظمیٰ سے نوازا جس کے دو مقاصد تھے ایک انسانی شرمگاہوں کو ڈھانپنا اور دوسرا انسانی جسم کو زینت بخشنا اور اسے لباس کے ذریعے ہر قسم کی جسمانی تکلیف اور موسمی شدائد سے محفوظ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کی انسان پر یہ کرم نوازی انسانی عظمت کی واضح دلیل ہے۔

Marfat.com

ترجمہ:۔اے اولادآدم! ہم نے تم پرلباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لئے جسم کی حفاظت اور زنیت کا باعث ہو، لیکن بہترین لباس تقویٰ ہے۔(الاعراف آیت 26 من)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت عطا فرمائی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا فرمایا،صورت سے مراد صرف چہرہ ہی نہیں ہوتا بلکہ انسان کی پوری جسمانی ساخت ہئیت اور وہ قوتیں اور صلاحیتیں ہیں جو انسان اس دنیا میں استعمال کرتا ہےاس کا سیدھا کھڑا قد، چلنے پھرنے کے لئے مضبوط ٹانگیں مناسب پاؤں ،کام کرنے کے لئے توانا بازو اور ہاتھ،بولنے کے لئے قوت گویائی، سننے کو ساعت سوچنے سمجھنے کے لئے متوازن ذہن جن کے استعمال سے ہم اپنی کوششوں کے لئے صحیح سمت کا تعین کر سکتے ہیں۔صورت کے ضمن میں آتے ہیں۔

ترجمہ:۔اس نے زمین وآسمان کو برحق پیدا کیا اور تمہاری صورت بنائی اور بہت عمدہ بنائی اور تمہیں آخر اسی کی طرف پلٹنا ہے۔

انسان کی تعلیم وتخلیق خالق کائنات اپنے دست قدرت سے فرماتا

انسانی عظمت کا یہ ایک سنہری باب ہے کہ اس کی تخلیق خالق کائنات نے اپنے دست قدرت سے کی اور اسے جیسا چاہا بنایا،اسے دست قدرت کا شاہکار قرار دیا، پھر اس کی تعلیم وتربیت بھی خود ہی فرمائی اس مقصد کے لئے کوئی دوسرا ذریعہ اختیار نہیں کیا گیا یہ کتنا بڑا شرف اور کتنی بڑی عظمت ہے انسان کے لئے۔ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔رحمٰن نے خود قرآن کی تعلیم دی ہے اس نے خود انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ (الرحمٰن آیت 1 تا 4)

Marfat.com

ساتواں باب

تعارفِ قرآن

تعارفِ قرآن	66
1-نزول قرآن	68
2- کتابت قرآن	70
3-تدوین قرآن	71
4-مضامین قرآن	73
5-قران کا عددی اعجاز	74
6-تلاوت قرآن	77
7-حفاظت قرآن	82
8-اصطلاحات قرآن	83
9-معلومات قرآن	85
10-تفاسیر قرآن	88

Marfat.com

تعارف قرآن

حضرت آدمؑ سے لے کر حضورﷺ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار (واللہ اعلم) انبیاء کرام مبعوث ہوئے جن میں سے تین سو پندرہ صاحب کتاب تھے مکمل کتاب صرف چار انبیاء کرام (حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمدؐ الرسول اللہ پر نازل ہوئی باقی سب پر صحف کا نزول ہوا ان تمام الہامی کتابوں کی سردار اوران تمام کتابوں کے جملہ مضامین کی حامل کتاب کا نام قرآن مجید فرقان حمید ہے جس طرح تمام انبیاء کرام میں حضورﷺ کا مرتبہ ارفع و اعلیٰ ہے اسی طرح آپؐ پر اترنے والی کتاب بھی روئے زمین پر موجود تمام کتب سے بہتر اور برتر ہے۔

قرآن کے لفظی معنی پڑھنا کے ہیں اللہ تعالیٰ نے مختلف مواقع پر اس کے لئے پچپن نام استعمال فرمائے ہیں اس مقدس کتاب کا موضوع انسان ہے اور مقصد انسان کو اس سیدھی راہ کی طرف دعوت دینا ہے جو وہ ترک کر چکا ہے۔

اللہ کے اس مقدس کلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام حسب ضرورت لاتے رہے یہ پیغام اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں، حکمتوں، وقت کے تقاضوں اور ضرورتوں کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا اور یہ عمل 23 سال تک جاری رہا اس کے نزول سے قدامت پرستی مشرکانہ اعتقادات اور جاہلی رسوم کا خاتمہ ہو گیا اور ایک نئے سماجی شعور کا آغاز ہوا۔

جس کی بنیاد عدل و انصاف، اخوت و مساوات اور رواداری کے اصولوں پر رکھی گئی۔ یہ مقدس کتاب آج بھی اپنی اصل صورت میں موجود ہے۔ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود اس میں زبر، زیر تو کجا ایک شوشے تک کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اس کی حفاظت خود خدائے قدوس نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے واقعی

Marfat.com

فانوس بن کے خود جو حفاظت ہوا کرے

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

اس میں آمیزش ہے نہ الحاق، غلو ہے نہ مبالغہ، اس کے بعد نہ تو کوئی شریعت آسکتی ہے اور نہ ہی کوئی نیا نبی پیدا ہوسکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا شعور ذات ان بلندیوں کو چھو رہا ہے جو انسانی تخلیقات کا مقصد وحید تھا اس مقدس کلام میں سورتوں اور ہر سورت میں آیات کی ترتیب وہی ہے جو حضور ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ کی رہنمائی کے مطابق مقرر کی اور کاتبان وحی سے اپنی نگرانی میں تحریر کرائی چونکہ یہ مقدس کتاب انسانی زندگی کا ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے اس میں حضرت آدمؑ سے لے کر حضور کی امت تک، ازل سے لے کر ابد تک کے انسانوں کو پیش آسکنے والے ہر قسم کے مسائل دہرائے گئے ہیں تاکہ انسانوں کو اس کے بعد اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو اس کتاب مکرم میں لاتعداد اقسام کے مضامین موجود ہیں۔ ان میں سے خاص خاص عنوانات یہ ہیں مثلاً اعتقادات، اخلاقیات، شرعی احکام، دعوت، نصیحت، تنقید، ملامت، تخویف، بشارت، تسلی، شواہد، تاریخی قصے، آثار کائنات، عبادات، موت، قیامت، حیات بعد از ممات، اس کتاب کے بیان کا انداز عام کتابوں جیسا نہیں۔ اس میں زیادہ خطابیہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ کہیں حضورؐ کو خطاب فرمایا گیا تو کہیں ایمان والوں کو مخاطب کیا گیا کچھ آیاتِ مقدسہ میں عام انسانوں کے نام خطاب جاری فرمایا گیا۔ اگرچہ یہ مقدس کتاب ''قرآن مجید'' خود اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس پاک کلام کی عظمت، اس کے نزول کا مقصد اور اس کا لاریب ہونا خود اس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے جسے کہ ''قرآن اور ارشادات ایزدی'' کے عنوان سے ہدیہ ناظرین کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

نزول قرآن :۔ ارشاد ایزدی کے مطابق اللہ کا یہ مقدس کلام تین مراحل میں نازل ہوا۔

پہلا مرحلہ :۔ اس مرحلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام یکبارگی لوح محفوظ پر اتارا اور اعلان فرمایا آیت : بَلْ هُوَ قُرآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوحٍ مَحْفُوظ

ترجمہ: بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے اور اس لوح میں محفوظ ہے۔

دوسرا مرحلہ :۔ دوسرے مرحلہ میں یہ مقدس کلام لوح محفوظ سے آسمان دینا پر ''بیت العزہ'' میں لیلۃ القدر کے موقع پر اتارا گیا اور یہ نزول میں یکبارگی ہوا۔ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں واقع ہے اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

آیت :۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

ترجمہ :۔ ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں اتارا۔

تیسرا مرحلہ :۔ اس مرحلہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان دنیا سے مختلف اوقات میں حضورؐ کے قلب اطہر پر قرآن حکیم کے مختلف حصے آیتوں اور سورتوں کی شکل میں نازل فرمائے اور یہ سلسلہ تیئس سال تک جاری رہا اس تدریجی نزول میں سب سے بڑی حکمت اور افادیت یہ تھی کہ جن مسائل کا حل بعثت کے بعد حضورؐ چاہتے تھے یا جو ضروریات مسلمانوں کے درپیش تھیں، جن نئے مسائل سے رابطہ پڑتا تھا یا جب کفار کے الزامات اور شبہات کا جواب دینا ہوتا تو آپؐ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کا انتظار فرماتے اور خالق کائنات بذریعہ وحی آپ کو احکامات جاری فرما دیتے یا بعض امور میں رہنمائی فرما دیتے اس صورت حال سے صرف اس صورت ہی میں نپٹا جا سکتا تھا جبکہ قرآن پاک تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوتا اس ضمن میں ارشاد ایزدی ہے۔

ترجمہ :۔ اے محمد ﷺ ہم نے آپؐ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا (پ 29 رکوع 30)

Marfat.com

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا۔

ترجمہ:۔اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا نازل کیا تاکہ آپ اس کو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اس کو رفتہ رفتہ اتارا (پ 15 ع 12)

تدریجی نزول کی فضیلت:۔

1- حسب ضرورت ہدایات ملتی رہیں اور رہنمائی ہوتی رہی

2- آسانی سے کلام مقدس حفظ ہو جاتا رہا۔

3- عربوں کے لئے مذموم رسم و رواج اور بدعادات ایک ہی وقت میں چھوڑ دینا ممکن نہ تھا اس لئے انہیں بیک وقت متروک کے احکامات نہیں سنائے گئے بلکہ تدریجاً اللہ کا حکم ملتا رہا اور ان قبیح و مذموم رسم و رواج کو ترک کیا جاتا رہا۔

مکی و مدنی آیات:۔اس پر جمیع مفسرین کا اتفاق ہے کہ ہجرت مدینہ پاک سے قبل جو آیات نازل ہوئیں انہیں مکی اور اس کے بعد نازل ہونے والی آیات کو مدنی کہتے ہیں محتاط سے اندازے کے مطابق مکی سورتوں کی تعداد 86 ہے اور مدنی سورتیں 27 ہیں۔

مکی سورتوں میں بنیادی تعلیمات کا اہتمام فرمایا گیا ہے مثلاً توحید، رسالت، معاش، معاد، فتویٰ، پرہیزگاری، صبر و قناعت اور اخلاق پر زور دیا گیا ہے جبکہ مدنی سورتوں میں جماعت، ریاست اور مدنیت صالح، اسلامی قاعدوں اور ضابطوں پر بحث کی گئی ہے اور اس کے دوش بدوش سبق آموز واقعات، عبرت آموزی اور اصلاح کے لئے شامل کئے گئے ہیں اس حصہ میں خصوصی طور پر زندگی گزارنے کے انداز سکھائے گئے ہیں اور اس ضمن میں مکمل رہنمائی فرمائی گئی ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں کو کن اصول و ضوابط پر مرتب کیا جانا چاہیے۔منافقین کفار اور اہل کتاب سے کیا سلوک روا رکھا جانا چاہئے۔

Marfat.com

کتابت قرآن:

نزول قرآن کے زمانے میں عرب میں تعلیم عام نہ تھی گنتی کے لوگ لکھ پڑھ سکتے تھے لیکن حضور ﷺ نے اس مقدس کتاب کو شروع ہی سے احاطہ تحریر میں لانے کا اہتمام فرمایا تھا اور نازل ہونے والی ہر آیت کاتب وحی سے تحریر کرالی جاتی تھی آیات کا تحریری شکل میں موجود ہونا اس آیت مقدسہ سے واضح ہے۔

آیت:۔ وَقَالُوْا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اکْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰی عَلَیْهِ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا

ترجمہ:۔ کافروں نے کہا کہ یہ اگلے وقتوں کے افسانے ہیں جو اس (پیغمبر) نے کسی سے لکھوا لئے ہیں اور اس کے سامنے صبح و شام لکھائے جارہے ہیں۔

اس ارشاد ایزدی کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ نزول قرآن کے ساتھ ہی ساتھ کتابت قرآن کا اہتمام موجود تھا جس میں نازل ہونے والی آیت کے موقع محل کا تعین وحی کی روشنی میں حضور ﷺ خود کراتے تھے اور کتابت کی تکمیل پر آپ اسی ترتیب سے تلاوت فرماتے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی اتباع کرتے۔ اس حقیت میں کوئی کلام نہیں کہ قرآن مقدس کی ترتیب و تدوین خدائے قدوس کی ہدایت کے مطابق جبریل امین کی رہنمائی میں حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ ہی میں مقرر فرمادی تھی۔

ان حقائق کے باوجود قرآن مقدس کی سورتوں کے بارے میں علماء میں کسی قدر اختلاف پایا جاتا ہے جس کے تین اقوال مقروف ہیں۔

(الف) تمام سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے

(ب) تمام سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔

(ج) بعض سورتوں کی ترتیب اجتہادی اور بعض کی توقیفی ہے۔

ان تینوں نظریات کے علمبردار علماء کرام اپنے اپنے دلائل اور آراء کی روشنی میں اپنے

Marfat.com

موقف پر قائم ہیں لیکن کثرت علماء کی رائے یہ ہے کہ:۔

حضورﷺ کی حیات طیبہ میں ہی ترتیب مشہور و معروف تھی اس کے برعکس کوئی رائے اور کوئی دلیل مناسب نہیں۔ اس نظریہ کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی کہ سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد مناسب نہیں اس نظریہ کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی کہ سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد پر مبنی ہے اور نہ اس بات کی کہ کچھ سورتوں کی ترتیب اجتہادی اور کچھ کی توقیفی ہے۔

تدوین قرآن:

جیسا کہ گزشتہ باب میں عرض کیا جاچکا ہے۔ حضورﷺ کا معمول تھا کہ جب وحی کے ذریعے قرآن مقدس کی کوئی آیت یا سورہ نازل ہوتی تو آپ کاتب کو بلوا کر تحریر کرادیتے اور حفاظ کرام ان مقدس آیات کو حفظ کر لیتے آپؐ کی موجودگی میں درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حافظ قرآن ہونے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی۔ 1- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 2- حضرت علی کرم اللہ وجہہ، 3- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، 4- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، 5- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، 6- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپؓ کے زمانہ خلافت میں جنگ یمامہ وقوع پذیر ہوئی جس میں حفاظ قرآن اور قراء حضرت کی بہت بڑی تعداد شہید ہوئی اس سانحہ کے بعد یہ خطرہ لاحق ہوا کہ اگر لڑائیاں اسی طرح ہوتی رہیں اور حفاظ کرام اس نسبت سے شہید ہوتے رہے تو خدانہ کرے قرآن پاک ضائع ہو جائیگا۔ چنانچہ اس خطرہ کے پیش نظر حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک تجویز پیش کی کہ قرآن پاک کو جمع کرلیا جائے۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتداءً تو اس تجویز سے اتفاق نہ کیا اور فرمایا کہ جو کام میرے آقا و مولاؐ نے اپنی حیات طیبہ میں نہیں کیا میں اسے کرنے کی جرأت کیسے کروں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالات کی نزاکت کے حوالے سے بار بار خلیفہ وقت سے یہ اصرار کرتے رہے اور کئی ایک مقتدر صحابہؓ نے بھی حضرت عمر فاروقؓ کی تجویز کو سراہا اور اسے وقت کی عین ضرورت قرار دیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ رضامند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ واقعی قرآن مجید کا یکجا ہو جانا مفید ہوگا اس پر آپؓ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کاتب وحی بھی تھے) کو یہ خدمت سونپی حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ کام مجھے بہت کھٹن اور مشکل لگا اگر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے پہاڑ اٹھانے کا حکم دیتے تو میرے لئے یہ بوجھ اٹھانا آسان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے امداد فرمائی حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شرح صدر فرمایا۔ وہ اس کام کی اہمیت کو سمجھ گئے اور اسے بجا لانے پر کمر بستہ ہو گئے اس کے بعد آپؓ نے کاغذ کے پرچوں اور اونٹ کے شانوں کی ہڈیوں، درختوں کے پتوں اور حفاظ کے سینوں سے قرآن جمع کیا اور اس عظیم کام میں اتنی احتیاط برتی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ جس کے پاس قرآن مجید لکھا ہوا ہو وہ پیش کرے اور اس کے ساتھ دو، دو گواہ بھی لائے جو اس بات کی تصدیق کریں کہ ہم نے ان آیات کو حضورﷺ سے سنا۔ غرضیکہ اس قدر انتظام و انصرام اور حزم و احتیاط سے قرآن مجید جمع ہوا۔ حضرت زیدؓ کے ترتیب دیئے ہوئے قرآن مجید کے نسخے میں اسی ترتیب کو بحال رکھا گیا جو حضرت زیدؓ نے حضورﷺ سے سیکھی تھی مختلف آیات کی ترتیب سے سورہ مکمل کرنا اور پھر تمام سورتوں کو ایک خاص ترتیب سے قرآن کریم میں رقم کرنا حضورﷺ کی زندگی میں ہی آپ کے حکم کے مطابق طے پا چکا تھا۔ اسی ترتیب کے مطابق حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن

Marfat.com

مقدس کا ایک نسخہ تیار کیا اور اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا یہ مقدس نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تک آپؓ کے پاس رہا اور آپؓ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ آپؓ نے جب داعی اجل کو لبیک کہا تو یہ نسخہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان سے منگوا کر اس کی کئی نقلیں تیار کرائیں اور یہ نقول مکہ مکرمہ مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ، شام، یمن اور بحرین میں بھیجی گئیں۔ ایک نسخہ اپنے پاس رکھا اس مقدس نسخہ پر سے آپؓ تلاوت فرما رہے تھے کہ آپؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اور آپؓ کے خون کے چھینٹے قرآن مقدس پر پڑے ہمارے اس دور کے تمام قرآن پاک دور عثمانی کے نسخہ کے عین مطابق ہیں۔

مضامین قرآن

اگر قرآن کریم کے مضامین کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو اس کے تین اہم اجزاء ہمارے سامنے آتے ہیں۔

1-امر بالمعروف ،2- نہی عن المنکر ،3-ایمان وفکر کے قصے

1-امر المعروف :۔ معروف اس چیز کو کہتے ہیں جس کی اچھائی کو ہر کوئی تسلیم کرے کسی کو معروف اپنانے کی تلقین کرنا۔ امر بالمعروف کہلاتا ہے اسلامی اصطلاح میں بندگان خدا کو اپنے خالق حقیقی کی پرستش کی تبلیغ اور سرور کونین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین امر بالمعروف کہلائے گی۔

2- نہی عن المنکر :۔ منکر وہ ہے جس کی قباحت کی ہر کوئی تائید کرے اور ہر فرد اس حقیقت کو تسلیم کرے کہ یہ کوئی اچھا کام نہیں ایسے کاموں سے خود بچنا اور دوسروں کو اس کے ترک کی تلقین کرنا نہی عن المنکر کہلاتا ہے۔ خدائے قدوس نے اپنی مقدس کتاب

Marfat.com

میں ایسے کاموں سے گریز کرنے اور اپنے آپ کو ان سے بچانے کی تاکید فرمائی ہے۔

3- قرآنی قصے:۔قرآنی قصے ماضی کے عکاس ہیں، جن کے ذریعے سے ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے قرآنی اصولوں پر کار بند رہے انہیں کس قدر انعامات الٰہی سے سرفراز فرمایا گیا اور ان پاکیزہ اصولوں سے روگردانی کرنے والے لوگ کتنے شدید عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے۔ ان قرآنی قصوں کا مقصد یہ ہے کہ ماضی کی اقوام نے جن قرآنی اصولوں سے روگردانی پر سزا پائی حال کی اقوام انہیں دل میں رکھ کر اپنے حال کی اصلاح کر لیں اور ماضی میں ان مقدس اصولوں کو اپنا کر انعامات الٰہیہ سے سرفراز ہونے والی اقوام کا تذکرہ حال کی اقوام کے لئے مشعل راہ اور شمع ہدایت ثابت ہو۔

یہ قرآنی اصول ہر زمانے (ماضی، حال، مستقبل) کے لئے ہیں یقیناً جب بھی اور جو کوئی بھی ان پر عمل پیرا ہوگا فلاح دارین پائیگا اور ان سے منہ موڑنے والے کو ذلت و رسوائی، ناکامی و پریشانی کے سوا کچھ نہیں ملیگا۔

قرآن کا عددی اعجاز:

اللہ تعالیٰ کی یہ مقدس کتاب قرآن مجید بذاتِ خود ایک عظیم معجزہ ہے اس کے معجزہ ہونے کے اس قدر پہلو ہیں جنہیں احاطۂ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا، اس مقدس کتاب میں استعمال ہونے والے بعض الفاظ جو معانی کے لحاظ سے مترادف ہیں یا متضاد بشمول اپنے مشتقات کے یا تو بالکل برابر استعمال ہوئے ہیں اور یا پھر ایک مخصوص نسبت سے انہیں استعمال میں لایا گیا ہے۔

قارئین کرام کو اس اعجاز قرآنی سے متعارف کرانے کے لئے مضمون زیر نظر میں چند ایک ایسے الفاظ حوالہ کے طور پر پیش کئے جا رہے ہیں جن کی تعداد قرآن مقدس میں بالکل برابر ہے۔

Marfat.com

الفاظ معہ معانی وتعداد		مترادف، متضاد، مشتقات معہ معانی وتعداد	
1- محمد	4	شریعت، القدس، الملکوت، السراج	4،4
2- قرآن	68	النور، الحکمہ، تنزیل کل تعداد	68
3- الشدہ (مصیبت)	102	والصبر	102
4- الشجر	26	والنبات	26
5- الفحشاء (برائی)	24	البغی (سرکشی)	24
6- القدایہ (گمراہی)	22	الخطا، الخطیئہ	22
7- الجہر	16	العلانیہ	16
8- الھدیٰ (ہدایت)	79	الرحمۃ (رحمت)	79
9- الحبہ (محبت)	83	الطاعۃ (اطاعت)	83
10- البر (نیکی)	20	الثواب (نیکی کی جزا)	20
11- الرغبہ (خواہش)	8	الرھبہ (خوف یا ڈر)	8
12- فرعون کا ذکر	74	السلطان + الابتلاء	74
13- الحرب (جنگ)	6	الاسریٰ (قیدی)	6
14- السلام	50	الطیبات	50
15- اللسان (زبان)	25	الموعظۃ (نصیحت)	25
16- العقل (انسانی عقل)	49	النور (روشنی)	25
17- الزکات	32	برکات	32

Marfat.com

18- القدرہ (قرآن پاک پڑھنا)	62	الصالحات (نیکی)	62
19- الدین	92	المساجد	92
20- المسلمون	41	الجہاد	41
21- الضالون (گمراہی)	17	الموتی	17
22- الکافرون (کافر)	154	النار (اطریق	154
23- الخیانت (بددیانتی)	16	الخبث (برائی)	26
24- العجب (غرور)	26	الغرور	27
25- الاسراف (فضول خرچی)	23	السرعۃ (تیزی)	23
26- الانفاق (اللہ کی راہ میں خرچ)	73	الرفی	73
27- المصیبہ (مصیبت)	75	الشکر	75
28- السحر (جادو)	60	الفتنۃ	60
29- الابلیس (شیطان)	11	الاستعاذہ (پناہ مانگنا)	11
30- رسالہ اللہ (اللہ کا پیغام)	10	القرآن)	10
31- الفرقان (قرآن مقدس)	70	بنی آدم (انسان)	70
32- الناس (نبی آدم)	368	الرسل (انبیاء)	368
33- الضیق (دل کی تنگی)	31	اطمانیہ (اطمینان)	31
34- الرجز (دردناک عذاب)	10	الرجس (براعمل)	10
35- اللعنہ (برا بھلا کہنا)	41	الکراہیہ (ناپسندیدگی)	41
36- الفاحشہ (بے حیائی)	24	الغضب	24
37- الجحیم (دوزخ)	26	العقاب (سزا)	26

Marfat.com

یہ فہرست القدر طویل ہے جو اوراق میں نہیں سما سکتی۔ امید ہے کہ قارئین ان امثلہ سے اس قرآنی اعجاز سے متعارف ہو چکے ہونگے۔

تلاوت قرآن:

تلاوت قرآن پاک وقت کا بہترین مصرف بھی ہے اور ایک مسلمان کی شدید ضرورت بھی کیونکہ ایک کامیاب زندگی کے تمام تر آداب قرآن مقدس ہی سے حاصل ہو سکتے ہیں اس مقدس کتاب کی تلاوت ہی بے پناہ فیوض و برکات کی حامل ہے اور پھر اگر اسے فہم معانی سے پڑھا جائے تو نورٌ علیٰ نورٌ ہے۔ لیکن یہ بابرکت لمحات اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے حاصل ہو سکتے ہیں باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کسی قسمت والے ہی کو نصیب ہوتی ہے ذراسی غلطی پر قرآن کریم کی تلاوت کی توفیق چھین لی جاتی ہے گویا کہ قرآن کریم کے قاری کو فوراً ہی گناہ کی سزا مل جاتی ہے جتنے دن کی سزا ہوتی ہے وہ تلاوت سے محروم رہتا ہے اور سزا ختم ہونے پر اسے تلاوت کی توفیق لوٹا دی جاتی ہے۔ یہ پاکیزہ عمل سبحان اللہ ایسے ہے جیسے کہ کسی نے اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ گفتگو کی۔

آداب تلاوت:۔ تلاوت قرآن کریم کے درج ذیل آداب قاری کو پیش نظر رکھنا ہونگے اور صرف اسی صورت میں ہی قاری تلاوت کی فیوض و برکات سے سرفراز ہو سکے گا جبکہ اس نے تلاوت کا عمل اس کے لئے مقررہ اور مجوزہ قواعد وضوابط اور آداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر کیا ہوگا۔ تلاوت کے لئے درج ذیل آداب تعلیم فرمائے گئے ہیں:۔

1۔ قرآن پاک کو باوضو ہاتھ لگایا جائے پانی نہ ہو تو تیمّم جائز ہے۔

2۔ تلاوت کے وقت جگہ، بدن اور لباس پاک ہونا چاہیے۔

3۔ قبلہ رخ مؤدب بیٹھ کر تلاوت کرنا افضل ہے۔

4۔ قرآن کو ترتیل سے یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔

Marfat.com

5- تلاوت سے قبل تعوذ اور تسمیہ پڑھنا بعض علماء کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔

6- اس مقدس کتاب کو مقررہ ترتیب سے پڑھا جانا واجب ہے۔

7- بغیر وضو کے زبانی قرآن پاک کی تلاوت جائز ہے

8- سورہ فاتحہ اور کسی ایک مزید سورت کا یاد کرنا فرض ہے۔

9- تلاوت دھیمے لہجے میں کی جائے تاکہ اس میں نہ تو ریا کا دخل ہو اور نہ ہی نماز پڑھنے والوں کو تشابہ لگے۔

10- قرآن سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کی جائے تاکہ دل میں خشیت الٰہی پیدا ہو۔

11- تلاوت پورے اخلاص سے کی جائے اور ریا یا دکھلاوہ ہرگز مقصود نہ ہو۔

12- تلاوت کے دوران تکیہ وغیرہ لگا کر نہ بیٹھا جائے کہ اس انداز سے تکبر جھلکتا ہے۔

13- تلاوت کے دوران قاری کے دل میں اللہ پاک کی عظمت وجلالت بسی ہوئی ہو۔

14- قرآن پاک کو کسی اونچی جگہ (رول، تکیہ، پتائی پر رکھ کر تلاوت کی جائے۔

15- تلاوت کے دوران کسی سے بات نہ کی جائے اگر گفتگو کرنا ناگزیر ہو تو قرآن بند کر کے بات چیت کریں اور بات ختم ہوتے ہی دوبارہ قرآن پاک کھول کر تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر پھر تلاوت شروع کریں۔

16- تلاوت کے دوران دل ہر قسم کے وسوسوں اور شکوک وشبہات سے پاک ہو۔

17- تلاوت کے دوران جس قدر خشیت الٰہی دل پر مسلط ہوگی اسی قدر اتنیک عجیب سی لذت حاصل ہوگی اور قاری قرب خداوندی سے ہمکنار رہیگا۔

جس طرح خدا کی ذات عظیم ہے اسی طرح آپ کا کلام بھی بے حد عظمتوں کا حامل ہے، اس لئے قرآن مقدس کا استعمال عام کتابوں جیسا نہیں اس کے استعمال میں اس کا

Marfat.com

بے پناہ احترام ملحوظ رکھنا چاہئے اور اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور بطور خاص پیش نظر رکھنے چاہئیں:۔

1۔بغیر وضو اور طہارت کے قرآن پاک کو نہ چھوا جائے۔

2۔ قرآن کو کسی بلند جگہ پر غلاف کے اندر رکھا جائے۔

3۔ قرآن کو بوسہ دنیا مستحب ہے۔

4۔ قرآن کو خوشبو لگانا اور اسے چاندی وغیرہ سے مزین کرنا مستحب ہے۔

5۔ کتابت قرآن کی اجرت لینا مکروہ ہے۔

6۔ قرآن پاک کی آیات کسی پاک برتن پر لکھ کر اور پھر اسے دھوکر پینا جائز ہے۔

7۔حالت جنابت میں قرآن پاک کو کسی دوسری چیز کے ذریعے سے بھی چھونا جائز نہیں۔

تلاوت کے دوران رموز واوقاف:

قرآن مجید کی صحیح تلاوت کے لئے کچھ رموز اوقاف دیئے گئے ہیں جن کا لحاظ رکھنا قاری کے لئے از بس ضروری ہے ورنہ عبادت مقدسہ کا مفہوم بدل کر رہ جائیگا۔ ان رموز اوقاف کی پابندی درست تلاوت کی ضمانت ہے اور وہ یہ ہیں۔

(ہ)۔وقف تام کی علامت ہے، ہر آیت اس پر ختم ہوتی ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔

(م)۔وقت لازم ہے ضرور ٹھہرنا چاہئے

(ط)۔وقف مطلق ہے ٹھہرنا چاہیے۔

(ج)۔وقف اختیاری کی علامت ہے، ٹھہرنا بہتر ہے اسے وقف جائز بھی کہتے ہیں۔

(ز)۔وقف مجوز کی علامت ہے نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

(ق)۔یہ قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے، نہیں ٹھہرنا چاہیے۔

(ص)۔وقف مرخص کی علامت ہے ملا کر پڑھنا چاہیے۔

Marfat.com

(صلے)۔الوصل اولیٰ کا خلاصہ ہے ملا کر پڑھنا چاہیے۔

(قف)۔اس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ، لہٰذا اس رمز پر ٹھہرنا چاہیے۔

(س)۔سکتہ یہاں نہایت مختصر سا وقفہ دیں، سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

(لا)۔عبارت کے اندر ہو تو نہیں ٹھہرنا چاہئے باہر ہو تو قاری کو اختیار ہے۔

(وقفہ)۔لمبے سکتہ کی علامت ہے، عام سکتہ سے زیادہ ٹھہرنا چاہئے۔

(ک)۔کذالک یعنی جو رمز اس سے پہلے تھی وہی یہاں بھی سمجھی جائے۔

جو عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو اسے پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کرے اور دوسرے تین نقطوں پر وصل کر لے یا اس کے برعکس کرے ایسے مقام کو معانقہ یا مراقبہ کہتے ہیں۔

ان کی تبدیلی سے آیات کے معانی اس حد تک بدل جاتے ہیں کہ نوبت کلمہ کفر و شرک تک پہنچتی ہے۔ ان مقامات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے، ذیل میں ان کی فہرست درج کی جاتی ہے۔

مقام	آیت	خطرہ کی صورت
1- پارہ 1 سورہ فاتحہ	انعمت علیهم	''ت'' پر زبر (تَ) کی بجائے پیش (ُ) پڑھنا
2- پارہ ا سورہ بقرہ رکوع ۱۵	واذابتلیٰ ابرھم ربہٗ	ربہٗ کی ''ب'' پر پیش (ُ) کی جگہ زبر (َ) پڑھنا
3- پارہ ا سورہ بقرہ رکوع ۳۲	وقتل داوٗدُ بالوت	داوٗد کے آخری دال پر پیش (ُ) کی بجائے زبر (َ) پڑھنا

Marfat.com

4-	پارہ ۳ سورۂ بقرہ رکوع ۳۵	واللہ یضعِف	''ف ع'' کی زیر (ِ) کی جگہ زبر (َ) پڑھنا
5-	پارہ ٦ سورہ نساء رکوع ۲۳	رسلاً مبشرین و منذرین	منذرین کی ''ذ'' پر زیر (ِ) کی جگہ زبر (َ) پڑھنا
6-	پارہ ٦ سورۂ توبہ رکوع ۱	ان اللہ بری من المشرکین ورسولہٗ	رسولہ کی ''لام'' پر زبر (َ) پڑھنا
7-	پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۲	و ما کنا معذبین	حرف ''ذ'' پر زبر (َ) پڑھنا
8-	پارہ ۱٦ سورۂ طٰہٰ رکوع ۷	وعصیٰ اٰدم ربه	ربہٗ کے حرف ''ب'' پر پیش (ُ) پڑھنا
9-	پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ٦	انی کنت من الظٰلمین	کنت کے حرف ''ت'' پر زبر (َ) پڑھنا
10-	پارہ ۱۹ سورۂ الشعراء رکوع ۱۱	لتلون من المنذرین	حرف ''ذ'' پر زبر (َ) پڑھنا
11-	پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۴	انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا	لفظ ''اللہ'' کے حرف ''لام'' پر پیش (ُ) پڑھنا
12-	پارہ ۲۳ سورۂ صٰفٰت رکوع ۲	ولقدارسلنا ینھم منذرین	منذرین کے حرف ''ذ'' پر زبر (َ) پڑھنا

Marfat.com

13- پارہ ۲۸ سورۂ حشر رکوع ۳	الله الخالق البارى المصور	المصور کے حرف ''ذ'' پر زبر (َ) پڑھنا	
14- پارہ ۲۹ سورۂ حاقہ رکوع ۱	لایاکله الا الخاطؤن	دوسرے ہمزہ (ء) پر زبر (َ) پڑھنا	
15- پارہ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع ۱	فعصٰى فرعون الرسول	فرعون کے حرف ''ن'' پر زبر (َ) پڑھنا	
16- پارہ ۲۹ سورۂ مرسلات رکوع ۲	فے ظلل وعيون	ظلل کے حرف ''ظ'' پر زبر (َ) پڑھنا)	
17- پارہ ۳۰ سورۂ النازعات رکوع ۲	انما انت مندرمن يخشها	منذر کے حرف ''ذ'' پر زبر (َ) پڑھنا	

حفاظتِ قرآن:

ارشادِ ایزدی ہے:۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

ترجمہ:۔ہم نے ذکر (قرآن کریم) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اس مقدس آیت سے واضح ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت خود خدا فرما رہے ہیں اور جس چیز کی حفاظت وہ قادرِ مطلق کر رہا ہو اس میں کسی ترمیم، تنسیخ یا تحریف کے بارے میں سوچنا بھی گناہ عظیم ہے۔قرآن کریم کی چودہ سو سالہ حیات طیبہ کی تاریخ یہ اعلان کر رہی ہے کہ نزول مقدس سے لے کر آج تک اللہ کے اس پاکیزہ کلام کی کوئی سورت، کوئی آیت، کوئی لفظ، کوئی حرف، حرکات وسکنات حتیٰ کہ ایک شوشہ تک بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹا ہے اور نہ کوئی اضافہ ہوا ہے۔

عربوں کا حافظہ غضب کا تھا جب بھی قرآن کریم کی آیات مقدسہ کا نزول ہوتا تو وہ

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی میں اسے حفظ کر لیتے اور کسی چیز کو حقیقی صورت پر قائم رکھنے کا بہترین طریقہ حفظ ہے۔ قرآن کریم کے معجزات میں یہ بات شامل ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ دل میں اترتا چلا جاتا ہے اور حافظے میں نقش ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ میں حفاظ کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی تھی۔ دور رسالت میں یہ تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ مسلمان اور حافظ کا مفہوم ایک ہی سمجھا جانے لگا تھا۔ حفظ کے میدان میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ ساتھ صحابیاتؓ مکرمات بھی شامل تھیں اور ان کی تعداد بھی معمولی نہ تھی۔

صاف ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں قرآن کریم میں تحریف کے عمل کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یقیناً مقدس کلام اس ترتیب و تدوین کے ساتھ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبرئیل امین کی رہنمائی میں اللہ کے حکم سے طے کی تھی آج تک قائم ہے اور اس میں قطعی طور پر کوئی تبدیلی نہیں لائی جا سکی بقول مؤلف:۔

یہ ہے فیصلہ اہل ایمان کا — حقیقی ہے نسخہ یہ فرقان کا
نہیں دخل کچھ اس میں انسان کا — خدا خود محافظ ہے قرآن کا

اصطلاحات قرآن:

علوم قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے ہزاروں اصطلاحتیں عمل میں لائی گئی ہیں جن کو احاطۂ تحریر میں لانا غیر معمولی طوالت کا سبب بن سکتا ہے اس لئے اس موقع پر صرف ان چند ضروری اصطلاحات کا ذکر کیا جائیگا جن کا ماننا ایک قاری کے لئے ضروری ہے اور جن کا ذکر خود قرآن مقدس میں موجود ہے۔

آیت:۔ ایک ایسا جملہ جو اپنے ماقبل اور مابعد سے منقطع ہو آیت کہلاتا ہے۔ قرآن کریم میں اسے گول نشان o سے ظاہر کیا گیا ہے۔

سورۃ:۔ اس کے لفظی معنی حد یا حدود کے ہیں ان سے مراد قرآن کریم کا ہر محدود جزو جو

Marfat.com

کہ چند آیات کا مجموعہ ہوگا سورۃ کہلائیگا۔

سپارہ:۔ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی تیس ٹکڑے کئے جا سکتے ہیں چونکہ قرآن مقدس میں تیس پارے ہیں اس لئے ہر ٹکڑے کا ادبی نام سپارہ ہے۔

ربع:۔ ہر سپارے کا پہلا چوتھائی حصہ ربع یا اربع کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

نصف:۔ آدھے سپارے کو کہتے ہیں۔

ثلث:۔ ایک سپارے کے 3/4 تین چوتھائی حصہ کا نام ہے اسے ثلاثہ بھی کہتے ہیں۔

ضرب:۔ بعض ملکوں میں سپارہ کے دو حصے کر دیئے جاتے ہیں ایسی صورت میں سپارہ کا نصف حصہ ضرب کہلاتا ہے۔

رکوع:۔ قرآن مجید کی ہر بڑی سورت کو چند ٹکڑوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایسے ہر ٹکڑے کو رکوع کہتے ہیں۔

منزل:۔ حضور ﷺ سات دن میں قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے اور روزانہ کی تلاوت کے لئے آپ نے سورتیں تقسیم کر رکھی تھیں آپ کے روزانہ دور کو ضرب یا منزل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

سبع الطّوال:۔ قرآن کریم کی سات بڑی سورتوں کو کہا جاتا ہے جن میں سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ النساء، سورہ مائدہ، سورہ اعراف اور سورہ انفال شامل ہیں۔

سبع المئین:۔ وہ سورتیں جن میں کم وبیش 100 آیات مقدسہ ہوں مثلاً سورہ یونس سے سورہ فاطر تک۔

سبع المثانی:۔ ایسی سورتیں جن میں قصص کو دہرایا گیا ہو اور بار بار نصائح کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہو اس میں 100 سے کم آیات والی سورتیں شامل ہیں۔

مفصل:۔ سورہ ق سے آخر قرآن تک کے حصہ کو کہتے ہیں یہ حصہ چھوٹی چھوٹی اور الگ

Marfat.com

الگ معانی کی حامل سورتوں پر مشتمل ہے۔

تعوذ/ استعاذہ:۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کو کہا جاتا ہے۔

تسمیہ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کہتے ہیں۔

صحابی:۔ وہ لوگ جنہوں نے بحالت السلام حضور ﷺ کو دیکھا اور السلام پر ہی اللہ کو پیارے ہوئے۔

وحی:۔ اس ذریعہ غیبی کا نام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف خاص سے کسی نبی کو علم عطا فرمائے۔

الہام:۔ ایسے وجدان اور اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں کسی غیبی ذریعہ سے کوئی علم تو حاصل ہو جائے مگر علم کا مبداء معلوم نہ ہو یہ ہر نفس کو حاصل ہو سکتا ہے۔

تابعی:۔ جنہوں نے بحالت اسلام صحابی کو دیکھا اور اسلام پر ہی وفات پائی۔

تبع تابعین:۔ وہ لوگ جنہوں نے بحالت اسلام تابعی کو دیکھا اور اسلام پر ہی خاتمہ ہوا۔

تفسیر:۔ ایسی کتب جن کے ذریعے قرآن پاک کی تشریح کی گئی ہے تفاسیر کہلاتی ہیں۔

حافظ:۔ جس شخص نے قرآن مقدس یاد کر رکھا ہو۔ حافظ کہلائیگا۔

قاری:۔ جس نے قواعد تجوید کے مطابق قرآن مجید پڑھا ہو۔

معلومات قرآن:

اس عنوان کے تحت قرآن کریم کے بارے میں بہت سی قیمتی معلومات بہم پہنچائی جا رہی ہیں جن سے آگاہ ہونا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ملاحظہ فرماویں۔

1- قرآن پاک کے تیس پارے 114 سورتیں اور 14 سجدے ہیں۔

2- قرآن پاک کی مدت نزول 22 سال 5 ماہ ہے۔

3- قرآن پاک کے کل رکوع 558، کل آیات 6666 اور کل کلمات 86430 ہیں۔

Marfat.com

4- قرآن پاک میں کل حروف کی تعداد 321265 ہے اور حروف مقطعات 14 ہیں۔

5- قرآن پاک میں بیس (20) مقامات ایسے ہیں جن کے پڑھنے میں ذرا سی غلطی یا بے احتیاطی پر کفر لازم آجاتا ہے۔

6- قرآن پاک میں مکی سورتوں کی تعداد 86 اور مدنی سورتیں 28 ہیں۔

7- لفظ اللہ قرآن پاک میں 2697 مرتبہ آیا۔

8- تمام سورتوں میں سب سے بڑی سورۃ بقرہ اور سب سے چھوٹی سورۃ کوثر ہے۔

9- قرآن مقدس میں 25 انبیاء کرام کا ذکر آیا ہے۔

10- صالحین جن کا ذکر قرآن پاک میں آیا۔ عزیز، ذوالقرنین، لقمان۔

11- صالحات جن کا ذکر قرآن پاک میں آیا مریم بنت عمران۔

12- ملائکہ جن کا تذکرہ قرآن پاک میں آیا جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، ہاردت، ماردت، رعد۔

13- کفار جن کا ذکر اس مقدس کتاب میں ہے ابلیس، فرعون، قارون، ہاران آذر، سامری ابولہب۔

14- اشخاص جن کا ذکر واقعات کے ضمن میں قرآن پاک میں آیا۔ عمران تبع، طالوت۔ جالوت۔

15- صحابی جن کا ذکر اس مقدس کلام میں ہے زید بن ثابت۔

16- درج ذیل شخصیتوں کی طرف قرآن مقدس میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ ابنائے آدم، امراۃ نوح، امراۃ ابراہیم، امراۃ ابی لہب، امراہ فرعون، امراۃ عزیز، ابن لقمان، امراۃ عمران، ام موسیٰ، خولہ زوجہ عبادہ۔

17- قرآن پاک کی 11 سورتوں کے ناموں میں کوئی نقطہ نہیں۔

18- قرآن پاک میں سات سو جگہ پر نماز کی ادائیگی کی تاکید آئی ہے۔

Marfat.com

19- قرآن پاک میں پہلا سجدہ نویں پارہ میں ہے۔

20- قرآن پاک کی پہلی وحی 12 فروری 610ء کو ہوئی (اقراء باسمک......)

21- قرآن پاک کی آخری وحی 3 ربیع الاول 11ھ کو ہوئی (الیوم اکملت ......)

22- قرآن پاک کے پہلے کاتب حضرت خالد بن سعیدؓ تھے۔

23- سورہ الرحمٰن کو "عروس القرآن" کہا گیا ہے۔

24- سورہ یٰسین کو "قلب قرآن" کا نام دیا گیا ہے۔

25- قرآن کریم کے مطابق حضرت موسیٰ کو نو معجزات عطا ہوئے۔

26- قرآن کریم پر 43ھ میں اعراب لگائے گئے۔

27- قرآن پاک میں سورۃ بقرہ کو "خیاط القرآن" کہتے ہیں۔

28- قرآن پاک میں 12 غزوات کا ذکر آیا ہے۔

29- قرآن پاک کی رو سے سب سے زیادہ نافرمان قوم بنی اسرائیل تھی۔

30- اس مقدس کتاب میں چھ سورتیں انبیاء کے نام پر ہیں۔

31- اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو قرآن پاک میں "امام الناس" فرمایا ہے۔

32- قرآن پاک میں روز قیامت کے لئے 39 مختلف نام استعمال ہوئے ہیں۔

33- قرآن مجید میں سورہ مزمل کا آخری رکوع ایک آیت پر مشتمل ہے۔

34- قرآن پاک کی ایک سورۃ کی ہر آیت میں لفظ "اللہ" استعمال ہوا ہے اور وہ سورہ اخلاص ہے۔

35- برصغیر میں قرآن پاک کا پہلا ترجمہ فارسی زبان میں ہوا۔

36- قرآن پاک کی تمام سورتوں میں سب سے زیادہ نام سورہ فاتحہ کے لئے استعمال ہوئے۔

37- قرآن مقدس میں کل زبر (فتحات) 53223، کل زیر (کسرات) 35582، کل پیش (ضمات) 8804، کل مدات 1771، کل

Marfat.com

شد 1274 کل نقاط 105684 استعمال ہوئے۔

38- قرآن کی درج ذیل 7 منزلیں ہیں ،(سورہ فاتحہ سے سورہ النساء تک) 2 (سورہ مائدہ سے سورہ توبہ تک) 3 (سورہ یونس سے سورہ نحل تک) 4 (سورہ بنی اسرائیل سے سورہ فرقان تک) 5 (سورہ شعراء سے سورہ یٰسین تک) 6 (سورہ الصفت سے سورہ حجرات تک) 7 (سورہ ق سے سورہ الناس تک)

39- قرآن پاک میں آیات کی تقسیم یوں ہے (آیات وعدہ 100)(آیات وعید 100) (آیات نہی 1000)(آیات امر 1000)(آیات مثال 1000) (آیات قصص 1000)(آیات تحلیل 250)(آیات تحریم 250)(آیات تسبیح 100) (آیات متفرقہ 66)(کل آیات 6666)۔

تفاسیر قرآن :

قرآنی تراجم اور تفاسیر کا آغاز دسویں صدی میں ہوا۔ ابتدائی دور میں قرآن مقدس کے جزوی تراجم اور مختلف سورتوں اور پاروں کی تفاسیر تک کاوشیں محدود رہیں۔ ان مقدس اجزاء کے قلمی نسخے بعض معیاری لائبریریوں میں آج بھی دستیاب ہیں۔

تحقیق وتشریح کا جس قدر کام قرآن مجید پر کیا گیا اور کسی کتاب کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ مضامین کے اعتبار سے علمائے مفسرین نے تفسیر کو درج ذیل پانچ شعبوں میں تقسیم کیا ہے۔ 1- تفاسیر ماثورہ 2- کلامی تفاسیر 3- فقہی تفاسیر 4- جامع تفسیر 5- عمرانی تفاسیر

تیرھویں صدی سے تفاسیر قرآن کو جامع صورت ملی۔ ذیل میں ہم اس دور سے آج تک کی تفاسیر کے نام اور مفسرین کے اسمائے گرامی قارئین کے مطالعہ اور ملاحظہ کے لئے سپرد قلم کرتے ہیں:۔

نام تفسیر	نام مفسر
1- موضح القرآن	شاہ عبدالقادر محدث دہلوی

Marfat.com

2- تفسیر حقانی	سید شاہ حقانی
3- تفسیر کشف القلوب	ابوالوفا محمد عمر
4- تفسیر چراغ ابدی	محمد امام امامی
5- تفسیر تنزیل	سید محمد درویش بابا قادری
6- تفسیر مجددی	مولانا رؤف احمد مجددی
7- ممتاز التفسیر	سید امیر الدین
8- توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید	سید علی مجتہد
9- کوکب دری	کرامت علی
10- تفسیر مقبول	سید عبداللہ
11- تفسیر رفیعی	نجف علی خان المعروف موجدار خان
12- جامع التفسیر	قطب الدین دہلوی
13- تفسیر مظہر العجائب	محمد مرتضیٰ الہ آبادی
14- تفسیر فیض الکریم	صبغت اللہ مدراسی
15- تفسیر حضرت شاہی	محمد حسین
16- تفسیر المعیل	محمد اسماعیل شافعی
16- تفسیر تنقیح البیان	ابوالمنصو رمحمد ناصر الدین
17- تفسیر جواہر التفسیر (منظوم)	شاہ عبدالحق قادری
18- تفسیر حضرت ابن عباس	ابن عباس
20- تفسیر طبری	ابوجعفر محمد بن جریر طبری
22- تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین اسماعیل بن الخطیب

Marfat.com

22- تفسیر انوار التنزیل	علامہ ناصر الدین ابوالخیر
23- التفسیر الکبیر	ابوعبداللہ محمد بن عمر
24- تفسیر ابن عربی	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی
25- تفسیر احکام القرآن	احمد بن علی رازی
26- تفسیر احکام القرآن	ابومحمد بن عبداللہ ابن عربی
27- التفسیرات الاحمدیہ	شیخ احمد مُلا جیون
28- تفسیر قرطبی	ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی
29- تفسیر روح المعانی	علامہ آلوسی
30- تفسیر المنار	علامہ رشید رضا
31- تفسیر الجواہر	علامہ طلطاری جوہری
32- تفسیر فی ظلال القرآن	سید قطب
33- بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی
34- تفسیر حقانی	
35- ترجمان القرآن	مولانا ابوالکلام آزاد
36- تفسیر ماجدی	مولانا عبدالماجد دریابادی
37- مجموعہ تفسیر فراہی	مولانا حمید الدین فراہی
38- تفہیم القرآن	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
39- ضیاء القرآن	صاحبزادہ پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ

Marfat.com

آٹھواں باب

اعتقادات اور قرآن 92

1-توحید

2-رسالت

3-ملائکہ 93

4- کتب سماوی 94

5-مکافات عمل

6-موت 95

7-حیات بعد ممات 96

8-برزخ

9-قیامت 97

Marfat.com

اعتقادات اور قرآن

توحید:۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھنا اسکے ذاتی اور صفاتی اختیارات میں کسی کو شامل نہ کرنا توحید کہلاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں کئی مقامات پر ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ایک ہے اس کی نہ اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا معبود حقیقی ہے اور اس کے بغیر کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جب انسان دل کی گہرائیوں سے اللہ ہی کو اپنا حاجت روا مان لیتا ہے اور اس کے در پر جھک جاتا ہے تو اس کے لئے اس کا اللہ کافی ہوتا ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: اور کہو "تعریف ہے اس خدا کے لئے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا، نہ کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو' اور اس کی بڑائی بیان کرو کمال درجے کی بڑائی۔ (بنی اسرائیل پارہ 15 آیت 111)

ترجمہ:۔ اور کہو' اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ خود کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اسکا ہمسر ہے''۔ (سورہ اخلاص پارہ 30 آیت)

رسالت:۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری رسول تسلیم کرنا اور آپؐ سے قبل آنے والے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو برحق ماننا رسالت پر یقین رکھنا کہلاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔ اور (اے نبی) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا

Marfat.com

ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں ۔(سورہ سبا پارہ 22 آیت 28)

ترجمہ:۔ ''قسم ہے قرآن حکیم کی کہ تم یقیناً رسولوں میں سے اور سیدھے راستے پر ہو۔''

(سورہ یٰسین پارہ 22 آیت 3)

ترجمہ:۔اے محمد ﷺ ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔(سورہ الانبیاء پارہ 17 آیت 107)

ترجمہ:۔ (لوگو) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے (سورہ الاحزاب ، پارہ 22 آیت 40)

ملائکہ:۔ ملائکہ آسمانی مخلوق ہیں جملہ ضروریات بشری سے بے نیاز ہر وقت اللہ کی طرف سے مقبوضہ فرائض کی انجام دہی اور اللہ کی تسبیح وتہلیل میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ نے چند ایک مقتدر فرشتوں کو اپنا قرب عطا فرمایا ہے جن کے ذمہ بہت اہم اور حساس قسم کے فرائض ہیں ان کی تعداد خدائے قدرس میں بہتر جانتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔ جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کے دشمن ہیں اللہ ان کافروں کا دشمن ہے (البقرہ پارہ 1 آیت 98)

ترجمہ:۔ نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لئے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔ (البقرہ پارہ 2 آیت 177 من)

ترجمہ:۔ جس نے اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔(النساء پارہ 5 آیت 136 من)

Marfat.com

کتب سماوی : ۔ اللہ کا وہ مقدس کلام جو اس نے اپنے انبیاء اور ان کی امتوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل فرمایا الہامی کتابوں سے موسوم کیا جاتا ہے یہ چار مکمل کتابوں اور لاتعداد صحف پر مشتمل ہیں۔ چار مکمل کتابیں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام پر انجیل، حضرت موسیٰ علیہ اسلام پر توریت حضرت داؤد علیہ اسلام پر زبور اور حضرت محمد الرسول اللہ پر قرآن مقدس نازل ہوا۔ باقی انبیاء کرام کی رہنمائی صحیفوں کے ذریعے کی جاتی رہی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ :۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں ۔ (البقرہ پارہ 3 آیت 285 من)

ترجمہ :۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کر چکا ہے۔ (النساء پارہ 5 آیت 136 من)

ترجمہ :۔ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہدایت ہے ان پرہیز گاروں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں جو رزق ہم نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں جو کتاب تم پر نازل کی گئی ہے (قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں (البقرہ پارہ 1 آیت 2 تا 4)

مکافات عمل : ۔ جنت اور دوزخ کا وجود مکانات عمل کی بین دلیل اور واضح ثبوت ہیے۔ جس انسان نے اپنی دنیوی زندگی اللہ اور اللہ کے رسول کے احکام کے مطابق گزاری اسے جنت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا ہے اور جو انسان دنیا میں

Marfat.com

احکامات خداوندی کا نافرمان رہا اس کے لئے دوزخ کا دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے یہ دنیا ایک کھیتی ہے جس طرح کھیتی میں جو بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں بالکل اس طرح اس دنیا میں جو عمل ہم اختیار کرینگے آخرت کو اسی کا پھل ملے گا۔

ارشاد ربانی ہے۔ترجمہ:۔ جو کوئی نیک عمل کریگا اپنے ہی لئے اچھا کریگا اور جو بدی کریگا اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تیرا رب اپنے بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے۔ (السجدہ پارہ 24 آیت 46)

ترجمہ:۔ تم پر جو مصیبت بھی آئی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے، اور بہت سے قصوروں سے وہ ویسے ہی درگزر کر جاتا ہے (الشوریٰ پارہ 25 آیت 30)

ترجمہ:۔ یقیناً خدا ترس لوگوں کے لئے ان کے رب کے ہاں نعمتِ بھری جنتیں ہیں کیا ہم فرمانبرداروں کا حال مجرموں کا سا کر دیں؟ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو۔ (القلم پارہ 29 آیت 34 تا 36)

ترجمہ:۔ یقیناً نیک لوگ مزے میں ہونگے اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں جائینگے۔ (الانفطار پارہ 30 آیت 13، 14)

موت:۔ یہ ناپائیدار اور مستعار زندگی انسان کے لئے ایک آزمائش ہے۔ اللہ تعالی اس کے ذریعے یہ آزمانا چاہتے ہیں کہ ہم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے، آخر زندگی کا اختتام موت پر ہوگا ''کل من علیہا فان'' کے مصداق موت ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں یہاں آنے والی ہر چیز نے جانا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ترجمہ:۔ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم اچھے اور برے

Marfat.com

حالات میں ڈال کرتم سب کی آزمائش کر رہے ہیں آخر کار تمہیں ہماری طرف پلٹنا ہے۔
(الانبیاء پارہ 17 آیت 35)

ترجمہ:۔ ہر ذی نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب ہماری طرف ہی پلٹ کر لائے جاؤ گئے۔ (العنکبوت پارہ 21 آیت 57)

ترجمہ:۔ ان سے کہو جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو آکر رہے گی، پھر تم اس کے سامنے پیش کئے جاؤ گئے جو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ (الجمعہ پارہ 28 آیت 8)

حیات بعد از ممات :۔ اگر یہ حقیقت ہمارا جز و ایمان نہ ہوتو ہم ایماندار نہیں کہلا سکتے یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ ہر چیز نے موت کا مزا چکھنا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر ذی نفس کو دوبارہ زندگی عطا فرمائیگا تا کہ مکافات عمل کی تکمیل ہو سکے۔

ترجمہ:۔ فکر اس دن کی ہونی چاہیے جب کہ ہم پہاڑوں کو چلا ئینگے اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے اور ہم تمام انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کرینگے کہ (اگلے پچھلوں) میں سے کوئی بھی نہیں چھوٹے گا۔ (الکہف پارہ 15 آیت 47)

ترجمہ:۔ جس طرح اس نے تمہیں اب پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر پیدا کئے جاؤ گے۔
(الاعراف پارہ 8 آیت 29)

ترجمہ:۔ ہماری نشانیوں کو جس نے جھٹلایا اور آخرت کی پیشی سے انکار کیا اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے (الاعراف پارہ 9 آیت 147 من)

برزخ :۔ موت سے لے کر حیات بعد از ممات تک کا عرصہ انسان کے لئے عالم برزخ کہلاتا ہے اسلامی عقائد کی روشنی میں اس دور میں بھی اچھے اور برے اعمال کے

Marfat.com

حوالے سے انسان ثواب اور عذاب کے مراحل سے گزریگا یہ قبر میں قیام کا زمانہ ہے اور قبر کا عذاب جزو ایمان ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔ (یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئینگے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجائیگی تو کہنا شروع کریگا کہ "اے میرے رب مجھے اس دنیا میں واپس بھیج دیجئے جسے میں چھوڑ آیا ہوں امید ہے کہ اب میں نیک عمل کرونگا" ہرگز نہیں یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے اب ان سب کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے آغاز تک ۔ (المومنون پارہ 18 آیت 99 تا 100)

قیامت:۔ ہر ذی روح نے مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور یہ عقیدہ ہمارے ایمان کا جزو ہے "بعث بعد الموت" کے عقیدہ کو اگر خارج از عقائد کر دیا جائے تو انسان مسلمان نہیں رہ جاتا جب ہر انسان کو زندہ کر کے میدان میں جمع کیا جائیگا اور ہر فرد کے اچھے اور برے اعمال کا محاسبہ ہوگا وہ دن اسلامی اصطلاح میں قیامت کا دن کہلاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔

ترجمہ:۔ بے شک فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے جس روز صور میں پھونک ماردی جائیگی، تم فوج در فوج نکل آؤ گے اور آسمان کھول دیا جائیگا حتیٰ کہ وہ دروازے ہی دروازے بن کر رہ جائیگا اور پہاڑ چلائے جائینگے یہاں تک کہ وہ سراب ہو جائینگے۔ (النبا پارہ 30 آیت 17 تا 20)

ترجمہ:۔ اس زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اس میں ہم تم کو واپس لے جائیں گے اور اس سے تم کو دوبارہ نکالینگے۔ (طٰہٰ پارہ 16 آیت 55)

Marfat.com

ترجمہ:۔ یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے۔ اس کے آنے میں کوئی شک نہیں مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔ (المؤمن پارہ 24 آیت 59)

ترجمہ:۔ اے نبی! ان لوگوں سے کہو، یقیناً اگلے اور پچھلے سب ایک دن ضرور جمع کئے جانے والے ہیں جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے (الواقعۃ پارہ 27 آیت 49 تا 50)

قرآنی آیات

☆ ترجمہ:۔ اور جب کبھی بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ سو معاملہ کسی رشتہ دار کا اور اللہ سے کئے وعدہ کو پورا کرو یہ ہیں وہ باتیں جن کا اللہ نے حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ (الانعام آیت ۱۵۲)

☆ ترجمہ:۔ تو کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو اور منہ پھیرا ان سے، عنقریب ہم سزا دیں گے جو منہ موڑتے ہیں ہماری آیتوں سے (الانعام آیت ۱۵۸)

Marfat.com

نواں باب

عبادات اور قرآن

عبادات اور قرآن	100
1-ایمان	
2-نماز	
3-روزہ	101
4-حج	102
5-زکوٰۃ	
6-قربانی	103
7-جہاد	104
8-دعا	
9-خیرات	105
10-صدقات	

Marfat.com

عبادات اور قرآن

ایمان:۔ توحید اور رسالت کی آمیزش سے تیار شدہ وہ عظیم دروازہ جس میں داخل ہوتے ہی زندگی بھر کا فسق و فجور اور کفر وطغیان عنقا ہو جاتا ہے اور انسان قربت خداوندی کے اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے جس کی نشاندہی علامہ اقبالؒ نے ان الفاظ میں کی ہے۔

''خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے''

اس مقام کے حصول کے لئے اقراراً باللسان اور تصدیق بالقلب ضروری ہے اور اس اقرار و اظہار کا واحد ذریعہ کلمہ شہادت ہے۔

ارشاد ایزدی:۔ ترجمہ:۔ پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں ان کی پیروی کرو۔ (الاعراف آیت 158)

ترجمہ:۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ (المائدہ آیت 9)

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ صادق ہیں (الحدید آیت 19)

نماز:۔ حدیث مقدسہ میں نماز کو مومن کی معراج قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا یہ واحد ذریعہ ہے خدائے قدوس نے اپنے مقدس کلام میں سات سو سے بھی زیادہ دفعہ اس کی تاکید فرمائی ہے۔ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا اس کے فضائل اور مصلحتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ احاطہ تحریر میں نہیں لائی جا سکتیں اللہ کے گھر (مساجد) میں پانچ وقت کی یہ حاضری فیوض و برکات اور سعادتوں سے معمور ہے۔

ارشاد خداوندی: ترجمہ:۔ فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی، اپنے رب کا نام

Marfat.com

یاد کیا اور پھر نماز پڑھی۔(طٰہٰ آیت 130)

ترجمہ:۔ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔(طٰہٰ آیت 132 من)

ترجمہ:۔ جو لوگ کتاب کی پابندی کرتے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم کر رکھی ہے یقیناً ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے (الاعراف آیت 170)

روزہ:۔ روزہ کے لفظی معنی رک جانا اور باز رہنا کے ہیں چونکہ مسلمان صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ہر قسم کی لغویات سے رکا رہتا ہے اس نسبت سے اس عمل کا نام روزہ رکھا گیا۔ روزہ مسلمان کے لئے بہت بڑی آزمائش ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کو اجر عظیم دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے صرف اللہ کی ذات ہی آگاہ ہوسکتی ہے آپ کو پیاس بھی ہے اور ٹھنڈے پانی کا گڑھا بھی آپ کے پاس موجود ہے۔ کوئی انسان آپ کو دیکھنے والا بھی نہیں آپ صرف اور صرف اللہ کے خوف سے شدت پیاس کے باوجود پانی نہیں پیتے تو عبودیت کی یہ بہترین مثال ہے اسی لئے اس کا اجر بھی بے پایاں ہے۔

ارشاد ربانی۔ ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے انبیاء کرام کے پیروکاروں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔(سورہ بقرہ آیت 483)

ترجمہ:۔ چند مقررہ دنوں کے روزے ہیں اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرے اور جو روزہ رکھ سکنے کی قدرت رکھتے ہوں پھر نہ رکھیں تو وہ فدیہ دیں اور روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے کچھ بھلائی کرے تو اس کے لئے بہتر ہے لیکن اگر تم سمجھو تو تمہارے لئے اچھا یہی ہے کہ

Marfat.com

روزہ رکھو۔ (البقرہ آیت 184)

ترجمہ:۔ جو شخص اس (رمضان) کے مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس کے پورے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں قضا روزوں کی تعداد کو پورا کرے۔ (البقرہ 185 من)

حج:۔ جس طرح مسلمان کو دن میں پانچ دفعہ محلے کی مسجد میں ہفتہ میں ایک دفعہ شہر کی جامع مسجد میں اکٹھے ہونے ایک دوسرے سے ملنے اور ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ ہونے کا موقع دیا گیا ہے اسی جذبہ اور ضرورت کے تحت سال میں ایک دفعہ بیت اللہ شریف کے مقدس مقام پر دنیا بھر کے مسلمانوں کا اکٹھ رکھا گیا ہے تاکہ دوسرے ملکوں کے مسلمانوں سے ملنے ان کے مسائل کو سمجھنے اور ان کے لئے دست تعاون دراز کر سکنے کا موقع ملے۔ مسلمان مل کر ایسے مسائل کا حل سوچیں اور ان کا جواب دینے کے لئے لائحہ عمل اختیار کر سکیں جو کسی مسلمان ملک یا عالم اسلام کو درپیش ہوں۔

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ:۔ بقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرے۔ (البقرہ آیت 158)

ترجمہ:۔ اللہ کی خوشنودی کے لئے جب حج یا عمرہ کی نیت کرو تو اسے پورا کرو۔ (البقرہ آیت 196)

ترجمہ:۔ حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں جو شخص ان مقررہ مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے خبردار رہنا چاہئے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شیطانی فعل کوئی بدعملی کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔ (البقرہ آیت 197 من)

زکوۃ:۔ ہر صاحب نصاب کو اپنے مال میں سے مقررہ شرح سے غرباء و مساکین کا حصہ

Marfat.com

نکالنے کا حکم دیا گیا ہے اپنے روپے میں جسے کہ ایک سال کسی صاحب نصاب کے پاس گزر گئے ہوں اڑھائی فیصد شرح سے غربا کا حصہ نکالنا زکوۃ کہلاتا ہے اس حکم میں غریب اور امیر کے درمیان توازن رکھنے کی ایک بہت بڑی مصلحت پوشیدہ ہے۔ نماز کا حکم جہاں بھی قرآن کریم میں دیا گیا۔ اکثر مقامات پر نماز کے ساتھ ہی زکوۃ کی ادائیگی کا حکم بھی شامل کیا گیا ہے جس سے زکوۃ کی ادائیگی کی اہمیت کسی تعارف کی محتاج نہیں رہ جاتی۔

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ:۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے رہو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (المجادلہ آیت 13 من)

ترجمہ:۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائیگا۔ (النور آیت 56)

ترجمہ:۔ ہاں جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں ان کا اجر بے شک ان کے رب کے پاس ہے (البقرہ آیت 277)

ترجمہ:۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو تم اپنی عاقبت کے لئے جو بھلائی کما کر آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ (البقرہ آیت 110 من)

قربانی:۔ عیدالضحیٰ کے روز ہر صاحب نصاب مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کی راہ میں قربانی پیش کرتا ہے۔ یہ سنت ابراہیمی ہے حضرت ابراہیمؑ اللہ کے خلیل تھے ان کی جو ادائیں اللہ تعالیٰ کو پسند آئیں قیامت تک کے لئے ان کی ادائیگی کا حکم فرمادیا یہ قربانی ان دلپذیر اداؤں میں سے ایک ہے۔ آپؑ نے اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے حکم پر اپنا بیٹا ذبح کرنا چاہا تو اللہ نے آپؑ کو اپنی آزمائش میں کامیاب قرار دیکر حضرت اسماعیل کی جگہ جنت سے دنبہ بھیج دیا جس کی قربانی دی گئی اس واقعہ کے بعد سے یہ سنت چلی آرہی ہے اور اس قربانی کی یاد میں امت مسلمہ کا ہر صاحب نصاب اللہ کے حکم کے مطابق مجوزہ قواعد

Marfat.com

وضوابط کے تحت بصد عجز و نیاز اللہ کے حضور اللہ کے نام پر قربانی کا جانور ذبح کرتا ہے۔

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ:۔ پس تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر (الکوثر آیت 2)

ترجمہ:۔ اللہ کو ان جانوروں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ اس کو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ (الحج آیت 37)

ترجمہ:۔ اور چند مقررہ دنوں میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے تمہیں بخشے ہیں خود بھی کھائیں اور تنگدست محتاجوں کو بھی کھلائیں۔ (الحج آیت 28)

ترجمہ:۔ ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تا کہ اس امت کے لوگ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو بخشے ہیں (الحج آیت 34)

جہاد:۔ یہ لفظ جہد سے مشتق ہے جس کے معنی کوشش اور کاوش کے ہیں اسلام میں ایسی کوشش جو اللہ کے دین کی ترویج و تشہیر یا اس کی اشاعت و تحفظ کے لئے کی جائے جہاد کہلاتی ہے۔ جہاد مختلف صورتوں میں کیا جا سکتا ہے۔ تلوار سے بھی مال سے بھی، زبان اور قلم سے بھی غرضیکہ ہر قسم کی ایسی کوشش جہاد کا نام پائے گی۔

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور (اپنی طرف سے) زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (البقرہ آیت 190)

ترجمہ:۔ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے (البقرہ آیت 193)

ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور جان لو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (البقرہ آیت 244)

دعا:۔ اسلام نے دعا کو عبادت کا ایک حصہ قرار دیا ہے بلکہ اسے عبادت کا مغز کہا گیا

Marfat.com

ہے۔ دعا کا مرکز صرف اللہ کی ذات ہوتی ہے۔ جب کوئی بندہ عبودیت کے تمام تر تقاضوں کے تحت اپنے خالق و مالک کے حضور سر بسجود ہو کر دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی یہ ادا اس قدر پسند آتی ہے کہ وہ خالق کائنات اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔ دعا کے آداب یہ ہیں کہ اظہار مدعا سے قبل اللہ کی حمد و ثناء کی جائے پھر اللہ کے محبوب پر دورد بھیجا جائے اور اس کے بعد اظہار مدعا کیا جائے دعا کے اختتام پر پھر سرور کونینؐ پر ہدیہ سلام و درود پیش ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس ادا سے پیش کی جانے والی دعا کو منظور کر لینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

ارشاد خداوندی ۔ترجمہ:۔ زمین و آسمان کے درمیان سب اپنی حاجتیں اس (خالق کائنات) سے مانگ رہے ہیں اور ہر آن وہ نئی شان میں ہے (الرحمٰن آیت 29)

ترجمہ:۔ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے، کون اسکی تکالیف رفع کرتا ہے، اور کون ہے جس نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔ (النحل آیت 62)

ترجمہ:۔ تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا جو لوگ گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں ضرور وہ ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہونگے۔ (المومن آیت 60)

ترجمہ:۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح کرو۔ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے (النصر آیت 3)

خیرات وصدقات:۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی دولت میں سے غرباء مساکین اور محتاج لوگوں کی امداد کرنا خیرات و صدقات کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی تاکید فرمائی ہے بلکہ اس ضمن میں خرچ کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے تعبیر فرمایا کہ گویا آپ اللہ کو قرض دے رہے ہیں۔ صدقہ کو دافعِ البلاء قرار دیا گیا ہے مگر اس کے لئے

Marfat.com

خلوص اور خالص اللہ کی رضا شرط ہے۔ ریا کا ذرا سا عنصر بھی اسے ضائع کر دیتا ہے۔ صدقہ اور خیرات کے لئے کسی شرح یا تخیص کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سوال کرنے والا چاہے وہ زرق برق لباس پہنے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے صدقہ لینے کا مستحق ہے۔

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ (المزمل آیت 20)

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دیگا اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائیگا بے شک اللہ تعالٰی بڑا قدر دان اور بردبار ہے۔ (لتغابن آیت 17)

ترجمہ:۔ مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات و خیرات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے۔ انہیں یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائیگا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔ (الحدید آیت 18)

ترجمہ:۔ ان لوگوں کے مال کی تفصیل جو اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی مانند ہے، جس سے سات بالیاں پیدا ہوں ہر بالی میں سو دانے ہوں اللہ برکت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اللہ بڑی گنجائش والا اور علم والا ہے۔ (سورہ البقرہ آیت 261)

Marfat.com

دسواں باب

معاملات اور قرآن

1-والدین کے ساتھ سلوک	108
2-اولاد کے ساتھ سلوک	109
3-رشتہ داروں کے ساتھ سلوک	109
4-یتیموں کے ساتھ سلوک	110
5-پڑوسیوں کے ساتھ سلوک	111
6-مساکین اور ضرورتمندوں کے ساتھ سلوک	112
7-مقروض کے ساتھ سلوک	113
8-مسافر کے ساتھ سلوک	114
9-جاہل کے ساتھ سلوک	114
10-غیر مسلموں کے ساتھ سلوک	115

Marfat.com

معاملات اور قرآن

والدین کے ساتھ سلوک:۔ دنیا میں انسان جتنے بھی خونی رشتوں سے وابستہ ہے سب سے زیادہ محترم و مکرم رشتہ اس کے لئے اپنے والدین کا ہے۔ اولاد کے لئے والدین کا ایثار اپنی مثال آپ ہوتا ہے۔ زندگی کے ابتدائی ایام میں انسان کی ہستی اور اس کا وجود والدین کے ایثار اور ان کی جانفشانیوں کا مرہون منت ہوتا ہے اور بچے کی اس عمر میں والدین جس ایثار کا مظاہرہ کرتے ہیں اولاد اگر زندگی بھر ان کی خدمت بجالاتی رہے تو ایک ایک دن کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ان حقائق کا تقاضا یہ ہے کہ والدین سے مہرو محبت سے پیش آیا جائے اور ساری زندگی ان کا احترام ملحوظ خاطر رہے۔ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی بے حد تاکید فرمائی ہے سینکڑوں احادیث مقدسہ اکرامِ والدین کے ضمن میں موجود ہیں بزرگان دین نے اپنی تعلیمات میں والدین کی خدمت ہی کو اولیت دی ہے اور والدین کے نافرمان کو اذیت ناک عذاب سے ڈرایا ہے۔ اس ضمن میں قرآنی حوالہ جات ہدیہ قارئین ہیں۔

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ:۔ ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ (العنکبوت آیت 8 من)۔

ترجمہ:۔ تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ 1- تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی (اللہ کی) 2-والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی اور رحم دلی کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر

Marfat.com

رہواور دعا کیا کرو کہ پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت وشفقت۔

اولاد سے سلوک:۔ جہاں والدین کا احترام اولاد کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے وہاں اسلام نے والدین کو بھی اولاد کی مشفقانہ پرورش کی تاکید فرمائی ہے یہ حقیقت ہے کہ انسان کے دل میں مہر ومحبت کے جس قدر جذبات پائے جاتے ہیں ان میں سرفہرست اولاد کی محبت کے جذبات ہیں ان مقدس جذبوں کو باپ کی شفقت پدری اور ماں کی ممتا کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ والدین کی اس قدر والہانہ محبت کے بغیر بچے کی پرورش ممکن ہی نہ تھی۔ معمولات زندگی میں اولاد کی پرورش سے کٹھن اور کوئی کام نہیں یہ ماں اور اسکی ممتا ہی ہے جو اس مشکل ترین مرحلہ میں سے اپنی بے پناہ قربانیوں اور ایثار کا سہارا لیکر گزر جاتی ہے۔ بچوں کی رضاعت، موزوں غذا دینا صاف ستھرا رکھنا۔ ان کے عادات و اطوار کو سنوارنا، ذرا بڑے ہوں تو ان کی تعلیم و تربیت کا معقول بندوبست کرنا والدین کے فرائض اور بچوں کے حقوق ہیں۔

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ:۔ گھاٹے میں ہیں وہ لوگ جنہوں نے نادان اور بے سمجھی سے اپنی اولاد کو قتل کیا۔ (الانعام آیت 141)۔

ترجمہ:۔ اور فقر و فاقہ کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو ہم ہی ہیں جو تم کو رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ (الانعام آیت 151 من)۔

ترجمہ:۔ اے خداوند قدوس میری اولاد میں بھی میرے لئے صالحیت پیدا کر دے۔ (الاحقاف آیت 15)۔

رشتہ داروں سے سلوک:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں رشتہ داروں کے حقوق کا تحفظ فرمادیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اپنے اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش

Marfat.com

آؤ۔ اکثر ایسے مقامات ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر ایمان، نماز اور زکوٰۃ کے فوراً بعد فرمایا ہے اس تعین مقام سے اس عمل کی اہمیت کی غمازی ہوتی ہے کہ خدائے قدوس نے اسے کس قدر اہم قرار دیا ہے۔ قرآن مقدس میں جہاں بھی انسان کو بنی نوع انسان کی خدمت اور امداد کی تنبیہ کی گئی ہے اور بعض لوگوں کو امداد کے لئے مخصوص فرمایا ہے۔ وہاں سرفہرست رشتہ داروں کو رکھا گیا ہے ایک جگہ تو یہاں تک ارشاد ملتا ہے کہ ''میرا اور رشتہ داروں کا پاس ملحوظ رکھو'' یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نام گرامی کے فوراً بعد رشتہ داروں کا ذکر فرما کر اس کی اہمیت اور واضح کر دی ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم معاملات دنیا میں ہمیشہ اپنے رشتہ داروں کا بطور خاص خیال رکھیں اور کسی بھی وقت قطع رحمی نہ کریں اور نہ ہی شادی و غمی میں انہیں نظر انداز کریں خصوصاً غریب اور محتاج رشتہ دار ہماری دلی ہمدردی اور بھرپور اعانت کا حق رکھتے ہیں۔

ارشاد خداوندی:۔ ترجمہ:۔ پس (اے مومن) رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین و مسافر کو اس کا حق یہ طریقہ بہتر ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (الروم آیت 38)۔

ترجمہ:۔ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو تو والدین اور رشتہ داروں کے لئے معروف طریقے سے وصیت کرے یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔ (الانعام آیت 151 تا 152 من)۔

یتیموں سے سلوک:۔ جو بچے ماں کی ماما/باپ کی شفقت پدری سے محروم ہو جاتے ہیں۔ پورے معاشرہ کی ہمدردی اور سرپرستی کے مستحق ہوتے ہیں۔ ایسے

Marfat.com

بچے دراصل اس ماحول میں بسنے والے لوگوں کی آزمائش بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ لوگ میرے دیئے ہوئے رزق میں سے ان بچوں کی سرپرستی کا حق ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ مالی امداد اور مشفقانہ سرپرستی کا مقام آپ خود متعین کرلیں جبکہ حکم ایزدی یہ ہے کہ جس کسی نے ازراہ ہمدردی کسی یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو جتنے بال اس کے ہاتھ سے مس ہونگے اتنی ہی نیکیاں ہاتھ پھیرنے والے کے نامہ اعمال میں درج کی جائینگی۔

ارشاد ایزدی۔

ترجمہ:۔ یتیم پر سختی نہ کرو اور سائل کو نہ جھڑکو بلکہ اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔ (الضحیٰ آیت 9 من)

ترجمہ:۔ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائے۔ (الانعام آیت 152)۔

ترجمہ:۔ لوگوں کو اس بات کا خیال کر کے ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑتے تو مرتے وقت انہیں بچوں کے حق میں کیسے کچھ اندیشے لاحق ہوتے پس چاہئے کہ وہ خدا کا خوف کریں۔ (النساء آیت 9)۔

ترجمہ:۔ جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں دراصل وہ آگ سے اپنے پیٹ بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی آگ میں جھونکے جائینگے۔ (النساء آیت 10)۔

پڑوسیوں کے ساتھ سلوک:۔ معاشرتی زندگی میں پڑوس اور ہمسایہ کی بہت اہمیت ہے۔ اچھے پڑوس ہوں تو زندگی خوشگوار رہتی ہے اور برے پڑوس اپنے

Marfat.com

ناروا سلوک سے زندگی بوجھ بنا دیتے ہیں اس لئے ہدایت فرمائی گئی کہ جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ اچھے پڑوس کی دعا ضرور مانگو۔ ہر انسان پر اپنے پڑوس کے بہت سے حقوق ہیں اور اسلام نے ان حقوق کو بہت اہمیت دی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ اگر جھگڑوں اور تنازعات کا ڈر نہ ہوتا تو پڑوسی کو وراثت میں حصہ دار ٹھہرا دیا جاتا اس ایک بات کے بعد پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت کسی وضاحت وصراحت کی محتاجِ تعارف نہیں رہ جاتی۔

ارشاد خداوندی۔ترجمہ:۔ پڑوسی، رشتہ دار، اجنبی، ہمسایہ، پہلو کے ساتھی۔ مسافر اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضے میں ہوں احسان کا معاملہ رکھو۔ یقین جانو کہ اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔ (النساء آیت 36 من)۔

ترجمہ:۔ تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں جو ریا کاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں لوگوں کو دینے سے گریز کرتے ہیں۔ (الماعون آیت 4 تا 7)۔

مساکین اور ضرورت مندوں سے سلوک: ایسے لوگ جنہیں اپنی ضروریات زندگی کے مطابق رزق نہیں دیا گیا مساکین اور ضرورتمند کہلاتے ہیں دراصل ان کا رزق دولت مندوں کے رزق میں شامل کر دیا جاتا ہے یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ دولت مند لوگ مساکین کا حق انہیں لوٹاتے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر مساکین کو براہ راست رزق بہم پہنچانا چاہتا تو وہ اس پر قادر تھا لیکن اس عمل سے فریقین کی آزمائش مطلوب تھی۔ مساکین صبر و قناعت سے کام لیتے ہیں یا نہیں اور

Marfat.com

دولت مند مساکین کا حصہ ان کو لوٹاتا ہے یا نہیں مساکین اور حاجت مندوں کو ان کا حق بلا تاخیر اور بلا تامل دے دینے کے احکامات قرآنی حوالہ سے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

ارشاد ایزدی: ترجمہ:۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم کیا خرچ کریں انہیں جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں، مسافروں پر خرچ کرو اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہوگا۔ (البقرہ آیت 215)

ترجمہ:۔ جب تقسیم کے موقع پر کنبہ کے لوگ اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے ان کو بھی کچھ دو اور ان کے ساتھ بھلے مانسوں کی سی بات کرو۔ (النساء آیت 8)۔

ترجمہ:۔ اگر ضرورت مندوں سے تمہیں کتراتا ہو اس وجہ سے کہ ابھی تم ان کی مدد کر سکنے کی حیثیت میں نہیں ہو تو انہیں نرم جواب دے دو۔ (بنی اسرائیل آیت 28)۔

مقروض کے ساتھ سلوک:۔ قرض لینا کوئی اچھی بات نہیں ہے انتہائی مجبوری کے بغیر اسے کبھی نہیں اپنانا چاہئے۔ قرض دار کا فرض ہے کہ جونہی حالات اجازت دیں فوری طور پر قرض خواہ کو بصد شکریہ قرض کی رقم واپس کرے۔ قرض خواہ پر بھی لازم ہے کہ قرضہ کی واپسی کے لئے قرضدار کو تنگ اور پریشان نہ کرے۔ اصل رقم کے ساتھ کسی اضافی رقم کا مطالبہ نہ کرے سختی سے واپسی کا مطالبہ نہ ہو اس طرح سے قرض خواہ کا احسان مجروح ہو جاتا ہے جو اس نے قرض دار پر کیا اور انسان اللہ تعالیٰ کے احسان سے محروم رہ جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی: ترجمہ:۔ تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اسے

Marfat.com

مہلت دو اور جو صدقہ کرو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ (البقرہ آیت 281)۔

مسافر کے ساتھ سلوک:۔ ''اَلسَّفَرُ سَقَرُ'' سفر ایک عذاب سے کم نہیں ہوتا اس کی تلخی سے مسافر ہی آگاہ ہوتا ہے جو ہر قسم کی ہمدردی اور مروت کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ مسافر راستے میں تنگدستی کا شکار بھی ہو سکتا ہے اسے بیماری بھی آ سکتی ہے کوئی مصیبت بھی ٹوٹ سکتی ہے ہر قسم کے حالات میں یہ آپ کی خصوصی ہمدردی اور بھرپور امداد کا مستحق ہے۔

ارشاد خداوندی:۔ ترجمہ:۔ پس اے مومن رشتہ دار کو مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے یہ طریقہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ (الروم آیت 38)۔

ترجمہ:۔ تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ رشتہ دار کو اس کا حق دو مسکین اور مسافروں کو اسکا۔ (بنی اسرائیل آیت 23 تا 26)

جاہل کے ساتھ سلوک:۔ جاہل کم فہم اور کم عقل ہوتا ہے۔ اچھے برے، حق باطل اور چھوٹے بڑے کی تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے نفع و نقصان کے شعور سے بھی عاری ہوتا ہے اس لئے ایسے آدمی کے ساتھ کیا جانے والا عام سلوک نہیں ہوگا جو ہم لوگوں سے روا رکھتے ہیں ایسے لوگوں سے چونکہ قولی یا فعلی خیر کی توقع عبث ہوتی ہے اس لئے ان کے کسی عمل پر ان سے الجھنے سے گریز کرنی چاہئے ارشاد ہوتا ہے کہ'' ایسے لوگوں سے الجھنے کی بجائے انہیں سلام کرو اور الگ ہو جاؤ بس یہی عافیت کی راہ ہے''۔

Marfat.com

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ:۔ اچھا اے نبی ان سے درگزر کرو اور کہہ دو کہ سلام ہے تمہیں عنقریب انہیں سب کچھ معلوم ہو جائیگا۔ (الزخرف آیت 89)

ترجمہ:۔ اور جب اہل ایمان نے ان سے بے ہودہ بات سنی تو یہ کہہ کر ان سے کنارہ کش ہو گئے کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے تم کو سلام ہے ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے (القصص آیت 55)

ترجمہ:۔ اے نبی ﷺ نرمی اور درگزر کا طریقہ اختیار کرو۔ معروف کی تلقین کرتے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو۔ (الاعراف آیت 199 تا 120 من)

غیر مسلموں سے سلوک:۔ غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات میں بد احتیاطی مسلمانوں کے مستقبل کے لئے خطرناک ثابت ہوتی ہے اگرچہ ایک ہی ماحول اور معاشرہ میں رہنے والے غیر مسلموں کے ساتھ دنیاداری کا ملاپ رکھنا انکے شریک رنج و الم ہونا کوئی عیب نہیں۔ اسلام اس حد تک ان کے قرب کی اجازت دیتا ہے لیکن ان لوگوں پر اعتماد کرنے اور ان سے قلبی محبت رکھنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اصولی طور پر دوست کی محبت قلب کی گہرائیوں میں اترتی ہے۔ دوست کی تمام اوضاع و اطوار، حرکات وسکنات اور رسم و رواج بھی محبوب لگتے ہیں۔ اس کا طریق اور آئین بھی پسندیدہ ہو جاتے ہیں اور آدمی جذبات کے حوالے سے جتنا اس کی طرف بڑھتا ہے معاشرتی طور پر اتنا ہی اپنے آپ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اسی وجہ سے اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ قلبی محبت سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد ایزدی۔ ترجمہ:۔ مسلمانو! دیکھو اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ ایسا دوست کہ تمہارے دلوں میں ان کی محبت راسخ ہو جائے حالانکہ یہی وہ لوگ ہیں جو

Marfat.com

تمہارے دین و مذہب کے دشمن ہیں۔

ترجمہ:۔ مسلمانو! تم مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدائے قدوس تم پر صریح الزام قائم کر دے۔

ترجمہ:۔ اگر تمہارے بھائی بھی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو اپنا دوست رکھیں تو انہیں بھی اپنا ہمدرد نہ سمجھو بے شک وہ ظالم ہیں اور انہیں سخت سزا دی جائیگی۔

قرآنی آیات

☆ ترجمہ:۔ اور جسے اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں (الزمر آیت ۳۷)

☆ ترجمہ:۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتے لیکن ایسا نہیں کیا تا کہ جو دین تم کو دیا ہے اس میں تم سب کا امتحان فرما دیں۔ تو تم نیکیوں کی طرف دوڑو (المائدہ آیت ۴۸)

Marfat.com

گیارھواں باب

1- قرآن کا نظام عدل ومساوات 118

2- قرآن کا نظام اخلاق 119

3- قرآن کا نظام تعزیرات 125

4- قرآن اور اسلامی معاشیات 134

5- قرآن کا نظام سیاسیات 141

Marfat.com

قرآن کا نظام عدل ومساوات

عدل ومساوات کی جو تعلیم اسلام نے پیش کی ہے اس کے عشر عشیر بھی دنیا کی اور کسی کتاب یا مذہب میں موجود نہیں اور پھر یہ بیان اس قدر اور وضاحت سے دیا گیا ہے کہ انسان اس سے آگاہ ہو کر ایک کیف سا محسوس کرتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو اور خدا لگتی بات کہو اگر چہ یہ بات یا گواہی خود تمہاری ذات تمہارے والدین اور تمہارے رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ پڑ رہی ہو اگر لوگوں میں کوئی مالدار یا محتاج ہے تو نہ تم مالدار کے خلاف حق بات کہنے سے اس اندیشہ سے رکو کہ اس سے تمہیں نقصان پہنچے گا اور نہ کسی غریب و فادار کو نقصان پہنچ جانے کے تصور سے ڈرو کیونکہ خدائے قدوس سب سے بڑھ کر ان کا خیال رکھنے والا ہے تمہاری محبت اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی جس نے انہیں پیدا کیا وہ خود تمہیں مالدار کے نقصان اور غریب کو مصیبت سے بچالیگا تم ان کی خاطر اپنے نفس کی پیروی نہ کرو۔ اگر تم ان کے خیال سے دبی زبان سے بھی کچھ کہو گے تو یاد رکھو کہ جیسا کرو گے ویسا ہی بھگتو گے کیونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بخوبی آگاہ ہے اور اس سے کوئی بات کسی صورت میں بھی چھپی نہیں رہ سکتی۔

اگر چہ اثبات مقصد کے لئے مندرجہ بالا قرآنی احکام ہی کافی و وافی ہیں تاہم اس موضوع کو تقویت دینے کے لئے دو مزید قرآنی حوالہ جات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ''دیکھو ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کی دشمنی یا عداوت تمہیں اس کے ساتھ ناانصافی پر آمادہ کردے، ہر حالت میں انصاف کرو''۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ جب بات کہو حق کہو اگرچہ معاملہ تمہاری قرابتداری کا کیوں نہ ہو۔

ترجمہ:۔ ''نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں باہمی معاونت کرو لیکن گناہ اور ظلم کے معاملہ میں کسی کا ساتھ نہ دو، جب تم حاکم یا ثالث ہو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو خدا تمہیں اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے''۔

یہ تو عدل وانصاف کے متعلق وہ احکام ہیں جن کی کہیں کوئی نظیر نہیں ملتی اب مساوات کے بارے میں تعلیمات اسلامیہ کے احکام ملاحظہ فرمادیں۔

یہاں رنگ ونسل اور دولت وغیرہ کے امتیازات کوئی چیز نہیں۔ اسلام میں ہر مسلمان ہر حیثیت سے دوسرے مسلمان کے بالکل مساوی ہے خواہ وہ غریب ہو یا امیر، عربی ہو یا عجمی شاہ ہو یا گدا، امتیاز ہے تو صرف اور صرف عمل اور تقویٰ کی بنیاد پر کیونکہ عمل تک ہر کسی کی رسائی ممکن ہے ہر کوئی اگر چاہے تو اچھے اعمال کر کے پاک باز اور متقی بن سکتا ہے۔ مساوات کا حکم خالق کائنات نے اپنے اس حکم سے دیا ہے ''تمام انسان ایک کنبہ اور ایک برادری کا درجہ رکھتے ہیں'' اب کسی کی مجال ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایک ہی کنبہ اور ایک ہی برادری کے ارکان فرمایا ہے ان کے درمیان غیر مساویانہ فضا پیدا کرے عدل و مساوات کا ایسا جامع نظام اسلام کے سوا دوسرے کسی مذہب میں نظر نہیں آئیگا۔

قرآن کا نظام اخلاق:

تعریف:۔ اخلاق خلق کی جمع ہے خلق کا مفہوم عادت اور خصلت لیا جاتا ہے امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ''خلق نفس کی اس ہیئت راسخہ کا نام ہے جس سے تمام افعال بلا تکلف اور بلا تردد صادر ہوں۔ اگر یہ افعال عقلاً اور شرعاً قابل تعریف ہوں تو اس کیفیت کو خوش خلقی اور اگر برے اور قابل مذمت ہوں تو اسے بد خلقی کا نام دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

ایک اور مقام پر حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے حضرت امام غزالیؒ نے فرمایا ہے ''حسن خلق اس ہئیت کا نام ہے جبکہ تمام بُری عادتیں ترک کردی جائیں اور ان سے ایسا ہی پرہیز کیا جائے جیسا کہ نجاستوں سے کیا جاتا ہے۔

اور اس کے مقابلہ میں تمام اچھی عادتوں کو اس طرح اپنا لیا جائے کہ میلان طبع ان کی طرف ایک گونہ کشش اور شوق محسوس کرنے لگے اور سکون قلب میسر آئے''۔

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ ''دین اسلام خلق ہی کا دوسرا نام ہے اور تصوف کی حقیقت خلق کے علاوہ اور کچھ نہیں پس جو شخص جس قدر اخلاق حسنہ کا مالک ہے اس قدر دین اور تصوف ہیں بھی بلند ہوگا'' درج ذیل حدیث مقدسہ سے علامہ ابن قیم کی مذکورہ بالا تعریف کی توثیق ہوتی ہے۔

ایک شخص حضورﷺ کے پاس سامنے سے حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دین کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا ''حسن خلق'' پھر وہ دائیں جانب سے حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ''حسن خلق'' پھر وہ بائیں طرف سے آیا اور پوچھا دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ''حسن خلق''

اہمیت :۔ انسان فطری طور پر مل جل کر رہنے کا عادی ہے اور اس کا طرز حیات ایک دوسرے کے تعاون کا محتاج ہے۔ تعاون رابطہ کے بغیر ممکن نہیں ہوتا اور رابطہ کے لئے باہمی قرب ناگزیر ہے اور یہ صورت حال حسن اخلاق کے بغیر ممکن ہی نہیں رہتی اور اس کی عدم موجودگی میں قرب کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ثابت یہ ہوا کہ کامیاب زندگی گزارنے کے لئے حسن اخلاق کا زاد راہ پاس ہونا ضروری ہے۔

ایک مسلمان کے لئے خوش خلقی اس حوالے سے بھی ضروری ہے کہ وہ امر بالمعروف

Marfat.com

اور نہی عن المنکر کا داعی ہے اور یہ فرض صرف اور صرف اس صورت میں ادا ہو سکے گا جبکہ معاشرہ کے افراد سے رابطہ اور قرب ہوتا کہ وہ مانوس ہو کر ایک دوسرے سے متاثر ہوں ظاہر ہے کہ قرب حسن اخلاق کے بغیر ممکن نہیں ہوگا۔

محاسن اخلاق:۔ قرآن کریم نے تمام محاسن اخلاق کے نام لے لے کر انہیں اپنانے کی تلقین فرمائی ہے اور فیصلہ دیا ہے کہ یہی اعمال اخلاق حسنہ کی بنیاد میں اور صالح کردار کی تشکیل صرف ان سے ہی ممکن ہے مثلاً صبر، شکر، توکل، سعی و کوشش، اخلاص، شرافت، صدق، ثابت قدمی، عفو، قناعت، امید، امانت، احسان، حیا، ایثار، نصیحت، عدل، جرأت، حلم، نرمی و تواضع، اکل حلال، گفتار، رفتار، میں نرمی، والدین کے ساتھ حسن سلوک، بیوی کے ساتھ حسن معاشرت، اولاد کی احسن تربیت، رشتہ داروں، مسافروں، ہمسایوں، یتیموں اور مسکینوں مسافروں، پڑوسیوں اور ملازموں کے حقوق کی نگہداشت، ایفائے عہد، صدق، پردہ حسن ظن، صلہ رحمی، توبہ، تقویٰ، خاموشی، سچی شہادت وغیرہ۔

رزائل اخلاق:۔ فتنہ وفساد معاشرہ کے امن وسکون کو تباہ کر دیتا ہے ماحول کو اس سے پاک مبرا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے اعمال نہ اپنائے جائیں جو فتنہ وفساد کے محرک اور باعث ہوں ایسے تمام اعمال کی تحریک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے چونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ بنی نوع انسان کو سکون میسر نہ آئے وہ ان رذائل اخلاق کے ذریعے انسانیت کو فتنہ وفساد سے دو چار رکھتا ہے تعارفاً چند ایک رذائل اخلاق کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مشرک، جھوٹ، افتراء، زنا، بہتان، بدگوئی، چغلی، غیبت، بدکاری، نافرض شناسی، یاسیت، فسق وفجور، گالی گلوچ، سرگوشی، تعصب، نافرمانی، طغیانی وسرکشی، ہوائے نفس، حرام

Marfat.com

کی روزی، رشوت، ظلم، فساد، عہد شکنی، فواحش، حسد، تکبر، غصہ، حرص، بخل، ریا کاری، بدگمانی، خیانت، نفاق، اسراف، قتل، شراب و جواء چوری، سود، زبان درازی، بد خلقی لعن طعن، چغل خوری، قطع رحمی، بزدلی یہ اور اس قبیل میں آنے والے ایسے تمام اعمال، رذائل اخلاق کے نام سے موسوم کئے گئے ہیں اور یہ اعمال انسانی فلاح و سعادت، معاشرہ کے امن و سکون کو تباہ کر دیتے ہیں۔

قرآن کا نظام اخلاق:

اخلاق کا تعلق باہمی معاملات و مسائل سے ہے زمانہ بھر کا امن و سکون اسی اساس پر تعمیر ہے جہاں اس کی کمی وقوع پذیر ہوتی ہے وہاں حکومت اور جماعت کا ضابطہ حرکت میں آتا ہے اور قانون اپنی قوت اور طاقت سے اس کمی کو پورا کرتا ہے قرآن نے اخلاق کو ایک عبادت قرار دیکر نہ صرف اس کی غیر معمولی اہمیت کو واضح کیا ہے بلکہ مسلمانوں کو یہ بات سمجھانے کی سعی فرمائی گئی ہے کہ جس طرح دوسری تمام عبادات کی بنیاد خلوص پر مبنی ہونی چاہیئے اس طرح اخلاق بھی ہر قسم کی ذاتی اغراض سے پاک ہونا چاہئے۔ قرآن ہمیں اخلاق کی منزل پر گامزن ہونے کے درج ذیل آداب سکھاتا ہے۔

1- اعمال آخرت میں طلب ثواب کی نیت سے کرو جن سے صرف اللہ کی رضا مطلوب و مقصود ہو۔

2- بھلائی کا کوئی کام اگر ریا کاری اور نمائش کی غرض سے کیا گیا تو وہ باطل ہو گیا۔

3- جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کا فیصلہ کرو (النساء) اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف چھوڑ دو (المائدہ)

4- سچی گواہی نہ چھپاؤ خواہ تمہاری یہ گواہی تمہارے ماں باپ، رشتہ داروں اور خود تمہارے اپنے ہی خلاف کیوں نہ ہو۔ (النساء)

Marfat.com

5- بچتے رہو جھوٹی بات سے (الحج)

6- اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو (آل عمران)

7- قیاس آرائیوں سے بچو (الحجرات)۔

8- ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو نہ کسی کی ٹوہ میں رہو اور نہ ایک دوسرے کو عیب لگاؤ (الحجرات)

9- دوسروں کا مذاق نہ اڑاؤ اور نہ ہی برے ناموں سے پکارو (الحجرات)

10- اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کے مرتکب ہو (انفال)۔

11- لوگوں سے گال پھلائے نہ رکھو اور نہ زمین پر اکڑ کر چلو (لقمان)

12- اپنی پاک بازی نہ جتاؤ (نجم)

13- حاسد کے حسد سے پناہ مانگتا ہوں (الفلق)

14- جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت دونوں میں لعنت ہے۔ (النور)

15- اللہ ظالموں کو محبوب نہیں رکھتا

16- غصہ پی جانے والے اور درگزر سے کام لینے والے بنو۔ اگر تم معاف کر دو تو یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے

17- اور جس چیز میں خدا نے تم میں سے بعض کو فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کر (النساء)

18- اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ ہی تنگی اور عسرت سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال کے ساتھ خرچ کرتے ہیں (الفرقان)

19- سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو۔

Marfat.com

20-والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑک کر جواب دو۔(بنی اسرائیل)

21-رشتہ داروں کو ان کا حق اور مسکین اور مسافر کا حق دو۔(الروم آیت 38)(بنی اسرائیل ایت 23 تا 28)

22-فضول خرچی نہ کرو فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

23-اگر حاجت مندوں سے تمہارا کترانا اس بناء پر ہو کہ ابھی تم ان کی امداد کے قابل نہیں تو انہیں نرم جواب دے دو۔(بنی اسرائیل آیت 28)۔

24-نہ تو اپنا ہاتھ گردن میں باندھو (یعنی بخل کرو) اور نہ ہاتھ کو بالکل کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے۔

25-اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دینگے اور تمہیں بھی درحقیقت ان کا قتل بڑی خطا ہے۔(الانعام آیت 151 من)

26-زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو یہ بہت ہی بُرا فعل ہے اور بُرا ہی بڑا راستہ۔

27- قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے دلی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق دیا ہے پس چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے۔

28-مال یتیم کے پاس نہ بھٹکو مگر احسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔

29-عہد کی پابندی کرو بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنا ہوگی۔

Marfat.com

30- پیمانے سے دوتو پورا بھر کر دو اور تو لو تو ٹھیک ترازو سے تولو یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہیں یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہوگی۔

31- زمین پر اکڑ کر نہ چلو تم نہ تو زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

بس یہ صفات جب کسی انسان میں پائی جائینگی تو وہ ایک کامل انسان بن جائیگا اور حسن اخلاق اس کا شعار ہوگا، سرور کونین ﷺ نے اپنی سیرت طیبہ میں ان تمام امور پر چلنے کی عملی مثالیں ہماری رہنمائی کے لئے چھوڑی ہیں اگر چہ آپؐ نے مختلف منازل حیات مثلاً معاشی و اقتصادی، معاشرتی اور تمدنی سیاسی و قانونی، نفاست نظافت، تجارتی اور صنعتی پہلوؤں میں ہمیں زندگی گزارنے کا عملی نمونہ دیا لیکن آپؐ کی ذات عالیہ کا جو جوہر سب سے نمایاں اور درخشاں نظر آتا ہے وہ آپ کا حسن اخلاق ہے اسی لئے آپ کا ارشاد گرامی ہے۔ **بعثت لاتمم حسن الاخلاق۔**

ترجمہ:۔ مجھے حسن اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا۔

قرآن کا نظام تعزیرات:

چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی رہنمائی اسلام میں موجود نہ ہو۔ جرائم و عقوبات کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہے کیونکہ شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے اور وہ ہر لحظہ انسان کو گمراہ کرنے میں کوشاں ہے جن پر اس کا جادو چل جاتا ہے وہ جرائم کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں ایسے افراد کے لئے اسلام میں ہر جرم کی تعزیر موجود ہے۔

اسلامی حدود کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ ریاست کا نظم و نسق اسلامی اصولوں پر

Marfat.com

استوار ہو اور تمدن و معاشرت کی ترتیب و تنظیم اس طرز پر کی گئی ہو جو اسلام نے تجویز کی ہے اسلام کے اصول وقوانین ناقابل تجزیہ ہیں یعنی یہ مناسب نہیں کہ بعض اسلامی قوانین تو ملک میں نافذ کر دیئے جائیں اور بعض کو چھوڑ دیا جائے چونکہ اسلامی قوانین کا باہمی گہرا تعلق ہے اس لئے ان کا جزوی استعمال اصل روح کو زائل کر دیگا۔

اسلامی قوانین کو سمجھنے میں لوگوں کو جو دقت پیش آتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ اپنے پیش نظر سوسائٹی کے اس غیر فطری اور غلط نظام کو رکھتے ہیں اور اسلامی قوانین کا مقابلہ موازنہ ان ممالک کے دستور سے کرتے ہیں تو اسلامی سزاؤں کو سخت اور ہولناک قرار دیتے ہیں اس وقت دنیا کے متمدن ممالک میں چوری ، زنا، لواطت، قذف، شراب، جواء، سرِ راہ بے حیائی جیسے عامتہ الورود جرائم کی کوئی معقول سزا نہیں اور اسلام میں ان کی سزائیں ہاتھ کاٹ دینا، کوڑے لگانا سنگسار کر دینا جیسی سزائیں موجود میں ظاہر ہے اس موازنہ میں لوگوں کو اسلامی سزائیں ہولناک لگیں گی۔

اس تضاد کی بھی تمام تر ذمہ داری اور کوتاہی اس سوسائٹی اور معاشرہ کی ہے جنہوں نے ایک ایسا ماحول پیدا کر رکھا ہے کہ ماحول میں بسنے والے چوری کو ایک عام اور معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ زنا میں بکثرت مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں تک کے لوگ مبتلا ہیں۔ نو خیز نسل آوارگی کا شکار ہے ان حالات میں اسلامی قانون فوجداری نافذ کیا جائے تو ظاہر ہے کہ کوئی پیٹھ بھی کوڑوں سے نہیں بچ سکے گی۔ ہزار ہا آدمیوں کے ہاتھ روزانہ کٹیں گے۔ ہر روز سینکڑوں سنگسار ہونگے ، معاشرہ کی اصلاح کے بغیر اور اسلام کے دوسرے قوانین نافذ کرنے سے پہلے ایسے بیہودہ معاشرہ اور نظام میں صرف اسلام کا فوجداری نظام نافذ کر دینا ہرگز مناسب نہ ہوگا۔ وہ معاشرے اور سوسائٹیاں اپنی اس دگرگوں حالت

Marfat.com

کو فطری حالت سمجھ رہے ہیں اور اسی وجہ سے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آ رہی حالانکہ یہ فطری حالت نہیں بلکہ شیطنیت نے اس غیر فطری حالت کو انسان پر مسلط کر رکھا ہے۔ جس کو روا رکھنا بجائے خود ایک ظلم عظیم ہے۔ اسلامی نظام کو من حیث کل قبول کر کے ہی ان برائیوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی نظام کی روح اس کی شان حکمت و اعتدال ہے اس میں حدود اور تعزیرات کے باب میں ایک طرف تو ارتکاب جرم کے تمام تر محرکات کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مٹایا اور ختم کیا جاتا ہے تا کہ کوئی بندۂ خدا ایسے حالات میں مبتلا ہی نہ ہونے پائے کہ اسے اپنی طبعی خواہشات اور ضروریات کے لئے مجرمانہ طریقے اختیار کرنا پڑیں۔ دوسری طرف جرائم کے لئے ایسی سزائیں مقرر کی گئی ہیں جو نہ صرف اعادۂ جرم سے اس شخص کو روک دینے والی ہوں بلکہ دوسرے تمام لوگوں کو جو مجرمانہ میلانات کے حامل ہیں ہیبت زدہ کر دیں سزا سے قبل شہادتوں کا سخت معیار، تحقیق مقدمہ کی بھرپور کوشش، کسی قسم کی سعی و سفارش قبول نہ کرنا ثبوت جرم کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے ساتھ ہی یہ بھی سخت تاکید کی گئی ہے کہ ثبوت جرم کے بعد مجرم پر کسی قسم کا ترس نہ کھایا جائے۔ ارشاد ایزدی ہے۔

ترجمہ:۔ ''اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملہ میں رحم اور شفقت کے جذبات تمہارے دامن گیر نہ ہوں''۔

حضور ﷺ کے زمانے کے سینکڑوں واقعات تاریخ کے سینہ اور سیرت مقدسہ کے اوراق میں موجود ہیں جن میں ہر قسم کی سفارشات، تعلقات سے بالا ہو کر اسلام کی روح کے عین مطابق جرائم پر متعلقہ حدود جاری کی گئیں ان واقعات میں ہمیں اسلامی عدل، اسلامی اخلاق اور اسلام کے عجیب و غریب انقلابی تصورات کی وہ شان نظر آتی ہے جسے

Marfat.com

دیکھ کر انسان سوچنے لگ جاتا ہے کہ آدمی اتنا بلند بھی ہوسکتا ہے۔

اسلامی حدود کے نفاذ کے بعد مجرم پاک صاف اور متعلقہ جرائم سے بالکل مبرا ہو جاتا ہے۔ ارشاد ایزدی ہے:۔ ان گناہوں میں سے کسی کی نجاست اگر کسی کو لگ گئی اور دنیا ہی میں اس کی سزا بھی اسے دے دی گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیگی اور اگر اللہ کی حکمت سے کوئی گناہ چھپا رہ گیا تو معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ چاہیے گا تو معاف کر دیگا ورنہ سزا دیگا۔''

حضور ﷺ کے زمانے میں اقامت حدود کے تحت دی جانے والی سزاؤں کے واقعات کسی تبصرہ کے محتاج نہیں ان سے واضح ہے کہ اسلام میں سزا کا تصور کیا ہے اور اسلام کس طرح جرائم کا سد باب کرنے کے ساتھ ساتھ مجرموں کے اندر بلند ترین اخلاقی احساسات پیدا کرتا ہے۔ کس طرح مجرموں کو سزا دینے کے بعد از سر نو سوسائٹی میں ایک معزز فرد کی حیثیت دے دی جاتی ہے جو لوگ اس قانون کو وحشیانہ قانون قرار دے رہے ہیں در حقیقت خود وحشی ہیں۔ تہذیب نفس اور انسانیت فاضلہ کے جس مقام پر اس قانون نے بنی آدم کو پہنچایا اس کی مثال زمانے میں نہیں ملتی۔

اللہ کے مقدس کلام میں ہر جرم کی سزا موجود ہے جس میں سے چند ایک کا تذکرہ قارئین کی معلومات اور قوت ایمانی میں اضافہ کریگا۔

چوری:۔ چوری کا ارتکاب کرنے والے سے مقدمات کی مکمل تحقیق و تجسس کے بعد جرم ثابت ہو جانے پر سارق کا ایک دایاں ہاتھ کاٹ دیئے جانے کا حکم ہے لیکن اگر سارق اپنے اس فعل قبیح کا اعادہ کرے اور اس سے پھر چوری کا جرم سرزد ہو تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹے جانے کا حکم ہے۔ چوری کا اطلاق جس مال پر کیا جا سکتا ہے اس کی کم از کم قیمت دس درم

Marfat.com

ہونی چاہئے اس سے کم قیمت کے مال پر ہاتھ کاٹنے کی سزانہیں دی جاسکتی۔

ترجمہ:۔اور چور خواہ عورت ہو یا مرد دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا، اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ دانا اور بینا ہے پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ کی نظر عنایت اس پر مائل ہوگی۔اللہ بہت درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مدعیان تہذیب اس سزا کو وحشیانہ سزا قرار دیتے ہیں اور جرم وتائث اور عادت کی پختگی کے شواہد کو نظر انداز کر دیتے ہیں روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ چوری ایک ایسا کمینہ جرم ہے کہ چور مرتے دم تک بار بار سزا بھگتنے کے باوجود متنبہ نہیں ہوتا اور نہ صرف یہ کہ سوسائٹی اس کے ہاتھوں نقصان اٹھاتی رہتی ہے بلکہ یہ عادت خود اس کی زندگی کو بھی تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ایسے شواہد موجود ہیں کہ چور اپنی سزا کاٹ کر جیل سے نکلتا ہے تو اس روز پھر چوری کا ارتکاب کر لیتا ہے اور باز نہیں آتا۔اگر کوئی فرد چوری کے جرم میں پہلی بار پکڑا جائے تو یقیناً وہ اس سے پہلے چوری کے جرائم کا ارتکاب کئی بار کر چکا ہوگا۔کئی کئی بار کی سزا اسے جرم سے باز نہیں رکھ سکتی جس سے سوسائٹی اس کے ہاتھوں بار بار نقصان اٹھاتی ہے اور وہ خود بھی بار بار جیل میں جاتا ہے، کیا اس سے ہزار درجہ بہتر نہیں کہ اس کے پہلے جرم پر اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے تاکہ وہ دوبارہ ایسا جرم کرنے پر اہل ہی نہ رہے اس میں سوسائٹی اور خود مجرم کا مفاد مضمر ہے۔

تہمت کی سزا:۔ اسلام نے زنا کی طرح اتہام زنا کی سزا بھی بہت سنگین رکھی ہے جو کوئی ایسے تہمت لگانے اگر آزاد ہے تو اسے 80 کوڑے اور اگر غلام ہے اسے 40 کوڑے لگائے جانے کی سزا مقرر ہے دو گواہوں کی شہادت یا مجرم کے اقبال جرم

Marfat.com

سے سزا نافذ العمل ہو جاتی ہے۔اس تہمت کو اصطلاح شریعت میں قذف کہا گیا ہے اس سزا میں ضرر رسیدہ کی خواستگاری کا بھی دخل ہے جب تک ضرر رسیدہ خواستگار نہ ہو سزا نہیں دی جا سکتی اور جب ضرر رسیدہ خواستگار ہو تو سزا میں کوئی امر مانع نہیں رہتا اور اس کے بعد ضرر رسیدہ کو بھی معاف کر سکنے کا حق باقی نہیں رہتا۔گالی گلوچ اور کسی کی کردار کشی ام الجرائم ہیں کیونکہ انہی سے آگے بڑھ کر بڑے بڑے جرم وقوع پذیر ہوتے ہیں۔اگر زید نے بکر کو زانی کہا اور بکر نے زید کو زانی کہہ لیا تو دونوں نے ایک دوسرے پر تہمت لگائی اور دونوں اس جرم کی سزا کے مستحق ہونگے گالی گلوچ کی سزا 3 کوڑوں سے 49 کوڑوں تک مقرر کی گئی ہے۔

ترجمہ:۔اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو وہ خود ہی فاسق ہیں سوائے ان لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہو جائیں اور اصلاح کر لیں کہ اللہ ضرور ان کے حق میں غفور الرحیم ہے۔(النور آیت 5)

فساد، رہزنی اور ڈکیتی:۔ اسلام نے فساد پھیلانے اور ڈاکہ ڈالنے کو بھی ایک سنگین جرم قرار دیا ہے یہ عمل ایک اسلامی صالح نظام کے خلاف جنگ پر اتر آنے کے مترادف ہے قطع نظر اس کے کہ وہ چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانہ پر وہ اپنے اس عمل سے اللہ اور اللہ کے رسول کے خلاف جنگ کرنے کا مرتکب قرار دیا جائیگا یہی وجہ ہے ڈاکو جس نے کوئی بڑا ڈاکہ ڈالا ہو یا چند روپے چھینے ہوں اس کے ساتھ اسلام میں کوئی رعایت نہیں ہر صورت میں اس کا دایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹ ڈالا جائیگا اور اگر ڈکیتی کے ساتھ اس پر قتل بھی ثابت ہو جائے تو ورثائے مقتول کے معاف کر دینے یا معاوضہ پر

Marfat.com

راضی ہو جانے پر بھی اس کی جان بخشی نہیں ہو سکے گی کیونکہ ہر جرم سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت عمداً ہوتا ہے۔ البتہ اگر ڈاکو ارتکاب جرم سے قبل گرفتار ہو گیا تو اس کی سزا قطع ید کی بجائے قید دوام کی دی جائیگی۔ اگر حکومت کو آئندہ اس کے نیک چلن رہنے کا پورا یقین ہو اور وہ توبہ کرے تو قید سے رہائی پا سکتا ہے۔

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد پھیلائیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیئے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلا وطن کر دیئے جائیں یہ ذلت اور رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ایسے لوگوں کی اس سے بڑی سزا ہوگی۔ (المائدہ آیت 33)

قتل :۔ اسلام نے قتل کی چار اقسام مقرر کی ہیں 1- قتل عمد، 2- قتل شبہ، 3- قتل خطا، 4- قتل بہ سبب، طوالت تحریر کے خدشہ میں ہر ایک قسم کی تعریف کی وضاحت تو ممکن نہیں تاہم یہاں اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ اسلام نے قاتل کی سزا قتل ہی نہیں بلکہ ورثائے مقتول کو پورا اختیار دیا ہے کہ خواہ قاتل کو سزا موت دلا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کر لیں۔ خواہ حسب منشاء معاوضہ لے لیں اور اگر چاہئیں تو معاف کر دیں۔ ظاہر ہے کہ مرنے والا تو مر گیا۔ اب آئندہ جو تکلیف اس سے پہنچنے والی ہے ورثاء کے مقتول ہی اس کی زد میں ہونگے۔ قانون شکنی کے باعث قاتل حکومت کا مجرم ضرور ہے۔ مگر تباہ ہو جانے اور افلاس کے بھنور میں پڑ کر تکلیف اٹھانے والے تو ورثائے مقتول ہی ہوئے اس ۔لئے انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ان کی تکلیف کے ازالہ کی صورت پیدا کی جائے۔

دور حاضر کی تقریباً تمام متمدن حکومتیں اب اس بات پر غور کر رہی ہیں کہ ہمارے

Marfat.com

بنائے ہوئے قانون ''قاتل کو سزائے موت'' میں خامی ہے اور قتل کی سزا صرف قتل ہی نہیں ہونی چاہئے اس سے نہ تو حکومت کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ ہی ورثاء کے نقصان کی تلافی ہوتی ہے، بلکہ ایک کی جگہ دو قتل ہو کر بھی معاملہ وہیں کا وہیں رہتا ہے۔ یہ لوگ آج قرآنی سزاؤں پر غور وفکر کر رہے ہیں اور اسلام کی طرح کوئی ایسی راہ کے متلاشی ہیں کہ قاتل کو صرف قتل کی سزا تک محدود نہ رہنا پڑے۔ اسلام میں قتل صرف پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں کسی کی جان کا اتلاف جائز قرار دیا گیا ہے۔ 1- قتل کے بدلے قتل، 2-فساد پھیلانے والے کو سزا کے طور پر قتل کیا جائے، 3-جہاد کے دوران مزاحمت کے طور پر، 4-زنا لواطت کی سزا کے طور پر قتل، 5-اگر کوئی مرتد ہو جائے تو اس کا قتل۔

قتل کے قصاص میں حد سے گزرنے سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے یعنی جوش انتقام میں قاتل کے علاوہ دوسروں کا ارتکاب قتل کرنا۔ قاتل کو اذیتیں دے دے کر قتل کرنا قتل کرنے کے بعد اس کی لاش پر غصہ نکالنا خون بہا لے چکنے کے بعد پھر قاتل کو قتل کر دینا۔

ترجمہ:۔قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق دیا ہے پس چاہیے کہ وہ حد سے تجاوز نہ کرے اسکی مدد کی جائیگی۔ (بنی اسرائیل آیت 33)

زنا کی سزا:۔ اسلام میں قتل، فساد اور ڈکیتی کے بعد سب سے زیادہ سنگین جرم زنا کو قرار دیا گیا ہے اس کی سزا بھی سخت ہے اس جرم میں سزا کی دو ہی صورتیں ہیں اگر چار اشخاص اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہوں یا زانی چار مختلف مواقع پر جرم کا اقرار کر لے تو شادی شدہ جوڑے کو سنگسار کیا جائے اور کنوارہ ہونے کی صورت میں سو کوڑے لگائے جائیں۔ زنا کا مرتکب غلام ہو تو اسکے لئے پچاس کوڑوں کی سزا ہے۔ شادی شدہ مرد و زن

Marfat.com

اگر زنا کا ارتکاب کریں تو حضور ﷺ نے ان کی سزا رجم یعنی سنگساری رکھی ہے سزا پر عملدرآمد کے وقت تک ان احتیاطی تقاضوں کو پیش نظر رکھنے کی تاکید کی گئی۔ 1۔ شبہ کی حالت میں سزا نہ دی جائے۔ 2۔ غلط فہمی کے باعث ارتکاب ثابت ہو تو سزا نہ دی جائے۔ 3۔ کسی عورت کا نقد معاوضہ لینا ثابت ہو جائے تو یہ سزا نہ دی جائے، 4۔ زانی ایک دفعہ اقرار جرم کے بعد انکاری ہو تو یہ سزا نہ دی جائے۔ 5۔ چونکہ سنگساری کی سزا میں پہلا پتھر گواہ کی طرف سے مارا جانا چاہیے اگر گواہ گریزاں ہو تو یہ سزا نہ دی جائے۔

ترجمہ:۔ زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو، سو کوڑے مارو، اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامنگیر نہ ہو۔ اگر تم اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود ہو۔ (النور آیت 2)

شراب نوشی کی سزا:۔ شراب خواہ کسی چیز سے تیار شدہ ہو حرام ہے، کیونکہ اس میں نشہ ہے اور یہ نشہ انسانی عقل کو ڈھانپ لیتا ہے۔ شراب کے رسیا پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔ اس کے پینے والے پر اس کے پلانے والے پر، اس کے بیچنے والے پر اس کے خریدنے والے پر، اسے کشید کرنے والے پر، اسے ڈھو کر لے جانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے وہ ڈھو کر لے جا رہی ہو اللہ کی لعنت ہے۔

حضور ﷺ کے زمانے میں شراب پینے والے مختلف قسم کے 40 ضربیں لگائی جاتی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں 40 درے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اس کثرت نوشی کے باعث 80 درے سزا مقرر کی گئی اس سزا کو آئمہ کرام بھی شراب نوشی کی حد سمجھتے ہیں۔ قرآن کی رو سے اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ شراب نوشی بہر صورت بند کرائے اور اس کے لئے حسب ضرورت اور

Marfat.com

حسب حال سزا میں کمی بیشی کر لے۔

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ یہ شراب، جواء اور یہ آستانے، یہ پانسے یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔ (المائدہ آیت 90)۔

لواطت کی سزا:۔ کسی مرد کا کسی مرد سے اپنے شہوانی جذبات کو تسکین پہنچانا یعنی بدفعلی کرنا خلاف وضع فطرت ہے اور انتہائی قابل نفرت فعل ہے اس عمل میں فاعل اپنی قوتوں کو پوری خودغرضی کے ساتھ ایسے طریقے پر استعمال کرتا ہے جو اجتماع تمدن و اخلاق کے لئے غیر مفید ہی نہیں بلکہ سخت مضرت رساں بھی ہے وہ اپنے آپ کو نسل اور خاندان کی خدمت کے لئے نااہل بنا دیتا ہے قرآن مقدس میں اس فعل شنیع کے لئے کسی واضح سزا کا اعلان نہیں۔ احادیث مقدسہ میں فاعل اور مفعول دونوں کی سزا وہی فرمائی گئی ہے جو زنا کے مجرم کی سزا ہے اور آئمہ اکابر بھی فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیئے جانے یا سنگسار کر دینے کی حد کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اور لوط کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ پھر یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا ''کہ تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے والے ہو۔ (الاعراف آیت 80، 81)

قرآن اور اسلامی معاشیات:

اس وقت دنیا دو سیاسی نظاموں کے احاطہ میں ہے لیکن یہ دونوں نظام غیر اسلامی اور غیر فطری ہیں اور دونوں ہی افراط و تفریط کا شکار ہیں دونوں کی راہیں ایک دوسرے سے

Marfat.com

متضاد جہتوں کو جاتی ہیں ان میں ایک سرمایہ داری نظام ہے اور دوسرا اشترا کی نظام۔

سرمایہ داری نظام: ۔اس نظام کی بنیاد خود غرضی، مفاد پرستی اور بے قید معیشت پر ہے اور اس کا نصب العین صرف حصول زر ہے اور ارتکاز زر کے لئے اس نظام میں ہر طریقہ کو جائز سمجھا جاتا ہے۔ اس نظام کے تحت سود، جواء، رشوت، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، قمار بازی، پسندیدہ ذرائع تصور کئے جاتے ہیں اور اس طرح سے سمیٹی ہوئی دولت عیاشی اور بدقماشی پر خرچ ہوتی ہے اس نظام کے پیروکار انہی راہوں پر گامزن ہیں انہیں اس سے غرض نہیں کہ حصول زر کے یہ ذرائع جائز ہیں یا ناجائز۔ مناسب ہیں یا نامناسب۔ وہ تو صرف اور صرف جلب زر کو اپنی کامیابی کا معیار قرار دیتے ہیں اس نظام سے ایک ایسا معاشرہ معرض وجود میں آتا ہے جس میں ہمدردی، تعاون، اخوت و مروت، رحم و شفقت نام کو بھی موجود نہیں ہوتی۔

اشترا کیت: ۔ یہ نظام انفرادی ملکیت کی بالکل نفی کرتا ہے۔ حکومت وقت افراد سے ان کی استطاعت کے مطابق کام لیتی ہے اور ان کی خورد و نوش اور بود و باش کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ عوام اس طرز حیات کو بیگار سمجھ کر جسمانی اور ذہنی طور پر پریشان رہتے ہیں ان دونوں غیر فطری اور افراط و تفریط کے شکار نظاموں سے ہٹ کر ایک نظام ایسا بھی ہے جو عین فطری ہے دولت کو صرف جائز ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے اور یہ نظام انفرادی ملکیت پر پورا یقین رکھتا ہے۔ اس میں انسان کے انسانی اور حیوانی پہلوؤں کو پوری طرح پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس میں فرد اور اجتماع میں باہمی تصادم اور چھینا جھپٹی نہیں ملتی۔ مزاحمت و رقابت کی بجائے اخوت و مؤدت، رحمت و رافت، موافقت و معاونت کا جذبہ پایا جاتا ہے اس ذریعے سے آمدنی کے ان تمام ذرائع کی نفی ہو جاتی ہے۔ جو اجتماعی

Marfat.com

مفادات ملی تقاضوں اور قومی امنگوں سے ہم آہنگ نہ ہوں یہ حلال اور حرام کے درمیان ایک واضح حد بندی کرتا ہے اور یہ ہے قرآن کا مکمل ضابطہ حیات۔

عرب کی معیشت:

عرب ایک ایسے لق و دق صحرا پر مشتمل تھا جہاں غذائی اجناس پیدا ہو سکنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہر قسم کی ضروریات زندگی کا کلی فقدان اور بحران تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے باسیوں کے دل میں تجارت کی الفت پیدا کر دی اور وہ مختلف موسموں میں مختلف علاقوں میں کاروبار کے لئے جانے لگے اور پوری دنیا کی اشیاء اس غیر ذی زرع وادی میں لا کر ان سے لطف اندوز ہونے لگے، مکہ کے بازاروں میں اشیائے خوردنی، پھلوں، تازہ سبزیوں کے ڈھیر نظر آتے ان کی معیشت اس تجارتی کاروبار سے مستحکم ہو گئی عرب میں ڈکیتی اور راہزنی پیشہ کے طور پر اپنائی گئی تھی لیکن لوگ اللہ کے گھر کے متولی ہونے کے ناطے سے اہل مکہ کا احترام کرتے اور عرب کا کوئی باشندہ ان کے قافلوں پر دست درازی نہ کرتا، اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے تناظر میں عدل و انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ وہ کفر و شرک کی بجائے اس خدائے واحد و یکتا کی پرستش کرتے۔

عدل وانصاف:۔ فطرت کا تمام تر نظام عدل و انصاف کی بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے اور وہی چیز فطری کہلا سکے گی جو عدل پر قائم ہے انسان کو دائرہ حیات میں اختیارات سے نوازا گیا ہے اسے بھی چاہیے کہ وہ انصاف کو اپنا شعار بنائے کسی سے ناانصافی نہ کرے کسی کا حق نہ کھائے تولے تو ٹھیک ناپے تو درست لین اور دین عدل و انصاف کے تحت کیا جائے انسانی معیشت اور معاشرت دونوں میں عدل و انصاف کی بے حد اہمیت ہے قرآن پاک اس ضمن میں تاکید اً ہدایت فرماتا ہے۔

Marfat.com

ارشاد ربانی ترجمہ:۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو ۔(الرحمٰن آیت 8،9)

قادر مطلق کی شان رحیمی کا اندازہ کریں اسی کے بخشے ہوئے مال میں سے اگر آپ صدقہ کرتے ہیں کسی مسکین مسافر کی امداد کرتے ہیں یا مفاد عامہ پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو اسے وہ اپنے ذمہ قرض قرار دیتا ہے بشرطیکہ وہ خالص نیت کے ساتھ بغیر کسی غرض وغایت کے دیا جائے۔ اللہ اس ضمن میں خرچ کرنے والے سے دو وعدے فرما رہا ہے ایک یہ کہ وہ اس قرض کو کئی گنا بڑھا کر واپس کریگا دوسرا یہ کہ وہ اس پر اپنی طرف سے اجر عظیم علیحدہ بھی عطا فرمائیگا۔

ارشاد ربانی ترجمہ:۔ کون ہے جو اللہ کو قرض دے تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔(الحدید آیت 11)

ترجمہ:۔ مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائیگا اور ان کے لئے بہترین اجر بھی ہے۔(الحدید آیت 18)۔

نماز:۔ نماز مسلمان کا اولین فریضہ ہے قرآن مقدس میں سب سے زیادہ بار ادائیگی نماز کا حکم جاری ہوا اور قیامت کے دن سب سے پہلے اسی کے بارے میں ہی پرسش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مقدس میں ارشاد فرماتا ہے کہ "جب تم جمعہ کی اذان کی آواز سنو تو تجارت کا کاروبار بند کرو اور جلد از جلد اللہ کے ذکر یعنی خطبہ میں شمولیت اختیار کرو اور جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کی زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کی تلاش کرو"

Marfat.com

یعنی اپنے اپنے کاروبار کے ذریعے اپنا رزق کماؤ۔

ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم مانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔(الجمعہ آیت 10،9 من)۔

اکل حلال:۔اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں متعدد مقامات پر رزق حلال کھانے اور اکل حرام سے گریز کرنے کی تاکید فرمائی ہے انسانی جسم کو تمام تر توانائیاں اللہ تعالیٰ خوراک کے ذریعے بہم پہنچاتا ہے اگر خوراک ہی نجس اور ناکارہ ہوگی تو جسم کی تمام طاقتیں ناکارہ ہوکر رہ جائینگی ان کی کثافت کے ناطہ سے شیطان ان پر پوری طرح مسلط ہو جائیگا اور وہ لوگ نیکی کا کوئی بھی کام نہ کر پائینگے اور جہنم کا ایندھن ہوکر رہ جائینگے۔اس لئے اکل حلال نہایت ضروری ہے اور اسلامی معیشت میں اس کا مقام سرفہرست ہے۔

ارشاد ربانی ترجمہ:۔زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(البقرہ آیت 168)

ترجمہ:۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم حقیقت میں اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو تو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں انہیں بے تکلف کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔(البقرہ آیت 172)۔

بخل کی سزا:۔اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں زندگی کے ہر پہلو میں میانہ روی اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے روپیہ پیسہ کے مصرف میں بھی نہ تو اسراف کی اجازت دی ہے

Marfat.com

اور نہ بخیلی کو جائز قرار دیا ہے بخیلی سے گریز اختیار کرنے کی تنبیہ فرماتے ہوئے حکم ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لئے اچھی ہے۔نہیں یہ ان کے حق میں بہت بری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں پر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی لازم قرار دی ہے(العمران آیت 180)

1-اللہ کے بندوں پر حقوق جنہیں حقوق اللہ کا نام دیا جاتا ہے۔

2-بندوں کے بندوں پر حقوق جنہیں حقوق العباد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے خالق کائنات نے بندوں پر بندوں کے حقوق کو زیادہ اہم قرار دیا ہے اور اپنی مقدس کتاب قرآن کریم میں اس کی سخت تاکید فرمائی ہے۔حقوق اللہ کی ادائیگی میں تغافل تو انسان کے توبہ کر لینے سے اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں مگر حقوق العباد کی عدم ادائیگی اس وقت تک معاف نہیں ہوئی جب تک وہ آدمی معاف نہ کر دے جس کی حق تلفی ہوئی ہے اس ضمن قرآن مقدس میں حکم آیا ہے۔(البقرہ 188)

یتیموں کی نگہداشت :۔اپنی مقدس اور متبرک کتاب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یتیموں کی نگہداشت ان کی سرپرستی ان کے مال کے تحفظ کا نہایت تاکیدی انداز میں حکم فرمایا ہے اور یہاں تک حکم دیا ہے کہ یتیم کے مال کے پاس بھی نہ بھٹکو اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔یہ تمام احکامات یتیم بچوں کی معیشت کو سہارا دینے اور ان کی وراثت ان تک اصل صورت میں پہنچانے کے ضامن میں وہ بڑی حکمت والی ذات ہے اس حکم کی عدم موجودگی میں ایک یتیم بچے کو کیا مل سکتا تھا۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ (النساء آیت 10)

اخراجات: ۔خرچ کرنے کے معاملے میں بھی اسلام ہمیں اعتدال کا رویہ اپنانے کی تاکید کرتا ہے قرآنِ پاک میں ارشاد ہے کہ ایک سچا مسلمان نہ تو مختلف تقریبات پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتا ہے اور نہ ہی مکان، لباس اور تزئین و آرائش پر صرف نام و نمود کے لئے بے تحاشہ روپیہ لگاتا ہے اسی طرح جائز اخراجات سے گریز کر کے بخیلی اور کنجوسی کا مرتکب بھی نہیں ہوتا۔

ترجمہ:۔ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخیلی بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔ (الفرقان آیت 67)

باہمی معاونت: ۔باہمی معاونت اور لین دین کے بغیر زندگی کٹھن ہو جاتی ہے اس لئے زندگی کے اس نہایت اہم پہلو پر قرآن پاک نے جامع رہنمائی فرمائی ہے جو ہماری معیشت کا ایک درخشندہ باب ہے۔

ترجمہ:۔ پیمانے ٹھیک بھرو اور کسی کو گھاٹا نہ دو۔ صحیح ترازو سے تولو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ (الشعراء 181 تا 183)

رزاق صرف اللہ ہے: ۔کائنات میں اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات تخلیق کی گئی ہے اور ہر کسی کا رزق مقرر ہے جو کہ عین وقت پر اسے پہنچ رہا ہے یہ اللہ ہی ہے جو انسانوں میں رزق اور دولت کی تقسیم اپنی مرضی سے کر رہا ہے کسی کو شاہ اور کسی کو گدا بنا دینا اس کی عین حکمت اور مصلحت کے مطابق ہے جسے وہ دولت کی فراوانی عطا فرماتا ہے اسلامی معیشت کے ضابطوں کے مطابق اسے حکم دیا گیا ہے کہ اپنے محتاج رشتہ داروں مساکین

Marfat.com

اور مسافروں کو آن کا حق ادا کرے یہ امر خصوصی طور پر توجہ طلب ہے کہ یہاں خیرات یا احسان کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہارے مال میں اُن کا حق ہے ان کا حق انہیں ادا کرو ورنہ تم گناہگار گردانے جاؤ گئے۔

سود اور تجارت:۔ اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام اور تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور اسے ایک معزز پیشہ فرمایا ہے۔ دنیا میں گردش کرنے والی کل دولت کے 9 حصے تجارت اور صرف ایک حصہ باقی پیشوں میں ہے معاشی حیثیت کے تناظر میں تجارت اور سود میں دن رات کا فرق ہے تجارت حلال ہے جبکہ سود حرام ہے۔ تجارت سنت ہے اور سود فسق ہے سود میں 72 گناہ ہیں اور سب سے کم درجہ کا گناہ اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ ایسی صریح حرام چیز کا تجارت سے کیا تعلق۔

ارشاد ایزدی: ترجمہ: اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ لہٰذا جس شخص کو اپنے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سود خواری سے باز آ جائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو اس حکم کے بعد پھر اس حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

قرآن اور نظام سیاست:

اسلام محض دینی عقائد و ہدایات ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں ہر شعبۂ حیات سے متعلق مکمل رہنمائی موجود ہے اسی نسبت سے قرآن مقدس کو ایک مکمل ضابطہ حیات قرار دیا گیا ہے۔

ارشادی ایزدی:۔ 1-خدا کا وعدہ ہے کہ تم میں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے وہ انہیں خلافت و سلطنت عطا کریگا۔ اس طرح جس طرح کہ اس نے پہلے اپنے نیک بندوں کو عطا کی اور جن لوگوں نے دین کو اپنے لئے پسند کیا وہ انہیں مضبوط اور مستحکم

Marfat.com

بنا دیگا اور تمام خطرات کو دور کر کے امن عطا کریگا۔

2- ارشاد ایزدی: ترجمہ پہلے بھی ہم اولاد ابراہیم کو کتاب، علوم وفنون اور ایک عظیم سلطنت عطا کر چکے ہیں۔

3- ترجمہ بے شک ہمارے صالح بندے ہی حکمرانی کرینگے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات مقدسہ کے ذریعے واضح فرما دیا ہے کہ ایمان وعمل کے انعام کے طور پر آخرت میں تو جو پرسکون زندگی نصیب ہوگی وہ ہوگی لیکن دنیوی انعام واکرام کے طور پر بہترین دنیوی نعمت ''سلطنت اور حکومت'' بھی ان کو عطا کی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو حکومت عطا فرمانے کے وعدہ کے ساتھ ساتھ حکومت کرنے کے آداب بھی سکھا دیئے اور سیاسی نظام کے ہر شعبہ کی وضاحت فرما دی جو حکومت کرنے اور ریاستی امور چلانے کے لئے ناگزیر تھے۔

درج ذیل عنوانات کے تحت سیاسی نظام کا ڈھانچہ جس کی نشاندہی قرآن کریم نے فرمائی ہے۔ پیش کیا جاتا ہے۔

حاکمیت اعلیٰ — خلافت — مجلس شوریٰ

آئین — عوام کے اساسی حقوق — ریاست کے عوام پر حقوق۔

حاکمیت اعلیٰ:۔ قرآن نے کہا ہے کہ کائنات کی حاکمیت کا حق صرف اور صرف خدائے قدوس کا ہے اور اس کے ان اختیارات میں کوئی حصہ دار نہیں۔ وہی ہر چیز کا خالق ومالک ہے۔ وہی زمین سے آسمان تک ہر چیز کا انتظام کرتا ہے۔

خلافت:۔ جب کوئی انسان حکومت۔ اللہ کی عطا وبخشش سے حاصل ہونے والی طاقتیں اور اختیارات۔ اللہ ہی کے حکم کے مطابق اس زمین میں استعمال کرے تو ایسی

Marfat.com

حکمرانی کو قرآن نے خلافت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اگر کوئی انسانی حکومت اللہ کے حکم کے تابع نہیں رہتی بلکہ اس سے روگردانی اختیار کر کے خود مختارانہ حکومت کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو یہ خلافت نہیں رہتی بلکہ بغاوت بن جاتی ہے۔

مجلس شوریٰ:۔ قرآن کہتا ہے کہ خلافت کا انتظامی ڈھانچہ مجلس مشاورت کے ذریعے باہمی مشوروں سے چلنا چاہیے۔ ریاست کے جملہ اموراس کی تاسیس و تشکیل سے لے کر اولی الامر کے انتخاب تک تمام مراحل اہل ایمان کے باہمی مشوروں سے طے پانے چاہیں۔ حکمران کا انتخاب عمل میں لاتے وقت مجلس شوریٰ یہ دیکھئے کہ منتخب کیا جانے والا فرد ایماندار، امانتدار، خداترس اور نیکوکار ہو۔ اس کی پرہیزگاری ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہو۔ وہ صاحب علم اور دانا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ کاروبار حکومت چلا سکنے کا فہم رکھتا ہو۔

آئین: قرآن کہتا ہے کہ ایسی ریاست کا آئین اور منشور تیار کرتے وقت درج ذیل امور کا بطور خاص خیال رکھا جائے۔

1- اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کو ہر اطاعت پر مقدم سمجھا جائے۔

2- حکمران اگر خود اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کے تابع ہے تو اس کی اطاعت کو لازم سمجھا جائے۔

3- لوگوں کو یہ حق دیا گیا کہ وہ حکومت سے اپنا حق طلب کر سکیں۔

4- راعی اور رعایا کے مابین باہمی نزاع کی صورت میں حتمی فیصلہ خدا اور خدا کے رسول کے قانون کے مطابق ہو۔

5- دستور میں ایک ایسے ادارہ کی گنجائش موجود ہو جو حکمرانوں کا احتساب کر سکنے کا حق رکھتا ہو۔

6- حکومت جمہوری طرز کی ہو اور تمام امور مشاورت سے طے پائیں۔

Marfat.com

7-باہمی مشاورت سے ایک مقننّہ تشکیل دی جائے اور وہ:

(الف) کوئی ایسا قانون نہ بنائے جو نص قرآن اور نص حدیث سے ٹکرائے۔

(ب) ایسے امور جن کے لئے کوئی قطعی احکام قرآن میں موجود نہیں ان میں اسلام کی اسپرٹ اور اصول عامہ کے مطابق قانون سازی کی جائے کیونکہ یہ شقیں اہل ایمان کی صوابدید پر چھوڑ دی گئی ہیں۔

8-عدلیہ ہر طرح کی مداخلت اور دباؤ سے آزاد ہونی چاہئے تاکہ وہ بے لاگ فیصلہ دے سکے۔

9-اطاعت امیر کو ہر حالت میں روا رکھا جائے خواہ وہ بیٹی بریدہ غلام ہی کیوں نہ ہو۔

عوام کے اساسی حقوق:۔ ایسی ریاست میں عوام کے حقوق متعین کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے کہ حکومت وقت عوام کے درج ذیل حقوق کی نگہداشت کی ذمہ دار ہوگی۔

1-جان کا تحفظ

2-جائیداد کا تحفظ

3-عزت و آبرو کا تحفظ

4-انفرادی اور گھریلو زندگی کا تحفظ

5-اجتماعی زندگی کا تحفظ

6-ضمیر کے تقاضوں کا تحفظ

7-مذہبی میلانات کا تحفظ

8-اس امر کی توثیق کہ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہو

9-اس امر کی توثیق کہ ہر معاملہ میں انصاف کے تقاضے پورے کر کے فیصلہ دیا جائیگا۔

10-اس امر کی توثیق کہ ریاست ہر ضرورت منداور محتاج افراد کی ضروریات زندگی پوری کریگی۔

11-اس امر کی توثیق کہ ریاست عوام میں مساویانہ سلوک روا رکھے گی۔

Marfat.com

عوام پر ریاست کے حقوق:۔ جہاں عوام کی طرف سے ریاست پر حقوق کی ادائیگی لازم ہے وہاں عوام پر ریاست کی طرف سے بھی کچھ حقوق کی ادائیگی لازم قرار دی گئی ہے جو کہ یہ ہیں:۔

1-اولی الامر کی اطاعت

2-قوانین مملکت کا احترام

3-فلاحی کاموں میں بھرپور تعاون

4-دفاعی صورت حال میں قابل قدر ایثار

مندرجہ بالا قرآنی احکامات کے مطابق تشکیل دی جانے والی ریاست کو تائید ایزدی حاصل ہو گئی اور ان کی رعایا خوشحال اور پرامن رہے گی۔

قرآن میں سیاست کے خدوخال:

ترجمہ:۔ امیر ریاست کا دامن کبیرہ گناہوں سے داغدار نہ ہو ایمان، فضل اور احسان کے اوصاف سے متصف ہو اس میں حکومت کی ذمہ داریاں بجالانے کی قوت موجود ہو۔

ترجمہ:۔ اسلام ملوکیت کو جائز نہیں سمجھتا۔

ترجمہ:۔ اسلام میں طاقت کا توازن برقرار رکھا جاتا ہے یعنی جب کوئی ظالم حکمران ظلم وستم پر کمربستہ ہو جاتا ہے تو اس کے جوروستم کے توڑ کے لئے ایک اور قوم پیدا کر دی جاتی ہے جو اس کی ستم رانیوں کو ختم کر دیتی ہے۔

ترجمہ:۔ مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور انہیں اپنے سپیدوسیاہ کا مالک نہ بنایا جائے۔ ان کے مشوروں پر اعتبار نہ کیا جائے البتہ غیر مسلموں سے تجارت کرنا اور عام انسانی فلاح کے کاموں میں ان سے تعاون کرنا، عام میل جول اور ان سے حسن سلوک روا رکھنا ممنوع نہیں۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد اپنانے اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح متحد رہنے کی تاکید فرمائی ہے اور یہ بھی ہدایت کی ہے کہ تمہارا اتحاد سطحی نہ ہو جسے کہ کوئی بھی تند و تیز لہر بہا کر لے جائے بلکہ اسے حقیقی اور پائیدار اور مستحکم بنیاد پر استوار کرنا چاہئے وہ مستحکم بنیاد قرآن پاک ہے۔

ترجمہ:۔ باہمی مشاورت شریعت کے مسلمہ اصولوں میں سے ہے، حکم ہے کہ جو حاکم اہل علم و دین سے مشورہ نہیں کرتا بلکہ خود رائی سے کام لیتا ہے اسے معزول کر دیا جائے۔ ضروری ہے کہ حکام دینی معاملات میں علماء سے جنگی امور میں ماہرین حرب سے، عام فلاح و بہبود کے کاموں میں سرداران قبائل سے اور ملک کی ترقی کے ضمن میں عقلمند وزراء اور تجربہ کار افراد سے مشورہ کریں۔

قرآنی آیات

☆ ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اپنے اعمال کو ضائع مت کرو (سورہ محمد آیت ۳۲)

☆ ترجمہ: سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

☆ ترجمہ:۔ پس تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا اور میری نعمتوں کی شکر گزاری کرو اور میری ناسپاسی نہ کرو (البقرہ آیت ۱۵۲)

Marfat.com

بارہواں باب

1- قرآنی تمثیلات	148
2- قرآنی معجزات	157
3- قرآنی پیش گوئیاں	166
4- قرآنی قصے	171
5- قرآنی دعائیں	182

Marfat.com

قرآنی تمثیلات

1- علم اور جہالت کی مثال:

ترجمہ:۔ کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور کسی طرح ان میں سے نہ نکلتا ہو کافروں کے لئے تو اسی طرح ان کے اعمال خوشنما بنا دیئے گئے ہیں۔ (الانعام آیت 122)

وضاحت:۔ اس آیت مقدسہ میں موت سے مراد جہالت اور زندگی سے مراد فہم و شعور کی حالت ہے جس کے تحت شعور حق حاصل ہو چکا ہو روشنی سے مراد یہاں خود شناسی اور خدا شناسی کی سعادت ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ اگر دو اشخاص ہوں ان کے سامنے روشنی یعنی حق پیش کیا جائے ایک تو اسے اختیار کر لے اور اسے حق ناحق، نیکی بدی اور راستی ناراستی کا شعور حاصل ہو جائے اور دوسرا اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دے اور اپنے تاریک راستوں پر ہی چلنے کو ترجیح دے اور گناہ آلود زندگی کو اپنے لئے کافی سمجھے تو یہ دونوں آپس میں کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

2- منافقین کے دو گروہوں کی تمثیل:

ترجمہ:۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شخص نے آگ روشن کی اور جب اس نے سارے ماحول کو روشن کر دیا تو اس کا نور بصیرت سلب کر لیا گیا اور انہیں اس حال میں چھوڑ دیا گیا کہ تاریکیوں میں انہیں کچھ نظر نہیں آتا یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اور اندھے ہیں یہ اب نہ پلٹیں گے یا پھر ان کی مثال یوں سمجھو کہ آسمان سے زور کی بارش ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ اندھیری فضا کڑک اور چمک بھی ہے یہ بجلی کے کڑکے سن کر اپنی جانوں

Marfat.com

کے خوف سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں اور اللہ ان منکرین کو ہر طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ چمک سے ان کی حالت یوں ہے کہ گویا عنقریب بجلی انہیں اچک کر لے جائیگی جب ذرا کچھ روشنی انہیں محسوس ہوتی ہے تو کچھ دور اس میں چلتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بالکل ہی سلب کر لیتا۔ یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البقرہ آیت 17 تا 20)

وضاحت:۔ منافقین کے دو گروہوں کی صورت حال بتائی جا رہی ہے تمثیل میں استعارہ کے طور پر استعمال ہونے والے بعض الفاظ تشریح طلب ہیں۔ آگ روشن کرنا کے معنی ہیں حق پیش کرنا، نور بصارت سلب کر لیا سے مراد حق کی پہچان سے معذور کر دیا، بہرے سے مراد حق سننے سے بہرے، گونگے سے مراد حق بیان کرنے سے معذور اور اندھے سے مراد حق بینی سے بیزار...... یہ مثال ان منافقین کی ہے جو دل سے تو اسلام کے دشمن تھے مگر کسی غرض اور مصلحت سے ایمان لے آئے تھے اور دوسری مثال میں ان منافقین کی عکاسی کی گئی ہے جو شک، تذبذب اور ضعفِ ایمان میں مبتلا تھے۔ اس مثال میں بارش سے مراد اسلام ہے جو انسانیت کے لئے رحمت بن کر آیا۔ اندھیری گھٹا کڑک اور چمک سے مراد مشکلات و مصائب کا ایک ہجوم۔ آیت مبارکہ کے آخر میں کفر کی اس ذہنیت کا اظہار فرمایا ہے کہ اگر راستہ آسان اور سہل ہو تو یہ ساتھ چل پڑتے ہیں اور اگر مشکلات کے بادل چھانے لگتے ہیں تو ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں۔

3-ہدایت سے بے نیاز لوگوں کی مثال جانوروں کی سی ہے:

ترجمہ:۔ یہ لوگ جنہوں نے خدا کے بتائے ہوئے طریقے پر چلنے سے انکار کر دیا ہے، ان کی حالت بالکل ایسی ہے جیسے چرواہا جانوروں کو پکارتا ہے اور وہ ہانک پکار کی صدا کے

Marfat.com

بغیر کچھ نہیں سنتے یہ بہرے گونگے ہیں۔ اندھے ہیں اس لئے کوئی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ (البقرہ آیت 171)

وضاحت :۔ اس تمثیل میں بتایا گیا ہے کہ کفار کی مثال ان جانوروں کی سی ہے جو چرواہے کی ہانک کی آواز کو سنتے ہیں مگر سمجھتے کچھ نہیں۔ اس کا دوسرا پہلو کفار کو جانوروں کی مثال قرار دینے کا یہ ہے کہ جب انہیں حق کی بات بتائی جاتی ہے تو یہ صرف آواز ہی سنتے ہیں اس بات سے کوئی اثر نہیں لیتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ کہنے والا انہیں کیا کہہ رہا ہے۔

4-انفاق فی سبیل اللہ میں خیر و برکت کی مثال :

ترجمہ :۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے فراوانی عطا فرماتا ہے وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔ (البقرہ آیت 261)

وضاحت :۔ تمثیل ہذا میں الفاظ تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ہیں لیکن فی الحقیقت اس تمثیل کے ذریعے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی جارہی ہے اور بتایا جارہا ہے کہ اس ذات اقدس کے ہی دیے ہوئے مال میں سے اسی کی راہ میں خرچ کرنے والے کو ایک درہم کے بدلے میں 700 درہم عطا ہوتے ہیں۔

5-ریاکارانہ انفاق کی مثال :

ترجمہ :۔ جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے وہ فی الحقیقت نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ یوم آخرت پر اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک چٹان ہو جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہو اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں اس سے کچھ

Marfat.com

بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں۔ (البقرہ آیت 264)

وضاحت :۔ یہ منافق اور ریا کار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے یہ تمام مٹی ڈھل جاتی ہے اور پتھر پھر چٹیل کا چٹیل رہ جاتا ہے۔ اسی طرح منافق کے اعمال خیر کی حالت ہے بظاہر دیکھنے میں تو بہت دکھائی دیتے ہیں لیکن قیامت کے روز وہ اس طرح ناپید ہو جائینگے جس طرح چٹان پر سے مٹی ناپید ہوئی تھی۔

6-حبطِ اعمال کی مثال:

ترجمہ:۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ایک ہرا بھرا باغ ہو نہروں سے سیراب کھجوروں اور انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا ہو اور وہ عین اس وقت ایک بگولے کی زد میں آ کر جھلس جائے جبکہ وہ خود بوڑھا ہو اور اس کے کمسن بچے بھی ابھی کسی لائق نہ ہوں اس طرح اللہ اپنی باتیں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے شاید کہ تم غور و فکر کرو۔ (البقرہ آیت 266)

وضاحت :۔ اللہ تعالیٰ نے اس مثال میں ایک ایسے انسان کی تصویر کشی کی ہے جس نے زندگی بھر جو اعمال کئے وہ پسندیدہ اور معتدل نہ تھے اور وہ جب اللہ کے حضور پیش ہوگا اور اس کے علم میں آئیگا کہ وہ اعمال جن کی آج تمہیں اشد ضرورت تھی مسترد کر دیئے گئے ہیں تو اس پر وہی کیفیت گزرے گی جو صورت اس تمثیل میں بیان کی گئی ہے۔

7-نبوت کو باران رحمت قرار دینا:

ترجمہ:۔ اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری لئے ہوئے بھیجتا ہے پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہیں تو انہیں زمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں مینہ برسا کر اسی مری ہوئی زمین سے طرح طرح کے پھل نکال

Marfat.com

لاتا ہے دیکھو اس طرح ہم مردہ کو حالت موت سے نکالتے ہیں۔ (الاعراف آیت 157)۔

وضاحت:۔ اس تمثیل میں رسولؐ خدا کی آمد اور تعلیم و ہدایت کو بارانی ہواؤں کے چلنے اور باران رحمت کے برسنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جہالت کی دلدل میں پھنسی ہوئی انسانیت کو مردہ زمین سے مثال دیکر، نبی کی تعلیمات و تربیت اور رہنمائی سے اس کے سینے میں بھلائی اور نیکی کے خزانے ابل پڑنے کو زمین سے طرح طرح کے پھل نکالنے سے تمثیل دیا گیا ہے اور واضح کیا گیا کہ جس طرح زمین کو یہ ساری برکتیں پانی سے میسر آتی ہیں اسی طرح انسانیت کو نبوت کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی سے ہی نفع پہنچتا ہے۔ جس طرح صرف زرخیز زمین ہی پھل دیتی ہے بالکل اسی طرح صالح فطرت ہی انبیاء کرام کی تعلیم و تربیت سے متاثر ہوتی اور فائدہ اٹھاتی ہے اور خبیث فطرت لوگ بنجر زمین کی طرح ہیں جو بارش ہونے پر بھی جھاڑ جھنکاڑ ہی کو اگاتی ہے یہ لوگ تعلیمات نبوت سے مستفید نہیں ہوتے اور سعادتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

8-رضائے ایزدی سے ۔بے نیاز افراد کے اعمال:

ترجمہ: تمہارا کیا خیال ہے کہ بہتر انسان وہ ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اس کی رضا کی طلب پر رکھی ہو یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک وادی کی کھوکھلے کنگر پر اٹھائی اور وہ اسے لیکر سیدھی جہنم کی آگ میں جا گری ایسے ظالم لوگوں کو اللہ کبھی سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔ (التوبہ آیت 104)

وضاحت:۔ اس تمثیل میں رضائے ایزدی سے بے نیاز ہو کر اپنی مرضی سے دنیاوی اعمال کرنے کو ایک کھوکھلے کنگر پر عمارت کی بنیاد رکھنے کی مثال دی گئی ہے جو کسی بھی طرح پائیدار اور دیرپا نہیں ہوتی اور اللہ کی مرضی کے مطابق اعمال کرنے کو ایک ایسی

Marfat.com

عمارت سے تعبیر کیا گیا ہے جس کی بنیاد ایک ٹھوس اور مضبوط چٹان پر رکھی گئی ہو اور جس کے گرنے کا کسی وقت بھی کوئی خدشہ نہ رہے۔

9- کافروں کے اعمال بے کار جائینگے:

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو وہ اپنے کیئے کا کچھ بھی پھل نہ پاسکیں گے۔(ابراہیم آیت 18)

وضاحت:۔ اس تمثیل میں کفار کے دنیاوی اعمال کو راکھ کے ڈھیر سے تشبیہ دی گئی ہے قیامت کے دن کے لئے طوفان کی تمثیل استعمال ہوئی ہے۔یعنی جس طرح طوفان مدتوں سے جمع ہونے والی راکھ کے ڈھیر کو ایک دن میں اس طرح اڑا دیتا ہے کہ اس کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہ جاتا اسی طرح قیامت کا دن کفار کے اعمال خبیثہ کو اس طرح ختم کر دیگا کہ ان کے پاس ایک عمل بھی ایسا نہ رہیگا کہ اسے خدا کی میزان میں رکھ کر کچھ وزن پاسکے۔

10- کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی تمثیل:

ترجمہ:۔ تم دیکھتے نہیں جو کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت ہو جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہو اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہوں اور ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے پھل دے رہا ہو۔

(ابراہیم آیت 26،25)

اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایک بدذات درخت کی سی ہے جو زمین کی سطح سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے۔ یہاں کلمہ طیبہ سے مراد حق پرستی اور کلمہ خبیثہ کی تمثیل باطل عقائد کے لئے استعمال ہوئی ہے۔

Marfat.com

11-حیات بعد از ممات کی تمثیل:

ترجمہ:۔ اور کہا ان لوگوں نے یہ منظر کبھی نہیں دیکھا کہ ہم ایک بے آب و گیاہ (بنجر ویران اور مردہ) زمین کی طرف پانی بہا لاتے ہیں اور پھر اسی زمین سے وہ فصل اگاتے ہیں جس سے ان کے جانوروں کو بھی چارہ ملتا ہے اور یہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا انہیں کچھ نہیں سوجھتا۔

وضاحت:۔ اس میں مردہ زمین کو زندہ کر دینے کی تمثیل جہاں حیات بعد از ممات کی نشاندہی کرتی ہے وہاں ایک نہایت لطیف سا نکتہ بھی اس تمثیل میں موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کو یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ اسلام آج آپ کو غیر موثر اور دعوت اسلام ایک نہ چلنے والی چیز نظر آتی ہے لیکن خدا کی قدرت کا ایک ہی کرشمہ اس کو وہ ترقی دیگا کہ دیکھنے والے دنگ رہ جائینگے جس طرح مردہ زمین کی شادابی لوگوں کو حیران کر دیتی ہے۔

12-وقوع آخرت کی تمثیل:

ترجمہ:۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کو پیدا کرنے کی بہ نسبت یقیناً بڑا کام ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ اندھا اور بینا یکساں ہو جائے اور ایماندار اور بدکار برابر ٹھہریں مگر تم لوگ کم ہی کچھ سوچتے ہو یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے اس کے آنے میں کوئی شک نہیں مگر اکثر لوگ نہیں مانتے (المومن آیت 57،59)

وضاحت:۔ اس تمثیل میں وجوب آخرت کی دلیل ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ جس خالق مطلق نے زمین و آسمان پیدا فرمائے اس کے لئے انسان کو دوبارہ پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ دوسری آیت میں ایک بہت ہی حسین نکتہ بیان فرمایا گیا کہ جس طرح بینا اور نابینا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح نیکو کار اور بدکار ایک جیسے نہیں ہیں۔ عقل و انصاف کا

Marfat.com

فیصلہ یہ ہے کہ قیامت کا وقوع ضرور ہونا چاہئے تا کہ زندگی بھر اپنے اوپر اخلاقی پابندیوں کو لاگو رکھنے والے لوگ اپنے نیک اعمال کے بدلے میں انعامات سے سرفراز ہوں اور بدکار لوگوں کو اپنی بداعمالیوں کی سزا جہنم کی صورت میں ملے۔

13- ہٹ دھرم کفار کی تمثیل:

ترجمہ:۔ان میں سے اکثر لوگ فیصلہ عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں اس لئے وہ ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جن سے وہ ٹھوڑیوں تک جکڑے گئے ہیں اس لئے وہ سر اٹھائے کھڑے ہیں ہم نے ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے انہیں اب کچھ نہیں سوجھتا (یٰسین آیت 6 تا 9)

وضاحت:۔ایک دیوار آگے اور ایک دیوار پیچھے کی تمثیل یوں ہے کہ یہ لوگ نہ ماضی سے سبق لیتے ہیں اور نہ مستقبل کے نتائج پر غور کرتے ہیں اور یہ ان کے غرور و تکبر کا فطری نتیجہ ہے۔ان کے تعصّبات نے انہیں ہر طرف سے ڈھانک لیا ہے اور ان کی غلط فہمیوں نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے اور پردے ڈال دیئے ہیں کہ انہیں کھلے کھلے حقائق بھی نظر نہیں آتے۔

14- مشرک اور موحد کی تمثیل:

ترجمہ:۔ایک شخص تو وہ ہے جس کی ملکیت میں بہت سے کج خُلق آقا شریک ہیں جو اسے اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں اور دوسرا شخص پورا کا پورا ایک ہی آقا کا غلام ہے کیا ان دونوں کا حاصل یکساں ہو سکتا ہوں؟ (الزمر آیت 29)

وضاحت:۔اس مثال میں مشرک اور موحد کا فرق واضح کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ جس شخص کے بہت سے مالک یا آقا ہوں اور ہر ایک آقا اس کو اپنی طرف کھینچے۔اس کی

Marfat.com

زندگی لامحالہ انتہائی اجیرن ہوگی اور وہ ہر وقت پریشان رہے گا۔ ایک دوسرا شخص ہے جو صرف ایک آقا کا غلام ہے اور اس کی خدمت پوری دلجمعی اور اطمینان قلب سے کر رہا ہے اب ان دونوں غلاموں کے فرق کا اندازہ کرلو۔ بالکل اسی طرح بہت سے خداؤں کے پجاری اور ایک وحدہٗ لاشریک کے پجاری میں فرق ہے۔

15- آخرت اور دنیا کے لئے کام کرنے کی تمثیل:

ترجمہ:۔ جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دنیا ہی میں دے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں (الشوریٰ آیت 20)

وضاحت:۔ اس تمثیل میں کھیتی سے مراد محنت کا بدلہ ہے۔ عاقبت کی طلب میں محنت کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیاں دور کر دیتا ہے اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس حاضر ہوتی ہے اس سے وہ اپنا حصہ حاصل کرتا ہے جو قدرت کاملہ نے اسکا مقدر کیا ہو اور عاقبت میں جس کے لئے اس نے سب کچھ کہا اس کو اپنی محنت کا دس گنا عطا ہوگا اور جس بدنصیب نے صرف دنیا کے حصول کے لئے محنت کی اسے دنیا میں بھی اپنا ہی حصہ ملے گا اور آخرت میں اس کے لئے کچھ نہیں۔

16- مومن اور کافر کے حال اور مستقبل کی تمثیل:

ترجمہ:۔ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہے نہ تاریکیاں اور روشنی یکساں ہیں نہ ٹھنڈی چھاؤں اور دھوپ کی تپش ایک جیسی ہے اور نہ زندہ لوگ اور مردے مساوی ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنوارتا ہے۔ (فاطر آیت 18 تا 22)

وضاحت:۔ اس تمثیل میں اندھا سے مراد کافر اور آنکھوں والا سے مراد مومن ہے تاریکیوں سے مراد باطل اور نور سے مقصود حق ہے اسی طرح سایہ کی تشبیہ ثواب ہے اور تپش

Marfat.com

سے دوزخ کی گرمی، زندہ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دل میں یادِ خدا ہے اور آنکھیں نورِ حق کو دیکھ سکتی ہیں، کان آوازِ حق کو سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور مردہ سے مراد وہ دل ہیں جن میں یادِ خدا نام کو نہیں اور تمام تر ظاہری اور باطنی قوتیں مفلوج اور بیکار ہو چکی ہیں۔

17- غیبت کی تمثیل:

ترجمہ:۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو اللہ سے ڈرو اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے (الحجرات آیت 12)

وضاحت:۔ قرآن کریم نے غیبت کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کی مثل قرار دیا ہے۔ یہ ایک ایسی تشبیہ ہے جسے سن کر ہر سلیم الطبع انسان کو غیبت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ کوئی بھی انسان مردار کھانے کا روادار نہیں ہو سکتا اور پھر مردار بھی جانور کا نہیں انسان کا اور پھر عام انسان کا نہیں اپنے بھائی کا۔

قرآنی معجزات

معجزات کی تعریف:

نبوت اور معجزہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے جب بھی کوئی نبی مبعوث ہوا اور اس نے قوم کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا اور قوم کو اس وحدہٗ لاشریک خالق کونین کی پرستش کی تبلیغ کی تو قوم نے سب سے پہلے اس سے اپنی نبوت کا ثبوت طلب کیا، اسی موقع کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک یا اس سے زیادہ معجزات عطا فرما رکھے تھے جو کہ انبیاء نے ان کے سامنے پیش کئے۔

معجزہ کی تعریف یوں کی گئی ہے:

جب کسی نبی کے ہاتھوں سے کوئی ایسا واقعہ ظہور پذیر ہو جو عادت کے خلاف ہو اور

Marfat.com

عامِ روش سے ہٹا ہوا ہو اور جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی کی صداقت ثابت کرنے سے صادر فرمایا ہے اسے قرآنی اصطلاح میں ''آیت'' اور عام اسلامی اصطلاح میں معجزہ کہا جاتا ہے۔

انبیائے کرام کو معجزات عطا فرمانے میں بہت بڑی مصلحت یہ ہے کہ نبی پوری خود اعتمادی سے قوم کو تبلیغ کر سکے۔ اسے اطمینان ہوگا کہ کفار کے سوالات کے جوابات کے لئے معجزہ کی صورت میں اسکے پاس ہتھیار موجود ہے۔

معجزہ اور جادو میں فرق:

معجزات خدائی نشان ہیں اور ان کے دیکھنے سے ناظرین کو طمانیت قلب حاصل ہوتی ہے اور دلوں میں ایک حقیقی انقلاب رونما ہوتا ہے، جبکہ جادو محض نظر اور نفس کو متاثر کر کے اشیاء میں ایک خاص طرح کا تغیر محسوس کراتا ہے۔

مفکرین کی رائے:۔ مغربی فلاسفہ میں سے ہیوم (HUME) نے معجزات پر بحث کی ہے اور معجزات کو تسلیم نہیں کیا۔

استاد احمد امین مصری نے انتہائی معقول دلائل دیکر ہیوم کے اس نظریہ کو مسترد کیا ہے اور معجزہ کی صداقت پر ایک مدلل بحث کی ہے۔

سر سید احمد خان صاحب نے بھی اپنے مقالہ میں معجزہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ معجزہ اس وقت تک معجزہ نہیں ہو سکتا جب تک وہ قوانین قدرت کے خلاف نہ ہو اور چونکہ قانون قدرت میں تغیر ممکن نہیں اس لئے معجزہ کا وقوع بھی غیر ممکن ہے۔

قرآنی معجزات

1-حیات بعد از ممات:

ترجمہ:۔ اور وہ واقعہ پیش نظر رہے جب ابراہیم ؑ نے کہا تھا کہ ''میرے مالک! مجھے

Marfat.com

دکھادے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے" فرمایا کیا تو ایمان نہیں رکھتا۔عرض کیا ایمان تو رکھتا ہوں مگر دل کا اطمینان درکار ہے۔فرمایا" اچھا تو چار پرندے لے اوران کو اپنے سے مانوس کرلے، پھران کا ایک ایک جزو ایک ایک پہاڑ پر رکھ دے پھران کو پکار وہ تیرے پاس دوڑے چلے آئینگے۔خوب جان لے کہ اللہ نہایت بااقتدار اور حکیم ہے (البقرہ آیت 260)

ترجمہ:۔اس شخص کو دیکھو جس کا گزر ایک بستی پر ہوا، جو اپنی چھتوں پر اوندھی گری پڑی تھی اس نے کہا" یہ آبادی جو ہلاک ہو چکی ہے، یا اللہ کس طرح دوبارہ زندگی بخشے گا۔" اس پر اللہ نے اسکی روح قبض کر لی اور وہ سو سال تک مردہ پڑا رہا پھر اللہ نے اسے دوبارہ زندگی بخشی اوراس سے پوچھا" بتاؤ کتنی مدت پڑے رہے ہو" اس نے کہا" ایک دن یا چند گھنٹے رہا ہونگا" فرمایا" تم پر سو برس اسی حالت میں گزر چکے ہیں اب ذرا اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو کہ اس میں ذرا بھر تغیر نہیں آیا ہے۔دوسری طرف ذرا اپنے گدھے کو بھی دیکھو کہ اس کا پنجر تک بوسیدہ ہو رہا ہے اور یہ ہم نے اس لئے کیا ہے کہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دینا چاہتے ہیں پھر دیکھو کہ ہڈیوں کے اس پنجر کو ہم کس طرح اٹھا کر گوشت پوست اس پر چڑھاتے ہیں" اس طرح جب حقیقت اس کے سامنے نمایاں ہوگئی تو اس نے کہا" میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (البقرہ آیت 259)

2-اللہ ہر چیز پر قادر ہے (حضرت مریم کو بے موسم کے پھل ملنا اور حضرت زکریا کے ہاں بڑھاپے میں حضرت یحییٰ کی ولادت):

ترجمہ:۔زکریا جب کبھی اس (حضرت مریم) کے پاس جاتا تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کا سامان پاتا، پوچھتا" مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آتا ہے۔" وہ جواب دیتی"

Marfat.com

اللہ کے پاس سے آیا ہے اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے'' یہ حال دیکھ کر حضرت زکریا نے اپنے رب کو پکارا ''پروردگار! اپنی قدرت سے مجھے نیک اولاد عطا کر تو ہی دعا سننے والا ہے'' جواب میں فرشتوں نے آواز دی جبکہ وہ محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ ''اللہ تجھے یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے ایک فرمان کی تصدیق کرنے والا بن کر آئیگا۔ اس میں سرداری اور بزرگی کی شان ہوگی کمال درجے کا ضابطہ ہوگا۔ نبوت سے سرفراز ہوگا اور صالحین میں شمار کیا جائیگا''۔

3- حضرت عیسیٰؑ کی بے باپ کے پیدائش:

ترجمہ:۔ اور جب فرشتوں نے کہا ''اے مریم اللہ تجھے اپنے ایک فرمان کی خوش خبری دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائیگا۔ لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی وہ ایک مرد صالح ہوگا'' یہ سن کر مریم بولی ''پروردگار میرے ہاں بچہ کہاں سے ہوگا'' مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ تک نہیں لگایا'' جواب ملا ''ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔ (البقرہ آیت 44 تا 47)۔

4- خصوصی معجزات حضرت عیسیٰؑ

ترجمہ:۔ اور جب بحیثیت رسول بنی اسرائیل کے پاس آیا تو اس نے کہا ''میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کا ایک مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جائیگا۔ میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مردے کو زندہ کرتا ہوں میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کرکے

Marfat.com

رکھتے ہو اس میں تمہارے لئے کافی نشان ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو (آل عمران آیت 49)

ترجمہ:۔ اس پر عیسیٰ ابن مریمِ نے دعا کی ''خدایا ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل کر جو ہمارے لئے اور ہمارے اگلے پچھلوں کے لئے خوشی کا موقع قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو ہم کو رزق دے تو بہترین رازق ہے'' اللہ نے جواب دیا ''میں اس کو تم پر نازل کرنے والا ہوں، مگر اس کے بعد تم میں سے جس نے کفر کیا، اسے میں ایسی سزا دونگا جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہوگئی۔'' (المائدہ 114، 115)

5- حضرت صالحؑ کی اونٹنی:

ترجمہ:۔ انہوں نے جواب دیا ''تو محض ایک سحر زدہ آدمی ہے تو ہم جیسے ایک انسان کے سوا اور کیا ہے لا کوئی نشانی اگر تو سچا ہے'' صالح نے کہا ''یہ اونٹنی ہے ایک دن اس کے پینے کا ہے اور ایک دن تم سب کے پانی لینے کا اس کو ہرگز نہ چھیڑنا ورنہ ایک بڑے دن کا عذاب تم کو آلے گا مگر انہوں نے اسکی کوچیں کاٹ دیں اور آخر کار پچھتاتے رہ گئے اور عذاب نے انہیں آلیا۔ (الشعراء آیت 154 تا 157)

6- حضرت ابراہیم کے ہاں بڑھاپے میں اولاد

ترجمہ:۔ پھر ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوش خبری دی وہ بولی ''ہائے میری کم بختی! کیا اب میرے ہاں اولاد ہوگی جبکہ میں بڑھیا پھونس ہوگئی اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہو چکے یہ تو بڑی عجیب بات ہے'' فرشتوں نے کہا ''اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟ ابراہیم کے گھر والو تم لوگوں پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں اور یقیناً اللہ نہایت قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔ (صعود آیت 71 تا 73)

Marfat.com

7- حضرت یوسفؑ کا معجزہ:

جاؤ میری یہ قمیض لے جاؤ اور میرے والد کے منہ پر ڈال دو۔ ان کی بینائی پلٹ آئے گی اور اپنے سب اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ جب یہ قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے باپ نے (کنعان میں) کہا ''میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں تم لوگ کہیں یہ نہ کہنے لگو کہ میں بڑھاپے میں سٹھیا گیا ہوں'' گھر کے لوگ بولے ''خدا کی قسم آپ ابھی تک اپنے اس پرانے خبط میں پڑے ہوئے ہیں'' پھر جب خوش خبری لانے والا آیا تو اس نے یوسف کی قمیض یعقوب کے منہ پر ڈال دی اور یکا یک اس کی بینائی لوٹ آئی تب اس نے کہا ''میں تم سے نہیں کہتا تھا میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (یوسف آیت 92 تا 96)

8- حضرت موسیٰؑ کے معجزات:

ترجمہ:۔ فرعون نے کہا ''اگر تو کوئی نشانی لایا ہے اور اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اسے پیش کر'' موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا اور یکا یک وہ جیتا جاگتا اژدھا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور سب دیکھنے والوں کے سامنے وہ چمک رہا تھا'' (الاعراف 106 تا 108)

ترجمہ:۔ پھر انہوں (جادوگروں) نے موسیٰ سے کہا ''تم پھینکتے ہو یا ہم پھینکیں'' موسیٰ نے جواب دیا'' تم ہی پھینکو'' انہوں نے جو اپنے انچھر پھینکے تو نگاہوں کو مسحور اور دلوں کو خوف زدہ کر دیا اور بڑا ہی زبردست جادو بنا کر لائے۔

ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ انہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ثابت ہو گیا۔ (الاعراف آیت 115 تا 118)

Marfat.com

ترجمہ:۔انہوں نے موسیٰؑ سے کہا کہ "تو ہمیں مسحور کرنے کے لئے خواہ کوئی نشانی لے آئے ہم تو تیری کوئی بات ماننے والے نہیں" آخر کار ہم نے ان پر طوفان بھیجا۔ٹڈی دل چھوڑے، سرسریاں پھیلائیں، مینڈک نکالے اور خون برسایا یہ سب نشانیاں الگ الگ کرکے دکھائیں مگر وہ سرکشی کرتے چلے گئے اور بڑے ہی مجرم لوگ تھے۔(الاعراف آیت 132،133)

ترجمہ:۔ہم نے اس قوم کو بارہ گھرانوں میں تقسیم کرکے انہیں مستقل گروہوں کی شکل دے دی تھی اور جب موسیٰؑ سے اس کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے اس کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو چنانچہ اس چٹان سے یکایک بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنے پانی لینے کی جگہ مقرر کر لی۔ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ان پر من وسلویٰ اتارا۔(اور کہا) کھاؤ وہ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو بخشی ہیں مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا تو ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے۔(الاعراف 159، 160)

ترجمہ:۔موسیٰ نے کہا "ہرگز نہیں۔میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ضرور میری رہنمائی فرمائیگا۔" ہم نے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ "مار اپنا عصا سمندر پر" یکایک سمندر پھٹ گیا اور اس کا ہر ٹکڑا ایک عظیم الشان پہاڑ کی طرح ہو گیا۔اس جگہ ہم دوسرے گروہ کو بھی قریب لے آئے۔موسیٰ اور ان سب لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے ہم نے بچا لیا اور دوسروں کو غرق کر دیا۔

9۔حضرت ابراہیمؑ کا معجزہ:

ترجمہ:۔انہوں نے (کفار نے) کہا جلا ڈالو اس کو اگر تم اپنے خداؤں کی امداد کرنا چاہتے ہو۔الشعراء آیت 62 تا 66)

Marfat.com

ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر وہ چاہتے تھے کہ ابراہیم کے ساتھ برائی کریں مگر ہم نے ان کو بری طرح ناکام بنا دیا۔ (الانبیاء آیت 68 تا 70)۔

10- حضرت سلیمانؑ کے معجزات:

ترجمہ:۔ داؤد کا وارث سلیمان ہوا اور اس نے کہا "لوگو ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر طرح کی چیزیں دی گئی ہیں بے شک یہ اللہ کا نمایاں فضل ہے"۔ (النحل آیت 15،16)

11- حضرت ایوبؑ کا معجزہ:

ترجمہ:۔ اور ایوبؑ کو بھی علم و حکمت عطا کی گئی تھی یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ "مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے ہم نے اس کی دعا قبول کی اور جو تکلیف اسے تھی اسے دور کر دیا اور صرف اس کے اہل و عیال ہی اسے واپس نہیں دیئے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیے اپنی خاص رحمت کے طور پر اور اس لئے کہ یہ ایک سبق ہو عبادت گزاروں کے لئے۔ (الانبیاء آیت 83 تا 85)

ترجمہ:۔ ہم نے اسے (ایوبؑ کو) حکم دیا کہ اپنا پاؤں زمین پر مار یہ ہے ٹھنڈا پانی نہانے کے لئے اور پینے کے لئے۔ (ص آیت 42)

وضاحت:۔ حضرت ایوب کسی جلدی بیماری میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے جب انہیں شفا دینا چاہی تو حکم دیا کہ اپنا پاؤں زمین پر مار آپ نے ایسا کیا تو ایک چشمہ نکل آیا آپ نے اس پانی سے غسل کیا اور وہ پانی پیا تو اللہ نے انہیں شفا عطا فرما دی۔

12- حضرت یونسؑ کا معجزہ:

ترجمہ:۔ اور مچھلی والے (حضرت یونس) کو بھی ہم نے نوازا۔ یاد کرو جب وہ بگڑ کر چلا

Marfat.com

گیا تھا اور سمجھا تھا کہ ہم اس پر گرفت نہیں کرینگے آخر کو اس نے تاریکیوں میں سے پکارا "نہیں ہے کوئی خدا مگر تو۔ پاک ہے تیری ذات بے شک میں نے قصور کیا" تب ہم نے اس کی دعا قبول کی اور غم سے اس کو نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچالیا کرتے ہیں۔ (الانبیاء آیت 87،88)

وضاحت:۔ حضرت یونس اپنی قوم سے بگڑ کر چلے گئے تھے پیشتر اس کے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ملتا۔ انہوں نے خیال کیا کہ ان کی قوم پر تو اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب آنے والا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھی عذاب میں گھر جاؤں پھر اللہ کے حکم سے انہیں ایک مچھلی نے نگل لیا اب مچھلی کے پیٹ کے اندر سے جو تاریک تھا انھوں نے دعا کی اور اللہ نے اسے قبول فرما کر انہیں مچھلی کے پیٹ سے باہر نکال دیا۔

حضور ﷺ کے معجزات:

حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کی ایک ایک ادا معجزاتی تاثیر کی حامل ہے۔ عملی زندگی میں ہزاروں ایسے واقعات ہیں جن میں معمولات اور عادات کے برعکس آپ نے اللہ کے حکم سے انعامات فرمائے بس اسی کا نام معجزہ ہے اگر ان واقعات کو احاطہ تحریر میں لایا جائے تو ایک ضخیم کتاب میں بھی شاید نہ سما سکیں بہر کیف مشتے نمونہ از خروار کے مصداق دو معجزات شامل کتاب کیئے جا رہے ہیں۔

(الف) واقعہ معراج:

ترجمہ:۔ پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے دور کی ایک مسجد (اقصیٰ) تک جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے تا کہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔ حقیقت میں وہی سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے (بنی اسرائیل آیت 1)

وضاحت:۔ یہ آیت مقدسہ حضور ﷺ کے معراج پر تشریف لے جانے کی ترجمان

Marfat.com

ہے۔ سفر معراج سے متعلقہ باقی تمام تفصیلات احادیث مقدسہ میں پائی جاتی ہیں جو مسلمان احادیث رسول ﷺ پر ایمان نہیں رکھتا یا احادیث کی تعلیمات کو قرآنی تعلیمات سے مختلف سمجھتا ہے اس کا ایمان کامل نہیں۔ معراج شریف کا روحانی سفر حضور ﷺ کا ایک معجزہ ہے اس کی صداقت اور اس کے جسمانی طور پر وقوع پذیر ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے تاہم صحیح العقیدہ اہل ایمان اسے برحق تسلیم کرتے ہیں کہ حضور کو جسمانی طور پر یہ معراج کرائی گئی اور اس نوعیت کے کام پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔

(ب) واقعہ شق القمر:

ترجمہ:۔ قیامت کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ کوئی بھی نشانی انہیں دکھاؤ منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔ انہوں نے اس کو بھی جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات نفس ہی کی پیروی میں مصروف رہے۔ ہر معاملہ کو آخر ایک انجام تک پہنچ کر ہی رہنا ہے۔ (القمر آیت 1 تا 3)

قرآنی پیش گوئیاں

قرآن مقدس نازل ہوئے چودہ سو سال گزر چکے ہیں یعنی آج سے چودہ سو سال قبل جو پیش گوئی خالق کائنات نے قرآن مجید میں ارشاد فرمائی وہ لفظ بلفظ پوری ہوئی اور ہو رہی ہیں یہ حقیقت قرآنی اعجاز کی بین دلیل ہے۔ چند پیش گوئیاں اس ثبوت میں پیش کی جاتی ہیں۔

1۔ ترجمہ:۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک میں اقتدار دیگا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو اقتدار اور غلبہ دیا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے پسند کیا ہے مستحکم اور پائیدار بنا دیگا اور خوف کے بعد ان کو امن دیگا۔ خلافت راشدہ کا دور اس پیش گوئی کا بین ثبوت ہے اور تا قیامت اس پر عمل ہوتا

Marfat.com

رہے گا۔ ''ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔''

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اور پیش گوئی ان حالات میں فرمائی گئی جب حضورﷺ کا نام لینا بھی کسی کو گوارا نہ تھا۔ آج دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں آپ کا نام نامی بلند نہیں ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں کہیں نہ کہیں آپ پر درود و صلوٰۃ کا سلسلہ جاری و ساری نہ ہو۔

2-ترجمہ:۔ پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود انسانی جنس سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے ہی نہیں۔

زمانہ اس سے نابلد تھا کہ حیوانات کے علاوہ بھی ہر چیز کا جوڑا ہوتا ہے جدید سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے کی قرآنی پیش گوئی حرف بحرف درست ہے اور واقعی حیوانی مخلوقات کے علاوہ بھی باقی تمام مخلوق میں جوڑے ہیں زندہ اشیاء تو ایک طرف بے جان مادوں میں بھی یہی صورت حال ہے بہت سی اشیاء ایسی ہیں کہ جب یہ ایک دوسرے سے جوڑ کھاتی ہیں تو مرکبات وجود میں آتے ہیں۔

3-ترجمہ:۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے'' تم نے اپنے پروردگار کی قدرت کو نہیں دیکھا کہ وہ سائے کو کس طرح پھیلاتا ہے۔

یہ حقیقت آج تک پردہ میں رہی کہ سایہ پھیل بھی سکتا ہے اور سکڑ بھی جاتا ہے لیکن آج جدید سائنسی ایجادات نے اللہ تعالیٰ کے ان فرمودات عالیہ کو ثابت کر دیا کہ جو کچھ آج سے برسوں سینکڑوں سال پہلے کہا گیا بالکل حق اور سچ ہے۔ جدید مشینوں کے ذریعے سایہ کو سمیٹا اور پھیلایا جا رہا ہے۔

4-ترجمہ:۔ حضورﷺ کے صاحبزادگان کی وفات پر بدخواہوں اور کفار مکہ نے حضور

Marfat.com

ﷺ کو نعوذ باللہ ابتر کہنا شروع کر دیا عرب کی اصطلاح میں یہ لفظ اس فرد کے لئے استعمال ہوتا تھا جس کے مرنے کے بعد اس کے پیچھے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کا نام لینے والا دنیا میں کوئی نہ رہا ہو۔ قرآن مقدس نے ان حالات میں حضور ﷺ کو پیش گوئی فرمائی ''بے شک آپ کا دشمن ہی ابتر ہوگا''۔

آج کس سے پوشیدہ ہے کہ حضور ﷺ کا نام نامی کروڑوں انسانوں کے دلوں کی دھڑکن ہے آپ کی روحانی اولاد سے دنیا بھری پڑی ہے۔ آپؐ کے اصلاحی کارناموں کا زمانہ معترف ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام محمود سے سرفراز فرمایا اس دنیا ہی میں نہیں یوم محشر کو بھی آپؐ اور صرف آپ کی واحد شخصیت ہوگی جو شفاعت کے اعزاز سے نوازی جائیگی۔

اب آیت مقدسہ کے مفہوم پر توجہ فرمایئے تو واضح ہو جائیگا کہ جس دشمن کے بارے میں اللہ نے یہ پیش گوئی فرمائی تھی واقعی آج دنیا میں اس کا نام ونشان کہیں باقی نہیں۔ وقت نے ثابت کر دیا کہ یہ پیش گوئی درست ہے اور آپ کا دشمن ہی ابتر ہے۔

5-ترجمہ:۔ ارشاد ایزدی ہے۔ ''اے پیغمبر کافروں سے کہہ دیجئے کہ تم دنیا میں بھی عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے'' کفار کے لئے یہ دوٹوک اور واضح چیلنج اس وقت دیا گیا جبکہ اس کے نفس مضمون کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن سبحان اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی صرف تیس سال میں حرف بحرف پورا ہو گیا اور تمام بڑی بڑی حکومتیں مغلوب ہو کر یا تو اسلام لے آئیں یا اسلام کی باجگزار ہو گئیں مکہ کے مشرک، مدینہ پاک کے یہودی اور عیسائی مغلوب اور مطیع ہو گئے۔

6-ترجمہ:۔ صلح حدیبیہ کی شرائط کی حکمت سے ناواقف حضور ﷺ کے صحابہ بددل ہوئے تو خالق کائنات نے اپنے بندوں کے اطمینان کے لئے یہ پیش گوئی فرمائی ''تم

Marfat.com

ضرور مسجد حرام میں انشاء اللہ امن و امان کے ساتھ داخل ہو گے"۔ اس وقت مسلمانوں کی حالت یہ نہ تھی کہ کئی سالوں تک بھی اس عظیم پیش گوئی کے پورے ہونے کا سوچا جا سکے لیکن قدرت کاملہ سے قربان جائیے صلح حدیبیہ کے دوسرے ہی سال ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ مسلمان اس پیش گوئی کے عین مطابق امن و امان سے بغیر کسی جنگ یا جھڑپ کے مسجد حرام میں داخل ہوئے اور مکہ فتح ہوا۔

7۔ حضور ﷺ کی ولادت با سعادت کے وقت روم اور ایران آپس میں محاذ آرائی میں مصروف تھے۔ حضور ﷺ کی بعثت تک بھی یہ سلسلہ جاری تھا۔ آخر آپ کی بعثت کے پانچ سال بعد خسرو پرویز کی سرکردگی میں فارس نے روم کو شکست فاش دی اور روم ایک لحاظ سے تباہ ہو گیا۔ اس موقع پر قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ نے پیش گوئی فرمائی "رومی اگرچہ فارس سے مغلوب ہو گئے ہیں تاہم نو سال کے اندر اندر وہ پھر غالب آ جائینگے"۔

تاریخ شاہد ہے کہ ٹھیک نو سال کے اندر یہ ارشاد عالیہ پورا ہوا اور پارس کے مجوسیوں پر روم کے اہل کتاب غالب آئے۔

8۔ کون سا ظلم و ستم اور دل ازاری کا انداز تھا جو کفار مکہ نے حضور ﷺ پر نہیں آزمایا لیکن آپ نے اللہ کی عطا کردہ استقامت اور صبر و تحمل کا دامن نہ چھوڑا۔ قرآن پاک ہر موقع پر آپ کی دلجوئی کرتا رہا اور قدرت کاملہ ہر موڑ پر آپ کی معاون و ناصر رہی۔ ایک موقع پر مقدس آیت پیش گوئی کے طور پر ارشاد ہوئی۔ "ہم نے آپ سے مذاق اڑانے والوں کا فیصلہ کر دیا"۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلہ پر فوری عمل فرمایا اور آپؐ سے استہزاء کرنے والے شقی القلب تمام کے تمام آپؐ کی زندگی ہی میں واصل جہنم ہو گئے۔

9۔ اگر آج انسان کی سواریوں کا مقابلہ حضور ﷺ کے زمانہ کی انسانی سواریوں سے کیا

Marfat.com

جائے تو فرق کسی وضاحت کا محتاج نظر نہیں آتا گھوڑا، گدھا، خچر اور اونٹ اس دور کی معروف سواری تھی لیکن اس وقت قرآن مقدس میں جو ارشاد عالیہ جاری ہوا وہ آج تک پورا ہو چکا ہے اور قیامت تک اس میں اضافہ ہوتا رہیگا'' اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ سواریاں بھی پیدا کریگا جس کی تمہیں خبر نہیں۔''

10- زمین کے اندر سے برآمد ہونے والی انمول اور بے نظیر چیزوں کا تصور بھی آج سے چودہ سو سال قبل نہ کیا جا سکتا تھا۔ سائنسی تحقیق و تجسس نے زمین کی تہہ میں سے پتھر، کوئلہ، مٹی کا تیل، پٹرول گیس اور نامعلوم کس قدر قیمتی اشیاء کے خزانے برآمد کئے ہیں ان کی نشاندہی قرآن کریم نے اس وقت کی تھی جو کہ پوری ہو رہی ہے۔ ارشاد ایزدی تھا ''وہی تو ہے جس نے سب چیزیں تمہارے لئے زمین میں پیدا کیں۔''

11- جب فرعون غرق ہو کر واصل جہنم ہوا تو قرآن مقدس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا'' اے فرعون اب تو ہم صرف تیری لاش ہی کو بچائیں گے تاکہ تو آئندہ کی نسلوں کے لئے باعث عبرت ہو''۔

زمانہ شاہد ہے کہ فرعون! کی لاش آج تک چودہ سو سال سے آنے والی نسلوں کے لئے باعث عبرت ہے۔

12- قدرت کے نظام کی بعض چیزیں انسانی عقل و ادراک سے دور اور مخفی رہتی ہیں۔ اس لئے ایسے قرآنی احکامات پر انسان تذبذب کا شکار رہتا ہے لیکن جب خدائے قدوس اپنی شفقت رحیمانہ سے یہ گرہ کھول دیتے ہیں تو انسان کے ادراک و فہم میں وہ بات آجاتی ہے جو ارشاد عالیہ کے طور پر سالہا سال پہلے فرمائی گئی تھی۔ منہ سے نکلی ہوئی بات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد آج سے چودہ سو سال قبل جاری ہوا'' پس آسمانوں اور زمین کے مالک کی قسم یہ اسی طرح قابل یقین ہے جس طرح تم بات کرتے ہو۔''

Marfat.com

آج کی سائنسی تحقیق اور ریڈیو ٹیلی ویژن، ٹیپ، ٹیلی فون کے اجراء نے یہ سینکڑوں سال پہلے کی پیش گوئی کو ثابت کر دیا کہ ہماری باتیں کرہ فضا میں بعینہ موجود رہتی ہیں اس نکتے کا حل کئی دیگر مسائل کو سمجھنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ مثلاً عالم غیب کی خبریں، نزول قرآن، حشر ونشر، حساب و کتاب، نامہ اعمال، کراماً کاتبین وغیرہ۔

قرآنی قصے

مقاصد:۔ قرآن مقدس کا یہ مخصوص طرز بیان ہے کہ وہ قصہ گوئی محض قصہ گوئی اور ضیافت طبع کے لئے نہیں کرتا بلکہ سبق آموزی کے لئے کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مقدس میں پیش کئے گئے قصے جو عملی طور پر ایک طویل مدت میں مکمل ہوئے اور تحریری نکتہ نظر سے بھی خاصے طویل ہیں ان کے صرف ان گوشوں اور حصوں کو شامل قرآن کیا گیا جن سے گمراہ اور مشرک اقوام سبق حاصل کر سکتی ہیں بعض قصص قرآن مقدس میں کئی کئی مقامات پر شامل ہیں ان کا بار بار مختلف مواقع پر بیان کیا جانا مختلف اغراض پر مبنی ہے ہر بار ان کے حوالہ سے ایک بات قرآن مقدس ذہن نشین کرانا چاہتا ہے تقریباً ہر قصہ اپنے دامن میں ماضی کے حوالہ سے مومنین کے لئے تلقین اور کفار کے لئے تنبیہ کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ کتنی ہی قوموں کا ذکر اس انداز سے آیا کہ انہوں نے اپنے نبی کی تعلیمات کو جھٹلایا اور نبی نے انہیں عذاب کی خبر دی اور اچانک ان پر ایسا عذاب آیا کہ وہ نہ صرف تباہ ہوئیں بلکہ ان کا نام ونشان ہی روئے زمین پر سے مٹ گیا۔ یہ قصص اپنے دامن میں ہدایت اور سبق آموزی کا پہلو رکھتے ہیں تا کہ ان کی روشنی میں حال کی گمراہ قومیں اپنی منزل کا راستہ متعین کر سکیں۔ قرآن چونکہ پوری کائنات کے لئے نازل ہوا ہے اس لئے عمومی طور پر ان قصص سے ہر فرد کی اصلاح قدرت کاملہ کو مطلوب ہے خصوصی طور پر ان کا نانہ قریش مکہ تھے جو براہ راست کفر و شرک کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے چونکہ حضرت

Marfat.com

ابراہیمؑ کی اولاد سے تھے اس لئے ان کے زعم میں تھا کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کی سفارش سے ہر قسم کے عذاب سے بچ جائینگے۔ ایسے لوگوں کی غلط توقعات کی نفی قصص میں عملی مثالوں سے کی گئی ہے۔ ہر قصہ ان واقعات اور حالات پر پوری طرح مطابقت رکھتا ہے جو اس وقت حضور ﷺ اور آپؐ کی قوم کو درپیش تھے۔ تقریباً ہر قصہ کا انداز یہ ہے کہ ایک فریق اس دور کا نبی ہے جس کی نصیحت و خیر خواہی اور تعلیمات بعینہٖ وہی ہیں جو اللہ کے پیارے محبوب حضور ﷺ کی ہیں۔ دوسرا فریق حق سے روگردان، کفر و شرک، اعتقادی گمراہیوں، اخلاقی خرابیوں اور سرداروں کی ہٹ دھرمیوں کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ قریش مکہ میں پایا جاتا تھا۔ قصہ کے آخر میں ہر مجرم کا جو انجام پیش کیا گیا ہے در حقیقت اس کے ذریعے قریش کو عبرت دلائی گئی ہے کہ اگر تم نے خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر حضور ﷺ کی بات نہ مانی اور جو اصلاح احوال کا موقع تمہیں دیا جا رہا ہے اسے کھو دیا تو آخر کار تمہیں بھی اس تباہی اور بربادی سے دوچار ہونا پڑیگا جو ہمیشہ سے گمراہی پر اصرار کرنے والی قوموں کے حصہ میں آتی رہی ہے خدا جب فیصلہ چکانے پر آتا ہے تو کوئی چیز اس میں حائل نہیں ہو سکتی۔ ہمارے لئے بھی ایسے مواقع پر خون اور نسب کی رشتہ داریوں کا ذرہ برابر لحاظ کر جانا اسلام کی روح کے خلاف ہے۔

1- قصہ آدم و ابلیس:

مقصد:۔ قرآن مقدس میں اس قصہ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کفار کو متنبہ کرنا چاہتا ہے کہ تم اپنے ازلی دشمن شیطان کے دام میں گرفتار ہو گئے ہو اور اس کے ساتھ ہی اس پستی کی طرف گرے جا رہے ہو جس میں وہ اپنے حسد کی وجہ سے تمہیں گرانا چاہتا ہے۔ وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی سے ملعون قرار دیا جا چکا ہے اور اس کا مقام دوزخ ہے۔ تعلیمات نبوی تمہیں اس حصار سے نکال کر ان عظمتوں کی طرف لے جانا چاہتی ہیں جو خلیفۃ الارض

Marfat.com

اور اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے سے تمہارا فطری مقام ہے ۔یاد رکھو اگر تم نے شیطان ہی کی تعلیمات پر عمل کیا اور اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی نافرمانی تمہارا شعار رہی تو تمہارا انجام بھی وہی ہوگا جو اس تمہارے رہنما (شیطان) کا طے ہو چکا ہے۔

2-قصہ نوح:

مقصد:۔حضرت آدمؑ نے جس خدائی نظام پر اپنی امت کو چھوڑا تھا اس میں پہلا بگاڑ حضرت نوحؑ کے زمانے میں رونما ہوا، آپ کی قوم نہ تو اللہ کے وجود کی منکر تھی اور نہ ہی اسے اللہ کی عبادت سے انکار تھا اصل مرض جو ان میں پیدا ہوا وہ شرک تھا اور اس قوم نے اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شامل کر لیا تھا اور انہیں خدا سمجھ کر ان کی عبادت میں لگ گئی تھی اس گمراہی سے ان کا اخلاق ان کا اجتماعی نظام حیات بگڑ کر رہ گیا تھا جس پر وہ تباہ کر دی گئی۔

خدائے قدوس نے کفار کو اس قصہ کے ذریعے متنبہ کیا ہے کہ تم لوگ جو سلوک حضور ﷺ کے ساتھ کر رہے ہو یہ اس انداز کا ہے جو قوم نوح نے حضرت نوحؑ سے کہا تھا۔یاد رکھو اس نافرمانی پر جو انجام ان اقوام کا ہوا تمہارا انجام بھی ان سے مختلف نہیں ہوگا۔قوم نوح کا موقف بھی یہ تھا کہ اے نوح! کیا تم پر ایمان لا کر ہم اپنے آپ کو ارزل وسفہا میں شمار کرائیں کیا ہم غلاموں، نوکروں، مزدوروں اور کام پیشہ لوگوں کی صف میں آ بیٹھیں، تم پر ایمان لانے والے ادنیٰ طبقات پر مشتمل ہیں اس لئے ہم اونچے طبقے کے لوگ اس زمرے میں شامل ہونا گوارا نہیں کرتے۔

بالکل یہی صورتحال اور یہی سوچ قریش مکہ کی تھی کفار مکہ بھی حضور ﷺ کو کہتے تھے کہ ہم آخر بلالؓ، عمار اور صہیب جیسے غلاموں اور کام پیشہ لوگوں کے ساتھ کیسے بیٹھ سکتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو متنبہ کرنے کے لئے حضرت نوح کا قصہ قرآن مقدس میں شامل کیا گیا۔

Marfat.com

3- قصہ حضرت صالحؑ : حضرت صالح خود ایک قبیلہ کے سردار تھے اس لئے قدیم قبائلی رسم و رواج کے خون بہا کے مطالبہ کے ڈر سے کوئی انفرادی طور پر حضرت صالح پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا۔ چنانچہ اس قوم کے تمام قبائل نے مل کر فیصلہ کیا کہ صالح کے گھر پر شب خون مارا جائے اور گھر کے تمام افراد کو قتل کر دیا جائے اس دوران انہوں نے حضرت صالح کی اونٹنی کو مار دیا۔ جو رات شب خون کی تجویز کر چکے تھے اس رات اللہ تعالیٰ کے عذاب نے ان کو گھیر لیا اور سب کو واصل جہنم کر دیا۔

اگر غور کیا جائے تو حضور ﷺ کے حالات کی کس قدر مطابقت حضرت صالح کے حالات سے ہے۔ قریش مکہ حضرت ابو طالب کے خون سے خون بہا کی بناء پر حضور ﷺ پر انفرادی طور پر ہاتھ نہیں اٹھاتے سب مل کر فیصلہ کرتے ہیں کہ آج رات محمد ﷺ کا کام تمام کر دیا جائے تمام قبائل مکان کا محاصرہ کر لیتے ہیں لیکن قادر مطلق اپنے حبیب کو ہجرت کا حکم دیکر اس گھیرے سے نکال لے جاتے ہیں۔ حالات کی مطابقت کے تناظر میں اللہ تعالیٰ قریش مکہ کو متنبہ فرما رہا ہے کہ مخلوق کے منصوبوں پر خالق کا منصوبہ غالب ہے اور جب کوئی قوم بالکل ہی اصلاح کی طرف مائل نہیں ہوتی تو اللہ کا عذاب اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔

4- قصہ حضرت ابراہیمؑ :۔

حضرت ابراہیمؑ اپنی قوم کے مظالم اور خاندان کی زیادتیوں سے تنگ آ کر وطن کو خیر باد کہہ آئے لیکن اس ہجرت کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی عنایات کریمانہ سے نوازا اور عظمت بخشی۔ اس قصہ کے ذریعے کفار مکہ کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح تمہارے ظلم وستم نے حضور ﷺ کو ہجرت پر مجبور کر دیا تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے مزید لطف عمیم سے ان کو بھی نوازے گا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مہاجرین کو بھی یہ واقع سنا

Marfat.com

کر بشارت دی جا رہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیمؑ وطن سے نکل کر تباہ نہ ہوئے تھے بلکہ انہیں مزید سربلندی سے نوازا گیا، بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھی ہجرت کے بعد عظمتوں سے نوازے گا۔

5- قصہ موسیٰؑ و ہارونؑ:

مقصد:۔ اگر موسیٰؑ کے تبلیغی اقدامات اور بنی اسرائیل کے ردعمل کا بغور جائزہ لیا جائے تو ان تمام کی غیر معمولی مطابقت حضور ﷺ کے تبلیغی دور اور حالات سے ملتی ہے۔ قرآن پاک میں حضرت موسیٰؑ کا قصہ اپنے دامن میں بے پناہ حکمتوں کو لئے ہوئے ہے اجمالاً اس کا خاکہ ہدیہ قارئین ہے۔

1- اللہ تعالیٰ نے اپنے مزاج اور انداز کے مطابق بغیر کسی تکلیف، اہتمام اور تقریب کے حضرت موسیٰؑ کو بھی نبوت عطا فرما دی اور حضور ﷺ کو بھی یکا یک نبوت سے سرفراز فرما کر قریش کے سامنے لا کھڑا کیا۔

2- جو بات آج حضور ﷺ پیش کر رہے ہیں یہی بات (توحید اور آخرت) حضرت موسیٰؑ بھی پیش کر چکے ہیں۔

3- حضور ﷺ بھی بغیر کسی لاؤلشکر کے دعوت حق کے لئے سرداران قریش کے پاس تشریف لے جاتے اور حضرت موسیٰؑ بھی بغیر کسی فوج اور جتھہ کے تن تنہا فرعون جیسے ظالم اور جابر بادشاہ کے ساتھ ٹکرا گئے۔

4- جو اعتراضات، شبہات، الزامات، مکروظلم، اذیتوں کا لامتناہی سلسلہ قریش مکہ نے حضور ﷺ سے روا رکھا ہے یہی طرز عمل فرعون اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے روا رکھا لیکن بالآخر دونوں مواقع پر فتح حق کی ہوئی اور باطل نیست و نابود ہو کر رہ گیا۔ اس واقعہ کے ذریعے سے مسلمانوں کو تسلی دلائی گئی ہے کہ اپنی بے سروسامانی پر پریشان نہ ہوں

Marfat.com

جس کام کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہوتا ہے کامرانی اس کا مقدر ہوتی ہے۔ اس قصہ کے ذریعے بڑے لطیف انداز میں کفار مکہ کو آگاہ کیا جارہا ہے کہ تمہارے سردار اور لیڈر تمہیں بھی فرعون کی طرح تباہی کی طرف لے جارہے ہیں اس حوالہ سے اگر تم نہ سنبھلے تو تمہارا انجام بھی اس قوم سے مختلف نہیں ہوگا۔

6- **قصہ اصحاب کہف**:۔ قرآن مقدس میں اصحاب کہف کا قصہ بیان کرنے کے مقاصد درج ذیل ہیں:۔

1- کس طرح چند افراد نے حق اختیار کرنے کے بعد استقامت کا ثبوت دیا اور حق پر قائم رہ کر اپنی گمراہ قوم سے کسی قوم کی مصالحت نہ کی اس میں مسلمان کی رہنمائی کی گئی ہے کہ حق اختیار کرنے کے بعد اسی طرح استقامت کا مظاہرہ کریں۔

2- حضور ﷺ کی رہنمائی فرمائی گئی کہ جس طرح اصحاب کہف نے کسی بھی قیمت پر اپنی گمراہ قوم سے مصالحت نہیں کی تھی اور بے یارومددگار انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں غار میں چلے جانا منظور کرلیا تھا اس طرح آپ بھی ان کفار قریش سے کوئی مصالحت نہ کریں اور حق پر قائم رہیں۔ جو حق خدا کی طرف سے آیا ہے بے کم وکاست پیش کردیں مانتے ہیں تو مانیں نہیں مانتے تو خود برا انجام دیکھیں گے۔

3- اس دور کے مشرک کے برپا ہونے اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر یقین نہیں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کے ذریعے یہ واضح کردیا کہ اللہ اس امر پر قادر ہے کہ کسی مردہ کو نئی زندگی عطا فرمادے۔

7- **قصہ خضر و موسیٰؑ**:۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمائے گئے اس قصہ کا اگر بہ نظر غائر جائزہ لیا جائے اور حضرت خضرؑ کے اقدامات پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اللہ کی مشیت کا کارخانہ جن حکمتوں اور مصلحتوں کے تحت چل رہا ہے وہ حقیقتیں

Marfat.com

ہماری نظر سے پوشیدہ ہیں اس لئے ہم جب بھی کوئی کام معمولات سے ہٹا ہوا دیکھتے ہیں تو حیران ہو جاتے اور ہمارے ذہن میں کئی قسم کے سوالات انگڑائیاں لینے لگتے ہیں کہ یہ کیوں ہوا؟ یہ کیسے ہوا؟ یہ کیا ہو گیا؟ حالانکہ اگر ہم حقائق اور فطری مصلحتوں اور حکمتوں سے آگاہ ہو جائیں جو ان امور کی انجام پذیری کی محرک تھیں تو ہمیں واضح ہو جائے گا کہ یہاں جو بھی کچھ ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے عین حکمت الٰہیہ کے مطابق ہو رہا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ یہ ہے وہ نکتہ جو اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کے بیان سے مسلمانوں کی ایمانی توانائیوں کو مزید پختہ اور یقین کو یقین کامل کا درجہ دینے کے لئے قرآن پاک میں بیان فرمایا۔

8- قصہ حضرت شعیبؑ: اس مقدس کلام میں بیان کردہ قصہ حضرت شعیب اور اہل مدین کا جائزہ لینے سے جو امور مسلمانوں کی رہنمائی اور کفار کی تنبیہ کے لئے اخذ کئے جا سکتے ہیں وہ یہ ہیں اور ان ہی نکات کی تعلیم کے لئے یہ قصہ بیان فرمایا گیا۔

1- حضور ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کو استقامت اور صبر و تحمل کا درس دیتے ہوئے یہ واضح کیا گیا کہ پچھلے انبیاء کرام کے حالات زندگی کا مطالعہ کرو کہ کیسی کیسی سختیاں ان پر گزریں کتنی کتنی مدت وہ ستائے گئے۔ کونسا ظلم ہے جو ان پر نہیں توڑا گیا۔ کونسی آزمائش ہے جس سے وہ دوچار نہیں ہوئے بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کی امداد فرمائی اور یہ کامیابی و کامرانی سے سرفراز کئے گئے۔ اس لئے مشکلات سے گھبراؤ نہیں اللہ کی مدد ضرور آئیگی مگر آزمائش کا دور ضرور گزارنا ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ کفار کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر خدا کی طرف سے تمہاری گرفت میں دیر ہو رہی ہے یا تمہیں اصلاح کا موقع دیا جا رہا ہے تو اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ تمہاری بداعمالی پر تمہاری پکڑ ہوگی ہی نہیں۔ پچھلی تباہ شدہ اقوام کے نشانات سے سبق سیکھو اور اپنی اصلاح کرو عدم اصلاح کی صورت میں عذاب الٰہی کے

Marfat.com

لئے تیار ہو جاؤ۔

9- قصہ حضرت ایوبؑ :۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت ایوبؑ کا قصہ اپنی مقدس کتاب میں کئی ایک مقامات پر بیان فرمایا ہے اس قصہ کو قرآن مقدس میں شامل کرنے کے ممکنہ مقاصد یہ ہو سکتے ہیں:۔

1- اگر اللہ کا کوئی نیک بندہ مصائب و شدائد میں مبتلا ہو جائے تو وہ اپنے رب سے شکوہ سنج نہیں ہوتا بلکہ انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ اپنے آقا و مولا کی دی ہوئی آزمائش برداشت کرتا ہے اور اس سے مدد مانگتا ہے اور اس کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو آزمائش میں کامیاب پاتا ہے تو پھر اسے اپنے لطف کریمانہ سے اس قدر نوازتا ہے جس کی حد نہیں رہ جاتی ۔ اگر اس عرصہ آزمائش میں وہ بندہ بشری تقاضوں کے تحت مضطرب ہو کر کسی مخمصے میں پھنس جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ایسی راہ نکال دیتے ہیں جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا جس طرح خدائے قدوس نے حضرت ایوب کے لئے نکال دی تھی۔ ان معاملات میں مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے قصہ ایوبؑ کو شامل قرآن فرمایا:

2- اس قصہ سے یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ اگر کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی جائے تو اسے پورا کرنا لازم ہے البتہ فوراً پورا کرنے کی پابندی اللہ کی طرف سے نہیں۔

10- قصہ ہود:۔ جب حضورﷺ کفار قریش کو قیامت کی صورت حال سے آگاہ کرتے اور اللہ سے کفر کرنے والوں کا انجام بتاتے تو ان کے بعض سردار حضورﷺ کو طنزاً کہتے کہ آپؐ وہ عذاب کیوں نہیں لے آتے اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کے ذریعے ان لوگوں کو متنبہ فرمایا ہے کہ تم سے پہلے کی ایک قوم عاد حضرت ہودؑ کو اسی طرح جواب دیتی تھی پھر اس قوم کو ہم نے طوفان کا عذاب بھیج کر صفحہ ہستی سے مٹا دیا اس اظہار کا مقصد ان کو کفر

Marfat.com

سے بچانا اور حضور ﷺ کی تعلیمات پر ایمان لانے کی طرف ان کا میلان پیدا کرنا ہے۔

11- قصہ لقمان :- حضور ﷺ جب قریش مکہ کو شرک ترک کرنے کی تبلیغ فرماتے اور شرک کو ایک نامعقول عقیدہ سے تعبیر کرتے تو قریش مکہ اس کا جواب دیتے کہ اگر شرک نامعقول طریقہ وعقیدہ ہے تو اس سے پہلے کسی کو یہ بات کیوں نہ سوجھی۔ حضرت لقمان کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ انہیں بتلا رہا ہے کہ حضور ﷺ یہ کوئی نئی بات نہیں کہہ رہے تم سے پہلے بھی دانا عاقل یہی کہتے رہے ہیں اور تمہارے حکیم لقمان بھی زندگی بھر اپنی حکمت و دانائی کے ساتھ شرک سے گریز کرنے کی تعلیم دیتے رہے ہیں چونکہ قریش مکہ لقمان کی شخصیت سے بہت متاثر تھے اس لئے قرآن پاک میں مائل کرنے کے لئے ان ہی کا ذکر کیا گیا۔ اس دور کے دانا لوگوں کے پاس صحیفہ لقمان کے نام سے ایک کتاب موجود تھی جس کی تعلیمات مجموعی طرز پر ردشرک کا درس دیتی تھیں۔ حضور ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ایک شخص سوید نامی کے ذریعے اس صحیفہ لقمان کو دیکھا اور اسکی تعلیمات کو مناسب قرار دیا تھا ایک روایت کے مطابق لقمان حکیم ان لوگوں میں سے تھے جو لوگ قوم عاد کے عذاب کے بعد بچ رہے تھے اور یہ وہ لوگ تھے جو حضرت ہودؑ کی تعلیمات پر عمل پیرا تھے۔ کہا جاتا ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو شرک سے بچنے کی تلقین کی تھی۔ اس طرح سے اس قصہ میں ان قریش مکہ کے لئے تنبیہ ہے جو کہ اپنے بچوں کو شرک اختیار کرنے اور حضور ﷺ کی تعلیمات پر کان نہ دھرنے کی تاکید کرتے تھے۔ اولاد والدین کا بہترین سرمایہ ہے ہر والد اپنے بیٹے کی خیر خواہی میں اسے وہی تعلیم دیتا ہے جو اس کے لئے منفعت بخش ہو لیکن یہ اظہار کر رہے ہیں کہ اے قریش مکہ! تم کیسے والدین ہو جو اپنے بچوں کو دوزخ کا ایندھن بنا رہے ہو۔

12- قصہ داؤدؑ :- قریش مکہ کو اپنی سرداری اور بہترین معاشی حالت نے متکبر

Marfat.com

اور مغرور بنا دیا تھا جہالت پہلے سے ہی تھی اس لئے انہوں نے حضورﷺ کی بعثت اور تبلیغ دین اسلام پر حضورﷺ اور دیگر مسلمانوں سے نہایت متکبرانہ اور معاندانہ رویہ رکھا ان کے رویہ کی مذمت کے انداز میں قرآن پاک میں ان کو متنبہ کرتے ہوئے حضرت داؤدؑ کا قصہ بیان کیا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت داؤدؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمام تر طاقتیں عطا کر رکھی تھیں وہ شوکت وحشمت حاصل تھی جو اس سے کم ہی کسی کے حصے میں آئی ایک وسیع اور مضبوط حکومت عطا کی گئی مگر یہ سب کچھ پا کر بھی وہ کبر ونخوست سے بہت دور رہے اور اپنے رب سے بغاوت کرنے کی بجائے اسکے شکر گزار بندے ہی بنے رہے۔

حضرت داؤدؑ کے ذکر کے ساتھ ہی قوم سبا کا ذکر فرما کر قرآن فرماتا ہے کہ اس قوم کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے پایاں عنایات اور لامحدود نعمتوں سے نوازا تھا۔ اس مقام پر پہنچ کر یہ مغرور اور متکبر ہوگئی پھر اس پر عذاب الٰہی آیا اس کی جمعیت پارہ پارہ ہوگئی اس کا وجود روئے زمین پر سے مٹا دیا گیا اب صرف اس کے افسانے باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں مثالوں کے حوالہ سے قریش مکہ کو کفر وشرک سے بچنے اور متکبرانہ رویہ کو ترک کر دینے کی تنبیہ فرما رہے ہیں تا کہ ان پر عذاب الٰہی مسلط نہ ہو۔

13- قصہ حضرت سلیمانؑ: علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات تک محدود ہے خالق کے مخصوص علم میں کسی مخلوق کو شامل سمجھنا مناسب نہیں۔ حضرت سلیمان کے زمانہ میں جنوں کا ایک گروہ اپنی غیب دانی کا دعویٰ رکھتا تھا۔ ان کی یہ عادت اللہ تعالیٰ کو ناپسند تھی۔ حضرت سلیمانؑ بیت المقدس کے بہت بڑے تعمیری منصوبے کی تکمیل کرا رہے تھے جنوں کا وہی گروہ کام پر مامور تھا۔ حضرت سلیمانؑ خود عصاء کے سہارے کام کی نگرانی فرما رہے تھے کہ پیغام اجل آیا اور آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جنات آپ کو زندہ سمجھ کر کام میں لگے رہے حتیٰ کہ دیمک نے آپ کے عصا مبارک کو اندر سے

Marfat.com

کھا کر کھوکھلا کر دیا اور وہ آپ کے جسم کا بوجھ نہ سہا سکا جس سے آپ گر گئے اور یہ بات تب پتہ چلی کہ آپ تو وفات پا چکے ہیں۔

قریش مکہ کے فاسد عقائد میں ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ اللہ اور جنوں میں ایک نسبی تعلق ہے جنات اللہ کی اولاد ہیں اور غیب کا علم رکھتے ہیں۔ اس واقع کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ کے ان مکروہ اور مفاسد عقیدوں کی تردید فرماتے ہوئے انہیں کہا ہے کہ جنات علم غیب نہیں رکھتے اگر رکھتے ہوتے تو انہیں حضرت سلیمانؑ کی وفات کا فوراً علم ہو جاتا اور وہ کام پر نہ لگے رہتے۔

14- قصہ حضرت عیسیٰؑ :۔ کفار مکہ یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے ان کا نظریہ تھا کہ انسان مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیگا اور پھر دوبارہ وہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عقیدہ کی تردید کرنے اور انہیں عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے کی تنبیہ کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کا قصہ شامل قرآن فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے کسی بھی کام کی انجام دہی کے لئے وہ کسی ضابطے کا پابند نہیں اسی اختیار کے تناظر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو بے باپ کے پیدا فرمایا۔ آپ کو وہ معجزات عطا فرمائے جو نہ ان سے پہلے کسی کو ملے اور نہ ان کے بعد۔ آپ مٹی کا پرندہ بناتے اس میں پھونک مارتے تو وہ جیتا جاگتا پرندہ بن جاتا۔ آپ مادر زاد اندھے کو بینا کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے معجزات سے آپ کوڑھی کو تندرست اور مردہ کو زندہ کر دیتے۔ یہ صورت حال بیان کرنے کا مقصد ایزدی یہ ہے کہ اے کفار مکہ! اے عقل کے اندھو! جو خدا بن باپ کے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کر سکتا ہے اور جس کا ایک بندہ اللہ کی عطا کردہ طاقت کے تحت مٹی کے ایک ٹیلے میں جان ڈال سکتا ہے اور مردوں کو زندہ کر سکتا ہے اس کے لئے آخر تم اس بات کو کیوں ناممکن سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں اور تمام انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے گا۔

Marfat.com

15- قصہ ابراہیمؑ :۔ قوم لوط کی بدکاریاں جب انتہا کو پہنچ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پر عذاب لانے کا فیصلہ کرلیا۔ حضرت لوطؑ چونکہ حضرت ابراہیم کے عزیز بھتیجے تھے اس صورت حال سے باخبر ہوکر حضرت ابراہیمؑ اپنے اللہ پاک سے اصرار کرتے ہیں کہ بارالہٰی! اس قوم میں اگر کچھ تھوڑی سی بھلائی بھی باقی ہے تو اسے مہلت مرحمت فرما شاید کہ وہ بھلائی پھل لے آئے لیکن خدائے قدوس جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ قوم اب بالکل خیر سے خالی ہو چکی ہے اور اس کے جرائم اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ اب ان سے کوئی رعایت نہیں کی جا سکتی۔

قریش مکہ جو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہونے کی وجہ سے اس گھمنڈ میں مبتلا تھے کہ ہم پر خدا کا غضب کیسے نازل ہوسکتا ہے جبکہ ہم خدا کے اس پیارے بندے کی اولاد ہیں اور وہ خدا کے دربار میں ہماری سفارش کرنے کو موجود ہے۔ قریش کی یہ توقع کہ ہم جو بھی کرتے رہیں حضرت ابراہیمؑ کی سفارش سے عذاب میں مبتلا نہیں کیے جائینگے ختم کرنے کے لئے یہ قصہ ابراہیم شامل قرآن کیا گیا اور ان پر واضح کردیا گیا ہے کہ اللہ کے عدل وانصاف کی راہ میں کوئی ہستی حائل نہیں ہوسکتی، انہی انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا گیا اور قوم لوط کے بارے میں حضرت ابراہیمؑ کا کہنا قبول نہ ہوا۔ قریش کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اب آپ لوگ بداعمالیوں اور مشرکانہ عقائد کو ترک کردیں جب قادر مطلق کا عدل وانصاف حرکت میں آگیا تو پھر کوئی بھی سفارش انصاف کی راہ میں حائل نہیں ہوسکے گی۔

قرآنی دعائیں:

پیشتر اس کے کہ ان ادعیہ مبارکہ کو تحریر کیا جائے جو ہمیں سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمائیں ضروری ہے کہ ان دعاؤں کو قادر مطلق جیسی عظیم ذات کے سامنے پیش کرنے کے آداب سے قارئین کو آگاہ کیا جائے

Marfat.com

تا کہ ان کی بطریق احسن ادائیگی اجابت کی ضمانت بن جائے اور وہ مجیب الدعوۃ دعا کے ساتھ ساتھ اپنے عاجز بندے کی ادا کو بھی پسند فرماتے ہوئے دعا کو درجہ قبولیت سے سرفراز فرمائے۔

دعا کی اہمیت :۔

1۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعزت نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

2۔ جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوتا ہے (ترمذی شریف)۔

3۔ دعا کرنے میں کوتاہی نہ کرو اس لئے کہ دعا کے ساتھ کوئی ہرگز ہلاک نہ ہوگا۔ (حصن حصین)۔

4۔ جو شخص پسند کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دعا سختی اور غم کے وقت بھی قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ فراخی کے وقت بھی خوب دعائیں کرے۔ (ترمذی شریف)۔

5۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے، آسمان وزمین کی روشنی ہے۔ (حصن حصین)۔

6۔ دعا عبادت کی جڑ ہے پھر آپ نے بطور استدلال یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی۔

ترجمہ :۔ اور لوگو! تمہارا پروردگار فرماتا ہے'' ہم سے دعائیں مانگا کرو ہم تمہاری دعاؤں کو قبول کرینگے۔''

7۔ جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے اس کے لئے قبولیت کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں۔ (حصن حصین)

8۔ دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کے فیصلے کو نہیں بدل سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر نہیں بڑھا سکتی۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ)

Marfat.com

9- قضا و قدر سے ڈرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور دعا اس بلا سے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور اس سے بھی جو ابھی تک نازل نہ ہوئی ہو، جب بلا اترنے کو ہوتی ہے تو دعا اسے جا ملتی ہے تو یہ دونوں آپس میں قیامت تک جنگ کرتی رہتی ہیں۔ (حصن حصین)

10- جو کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی چیز مانگنے کے لئے اپنا منہ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کر دیتا ہے یا تو مانگی مراد مل جاتی ہے اور یا پھر اس کے واسطے آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔

دعا کے آداب:۔ 1- جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرے پھر حضور ﷺ پر درود بھیجے اور پھر اس کے بعد جو چاہے مانگے۔

2- حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کونسی دعا سب سے پہلے سنی جاتی ہے اور مقبول ہوتی ہے آپ نے فرمایا ''رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی ہوئی دعا۔''

3- فرمایا حضور ﷺ نے ''اللہ تعالیٰ شرم و کرم والا ہے جب کوئی بندہ اس سے دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو خالی اور محروم ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرماتا ہے''۔

4- تم لوگ مقبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل یا کسی اور کام میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

5- دعا کی قبولیت کے لئے دل میں اخلاص اور ارادہ میں پاکیزگی بنیادی شرط ہے۔

6- خدائے قدوس سے صرف پاکیزہ جائز حلال اور طیب چیز مانگی جائے۔

7- دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی بے نیازی، اسکے مالک و مختار ہونے کا شعور، اپنی عاجزی

Marfat.com

مسکینی اور بے نوائی کا اظہار کیا جائے۔

8- فرمایا حضرت ابوذرؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے کہ حضور علیہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''رات کے آخری حصہ میں مانگی ہوئی دعا سب سے افضل ہے اور اس کے قبول ہونے کی سب سے زیادہ امید ہوتی ہے۔

9- دعا مانگنے والا رزق حلال کا خوگر ہونا چاہئے خدائے بزرگ و برتر کی ذات پاک ہے اور پاکیزگی ہی اسے پسند ہے ہماری دعائیں شاید اس لئے قبول نہیں ہوتیں کہ ہم کسب حلال کے ضمن میں بے حد غافل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان آداب کے ساتھ مانگی ہوئی دعائیں میں ضرور قبول کرتا ہوں۔

1- حضرت آدم وحوا کی دعائے استغفار:

شیطان نے حضرت آدم وحوا کو بہکایا اور کہا ''تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے''۔ اس نے انہیں یقین دلانے کے لئے قسم کھا کر کہا کہ ''میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں'' آخر کار جب ان دونوں نے اس درخت کا مزا چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانپنے لگے۔ تب ان کے رب نے انہیں پکارا ''کیا میں نے تمہیں اس درخت سے روکا نہ تھا اور کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اس موقع پر دونوں بول اٹھے اور یہ دعا پیش کی:۔

دعا :. ربنا ظلمنا انفسانا .... بن الخسرین

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ستم کیا اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائینگے۔'' (الاعراف آیت 23)۔

Marfat.com

2-ساحران مصر کی دعا:۔

ساحران مصر جب دولت ایمان سے سرفراز ہوئے تو فرعون نے انہیں بلوایا اور کہا کہ ''تم نے کسی خفیہ سازش کے تحت میرے خلاف بغاوت کی ہے اس کا نتیجہ تم ابھی دیکھ لو گے میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوا دونگا اور اس کے بعد تم سب کو سولی پر چڑھا دونگا۔''

انہوں نے جواب دیا ''ہم نے بہر حال اپنے رب ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے تو جس بات کا ہم سے انتقام لینا چاہتا ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمارے رب کی نشانیاں ہمارے سامنے آئیں تو ہم نے انہیں مان لیا۔ اس موقع پر ساحران مصر نے اپنے رب کے حضور دعا کی:۔

دعا : ربنا افرغ علینا .... توفنا مسلمین

ترجمہ:۔ اے رب ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اٹھا تو اس حال میں کہ ہم تیرے فرمانبردار ہوں۔ (الاعراف 126)

3-اعراف والوں کی دعا:۔

اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان سرحدی علاقہ کو کہتے ہیں صاحب الاعراف وہ لوگ ہونگے جن کی نیکیاں اس قدر زیادہ نہ ہونگی کہ وہ جنت میں جا سکیں اور نہ ہی ان کی برائیاں اتنی زیادہ ہونگی کہ دوزخ کے سزاوار قرار دیئے جا سکیں اس لئے وہ بحکم ایزدتعالیٰ جنت اور دوزخ کے درمیانی علاقہ میں رہیں گے۔

صاحب الاعراف جب جنتیوں کو دیکھیں گے تو پکار کر کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر اور جب ان کی نگاہ دوزخیوں پر پڑے گی تو اپنے اللہ کے حضور یہ دعا کرینگے۔

Marfat.com

دعا: ربنالاتجعلنا .... من الظلمین

ترجمہ:۔اے رب ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجو۔

4-فرعون کے ظلم سے نجات کیلئے بنی اسرائیل کی دعا:۔

حضرت موسیٰؑ کی تبلیغ سے متاثر بنی اسرائیل کے چند نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے دین کا فہم عطا کیا تو فرعون نے قوم کو سخت سزا دینے کی دھمکی دی اس پر چند بڑے بوڑھوں نے جو مصلحت کوش اور دنیاوی اغراض کے بندے تھے نوجوانوں کو روکا اور فرعون کے عذاب سے انہیں ڈرایا۔ اس موقع پر حضرت موسیٰؑ نے قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا لوگو! اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر بھروسہ کرو۔ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا اور ساتھ ہی لوگوں نے اس دعا کے الفاظ اللہ کے حضور پیش کیے۔

دعا:۔ ربنالاتجعلنا .... من القوم الکافرین

ترجمہ:۔اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے نجات عطا فرما۔ (سورہ یونس آیت 86)

5-حضرت نوحؑ کی دعائے استغفار:۔

طوفان نوح میں حضرت نوحؑ کا بیٹا بھی غرق ہونے لگا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے بچاؤ کی دعا کی اور عرض کیا کہ یہ میرے اہل میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ نے جھڑک دیا اور فرمایا کہ تمہارا بیٹا تمہارے گھر والوں میں سے نہیں وہ تو ایک بگڑا ہوا کام ہے تو اس کے بچاؤ کی درخواست نہ کر۔ حضرت نوحؑ نے اس غلطی کا احساس ہوتے ہی اللہ کے حضور درج ذیل دعا کی:۔

دعا: رب انی اعوذ بک .... من الخسرین

Marfat.com

ترجمہ:۔اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اگر تو نے مجھے معاف نہ فرمایا تو میں برباد ہو جاؤنگا۔(سورہ ہود آیت 47)

6-اصحاب کہف کی دعا:۔

روم کے قیصر ڈلیکس کے زمانے میں جب کہ عیسیٰؑ کے پیروکاروں پر سخت مظالم ہو رہے تھے سات نوجوان ایک غار میں جا بیٹھے تھے یہ اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر دامن رحمت وسیع فرما دیا اور 309 سال تک یہ اس غار میں سوئے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھایا اس وقت پورا روم مسیح علیہ السلام کا پیروکار بن چکا تھا۔ جب وہ غار میں پہنچے تھے تو انہوں نے اپنے خدائے واحد کے حضور یہ دعا عرض کی تھی۔

دعا:۔ ربنا اتنا من لدنک..........من امرنا رشدہ

ترجمہ:۔اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنی رحمت خاص سے نواز اور ہمارا معاملہ درست کردے(الکہف 10)

7-حضرت موسیٰ کی دعا:

(الف) حضرت موسیٰؑ کو معجزات کی عطا کے بعد حکم ملا کہ اب فرعون کے پاس جائیں اور اسے تبلیغ کریں حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حضور یہ دعا عرض کی:

دعا:۔رب شرح لی..........یفقھو قولی

ترجمہ:۔اے پروردگار میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کردے اور میرے زبان کی گرہ سلجھا دے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں (سورہ طٰہٰ آیت 25 تا 28)

(ب)۔جوانی میں ایک روز حضرت موسیٰؑ شہر میں داخل ہوئے تو آپؑ نے دو آدمیوں کو آپ میں لڑتے ہوئے دیکھا ان میں سے ایک قبطی تھا اور دوسرا حضرت موسیٰؑ

Marfat.com

کی قوم کا فرد تھا اس نے حضرت موسیٰؑ کو امداد کے لئے پکارا آپ نے اس قبطی کو ایک مکہ رسید کیا اور وہ موقع ہی پر مر گیا اس موقع پر حضرت موسیٰؑ نے یہ دعا کی۔

دعا:۔ رب انی ظلمت نفسی .... ھوالغفور الرحیم

ترجمہ:۔ اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا۔ میری مغفرت فرمادے''۔

چنانچہ اللہ نے ان کی مغفرت فرمادی وہ غفور الرحیم ہے (القصص آیت 16)

8-خدا کے نیک بندوں کی دعا:

مکی دور ہے، کچھ لوگ مسلمان ہو چکے ہیں لیکن ان کے قریبی لواحقین ابھی ایمان نہیں لائے جنہوں نے اللہ کی اطاعت قبول کر لی ہے وہ مکمل طور پر اسلام میں داخل ہیں معاشرتی صورتحال یہ ہے کہ مرد مسلمان ہو چکا ہے تو بیوی ابھی کافر ہے۔ باپ کلمہ پڑھ چکا ہے تو نوجوان بچے اسلام کے خلاف محوِ عمل ہیں ایک بھائی نے حضورؐ کی غلامی اختیار کر لی ہے تو دوسرا بھائی آپؐ کے خلاف محاذ آراء ہے۔ مسلمان شدید روحانی اذیت میں مبتلا تھے ان کے دل سے جو دعائیں نکلتی تھیں ان کی بہترین ترجمانی اس دعا میں موجود ہے۔

دعا:۔ ربنا ھب لنا .... للمتقین اماما

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔ (الفرقان آیت 74)

نوٹ:۔ یعنی ہمارے اہل وعیال کو ایمان اور عمل صالح کی توفیق دے اور پاکیزہ اخلاق سے آراستہ کر اور ہم بھلائی اور نیکی میں سب سے آگے بڑھ جائیں۔

9-طالوت کے ساتھی جالوت کے مقابلہ میں:۔

طالوت کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے دریا پار کرتے ہی طالوت سے کہہ دیا کہ

Marfat.com

آج ہم میں جالوت کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ہمیں ایک روز اللہ سے ملنا ہے کہہ اٹھے کہ بار ہا ایسا ہوا ہے کہ تھوڑی تعداد اپنے اللہ کی مدد سے بڑی تعداد پر غالب آئی ہے کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے یہ لشکر جب جالوت کے لشکر کے مقابلہ میں صف آراء ہوا تو یہ دعا کی:۔

دعا:۔ ربنا افرغ علینا..................علی القوم الکفرین

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم پر صبر کا فیضان کر، ہمارے قدم جما دے اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب فرما۔ (البقرہ آیت 250)

10- اللہ کے نیک بندوں کی دعا:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو درج ذیل دعائے مکرمہ سکھائی ہے یہ دعائے مقدسہ ہجرت سے تقریباً ایک سال قبل نازل ہوئی جبکہ مکہ میں کفر و اسلام کی کشمکش انتہاء پر تھی مسلمانوں پر مصائب و مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ پورے عرب میں مسلمانوں پر زندگی دشوار کر دی گئی تھی ان حالات میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ اپنے مالک سے اس طرح دعا مانگا کرو۔

دعا:۔ ربنا لاتواخذنا..................علی القوم الکفرین

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر، ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔

پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ ہم پہ نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ نرمی کر ہم سے درگزر فرما ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔" (البقرہ آیت 286)

Marfat.com

11-دانشمندوں کی دعا:۔

قرآن کہتا ہے کہ دانشمند لوگ اپنی تمام توجہ محکمات پر صرف کرتے ہیں اور متشابہات کا ہلکا سا تصور ہی ان کے یقین کو استحکام بخشنے کے لئے کافی ہوتا ہے جہاں تک متشابہات کا سیدھا سادہ مضمون اس کی سمجھ میں آتا ہے وہ لے لیتا ہے اور جہاں دل میں کوئی خلجان پیدا ہوتا ہے۔یا پیچیدگی پیدا ہو وہاں کھوج لگانے اور موشگافیاں کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں۔

دعا: ربنالاتزغ قلوبنا.................لایخلف المیعاد

ترجمہ:۔ پروردگار! جب تو ہمیں سیدھی راہ پر لگا چکا ہے تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دینا ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے پروردگار ! تو یقیناً سب کو ایک روز جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں تو ہر گز اپنے وعدہ سے ٹلنے والا نہیں۔(العمران آیت 8،9)

12-اہل ایمان کی دعا:۔

اللہ فرماتا ہے کہ لوگوں کے لئے مرغوبات نفس،عورتیں، اولاد،سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے،مویشی، زرعی زمینیں بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں،مگر یہ سب دنیا کی چندروزہ زندگی کے سامان ہیں۔حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے وہ تو اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو تقویٰ کی روش اختیار کریں ان کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی وہاں انہیں ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوگی پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہونگی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہونگے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے اللہ کے حضورؐ یہ دعا کیا کرتے ہیں۔

Marfat.com

(الف) دعا:۔ ربنا اننا آمنا .... وقنا عذاب النار

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے بچالے۔ (العمران)

(ب) ربنا اغفرلنا ذنوبنا .... قوم الکفرین

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما۔ ہمارے کام میں تیرے حدود سے جو تجاوز ہو گیا ہے اسے معاف کر دے۔ ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما''۔ (العمران آیت 147)

(ج)۔ دعا: ربنا اننا سمعنا .... لاتخلف المیعاد

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو۔ ہم نے اس کی دعوت قبول کر لی پس اے ہمارے آقا جو قصور ہم سے ہوئے ہیں ان سے درگزر فرما۔ جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر، خدایا! جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے سے کئے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوئی میں نہ ڈال بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے۔ (العمران 193، 194)

13- حضرت ابراہیم واسماعیل کی دعا:۔

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ اللہ کے حکم پر اللہ کے گھر کی تعمیر میں مصروف تھے کعبہ کی دیواریں بھی اٹھا رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے پروردگار کے حضور دعا بھی کر رہے تھے۔

دعا: ربنا تقبل منا .... انک انت السمیع العلیم

Marfat.com

ترجمہ:۔اے ہمارے رب ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔اے رب ! ہم دونوں کو مسلم (مطیع فرمان) بنا۔ ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا جو تیری تابع فرمان ہو۔ ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔اے رب ان لوگوں میں ان میں سے ہی ایک ایسا رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آیات سنائے۔ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔

(البقرہ آیت 127 تا 129)

14- حضرت ابراہیمؑ اور اصحاب ابراہیمؑ کی دعا:

دعا: ربنا علیک توکلنا............انت العزیز الحکیم

ترجمہ:۔اے ہمارے رب تیرے ہی اوپر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کرلیا اور تیرے ہی حضور ہمیں پلٹنا ہے اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا دے اور اے ہمارے رب ہمارے قصوروں سے درگزر فرما بے شک تو ہی زبردست اور دانا ہے۔(الممتحنہ آیت 524)

15- نیک لوگوں کی اپنے ساتھ والدین کے لئے بھی دعا

قرآن مقدس نے اولاد پر والدین کی خدمت فرض قرار دی اور مسلسل تکرار سے وبالوالدین احسانا کا حکم جاری فرمایا ہے۔والدین دنیا میں موجود ہوں تو ان کو ہر قسم کی اسائش بہم پہنچا کر اولاد اپنے فرض سے سبکدوش ہوتی ہے مگر والدین اللہ کو پیارے ہو جائیں تو نیک اولاد انہیں اپنی دعاؤں میں شامل کر کے جہاں اپنی سعادت مندی کا ثبوت دیتی ہے وہاں اللہ کے حکم کی تعمیل کر کے اسکی رضا حاصل کرلیتی ہے۔ذیل کی دعائیں اسی

Marfat.com

نیک عمل کی مظہر ہیں۔

دعا: رب اوزعنی ان ....وانی من المسلمین

ترجمہ:۔اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر مجھے سکھ دے میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور تابع فرمان مسلم بندوں میں سے ہوں۔(الاحقاف آیت)

قرآنی آیات

☆ ترجمہ:۔اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہے۔(العنکبوت آیت ٦٩)

☆ ترجمہ:۔آپ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔اور تمھارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا بڑا غفور الرحیم ہے۔

Marfat.com

تیرھواں باب

متفرقات اور قرآن

1-امر بالمعروف ونہی عن المنکر	196
2- قرآن غیر مسلم مفکرین کی نظر میں	228
3- قرآن اور حروف مقطعات	232
4- قرآن کا مرد مومن	235
5- قرآن اور سائنس	238
6- قرآن اور یوم النشور	243
7- قرآن اور ہمارے تمدنی مسائل	250
8- ہمارے مسائل اور ان کا قرآنی حل	266

Marfat.com

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

قرآن میں موجود ہے گفتار کی عظمت
اسلام کی تعلیم میں افکار کی عظمت
نیکی کے عوض وعدہ ہے فردوس بریں کا
اللہ کو مرغوب ہے کردار کی عظمت

1-مکارمِ اخلاق :۔ اسلام میں مادی کامرانیوں اور آخروی نجات کا انحصار ایمان اور عمل صالح پر ہے ایک ایسا مسلمان جو اللہ، رسل، ملائکہ، کتب سماوی اور صحف پر تو یقین رکھتا ہے لیکن ذوق عمل سے محروم ہے اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا اس کی مثال اس بیمار کی سی ہے جس کے پاس نسخہ شفا تو موجود ہے مگر وہ اسے استعمال نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ ایسا شخص نہ تو بیماری سے شفا پاسکتا ہے اور نہ ہی صحت مند اور خوشگوار زندگی گزار سکتا ہے ایمان اور عمل لازم وملزوم ہیں ان کا حسین ارتباط حسن کردار کو جنم دیتا ہے اور اسے ہی مکارم اخلاق کہتے ہیں ایسے انسان میں جو اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں انہیں اسلامی اصطلاح میں الحسنات کہا گیا ہے۔

جو بھی راسخ یقین دیکھے ہیں
دل کے بے حد حسین دیکھے ہیں
تقویٰ جن کا شعار ہوتا ہے
عظمتوں کے مکین دیکھے ہیں

2- تقویٰ :۔ پرہیزگاری کی انتہائی اور احسن صورت کو تقویٰ کا نام دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ متقی کہلاتے ہیں۔کسی نے حضرت عمرؓ سے تقویٰ کی تعریف پوچھی تو جواب ملا کہ جس طرح کوئی آدمی ایک خاردار باڑ میں سے گزرتے وقت اپنے لباس کو غیر معمولی احتیاط سے سنبھال کر گزرتا ہے تا کہ کانٹوں سے اس کا لباس تار تار نہ ہو جائے۔ دنیا میں اسی طرح گناہوں، کثافتوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے بچ کر زندگی گزارنے کا نام تقویٰ ہے۔تقویٰ کے لئے اخلاص شرط ہے۔

ارشاد خداوندی:

ترجمہ:۔نہ ان کے (قربانی کے جانوروں کے) گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون مگر اسے تو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔(الحج آیہ 37)

ترجمہ:۔حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی تقویٰ اختیار کرے اور صبر سے کام لے تو اللہ کے ہاں ایسے نیک لوگوں کا اجر مارا نہیں جاتا۔(یوسف آیہ 90 من)

ترجمہ:۔اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا لٰہذا ہم نے ان کے بُرے اعمال کی وجہ سے انکو پکڑ لیا۔(الاعراف آیہ 96)

ہے مجھ پہ تیرا کتنا کرم میرے خدایا
بخشش کا تیری پایا کسی نے نہیں پایا
میں جب بھی گناہگار ہوا توڑ کے توبہ
ہر بار کرم نے تیرے سینے سے لگایا

3-توبہ:۔توبہ کے لفظی معنی ہیں لوٹ آنا، جب کوئی گناہگار اپنی گناہوں سے آلودہ زندگی گزار کر اللہ کے خوف سے اس پر آلائش زندگی کو ترک کر دیتا ہے اور نیکی اختیار کر لیتا

Marfat.com

ہے تو اسلامی اصطلاح میں اسے توبہ کر لینا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ادا بہت پسند ہے اور ہر توبہ کرنے والے کو رحمت خداوندی کے سایہ میں جگہ مل جاتی ہے چاہے اس نے سینکڑوں بار توبہ کر کے توڑ دی ہو۔

ارشاد ایزدی ترجمہ:۔ ہاں یہ جان لو کہ توبہ کی قبولیت کا حق انہی لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں اور اس کے بعد جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے۔ (النساء آیت 17)

ترجمہ:۔ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ (الانعام آیت 54 من)

ترجمہ:۔ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں اور معاً اللہ انہیں یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے بغیر اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو۔ وہ دیدہ دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دیگا اور ایسے باغوں میں انہیں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہاں وہ ہمیشہ ان میں رہینگے۔ کیا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔ (العمران آیت 135، 136 من)

ے وصل کے اسباب پیدا ہوں تیری تحریر سے
دیکھ کوئی دل نہ دکھ جائے تیری تقریر سے

4- **حسن سلوک** :۔ مکارم اخلاق کو بروئے کار لاتے ہوئے دوسرے انسانوں سے میل ملاپ اور رابطہ حسن سلوک کہلاتا ہے۔ حضورؐ کی حیات طیبہ حسن سلوک کا مرقع

Marfat.com

تھی آپؐ نے پتھر کھا کر بھی دعائیں دیں اور کفار کی دلجوئی اور دلداری کا وہ انداز اختیار کیا کہ لوگ صرف آپ کے اخلاق حسنہ اور حسن سلوک سے متاثر ہو کر جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے، حسن سلوک سے ہر کسی کو رام کہا جا سکتا ہے اسی لئے اسلام نے اسے اپنانے کی سخت تاکید فرمائی ہے اور دلجوئی اور دلداری کو مسلمان کا ہتھیار قرار دیا ہے۔ حسن سلوک سے ہی حسن معاشرت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

ارشاد خداوندی ترجمہ:۔ اور تم سب اللہ کی بندگی کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ (النساء آیت 36 من)

ترجمہ:۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے (البقرہ آیت 195)

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

5- خدمت خلق :۔ لوگوں کی خدمت ایک مقبول عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ماں سے بھی سو گنا زیادہ مہربان ہے صاف ظاہر ہے کہ اسقدر کریم ہستی جب کسی کو اپنی مخلوق کی خدمت میں مصروف دیکھے گی تو کس قدر اس خدمت کرنے والے پر مہربان ہوگی۔ خدمت خلق کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے اور اس عمل سے درد دل پیدا ہوتا ہے بقول علامہؒ۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

Marfat.com

درددل جو خدمت خلق کا محرک اور بنیادی ستون ہے انسانیت کی ایک متاع عزیز ہے اس کی اہمیت جوشؔ کے اس شعر سے واضح ہو جائیگی۔

سینے میں ہے اس کے سوز اگر شیطاں کے قدم لے آنکھوں پر
بیگانۂ درد دل ہے اگر جبریل کی بھی تعظیم نہ کر

خدمت خلق میں ریا کا عنصر شامل نہیں ہونا چاہئے اور نہ یہ عمل نام ونمود کے لئے ہو۔

ارشاد ایزدی ترجمہ:۔ اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور (ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کی خاطر کھانا کھلا رہے ہیں ہم تم سے نہ کوئی بدلا چاہتے ہیں نہ شکریہ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہو رہا ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔ (الاھر آیت 8 تا 10)

ترجمہ:۔ کسی کی گردن کو غلامی سے چھڑانا یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم کو یا کسی خاک نشین کو کھانا کھلانا، بلندیوں کی طرف جانے کا یہی ایک راستہ ہے۔ (البلا آیت 13 تا 16)

الگ الگ مہاجر اور انصار جب اسی لڑی میں پروئے گئے تو ایسے بھائی بھائی بنے کہ مکانات، باغات، اور جائیدادوں میں، برابر کے شریک سمجھے جانے لگے۔ حتیٰ کہ جب کوئی انصاری اللہ کو پیارا ہوتا تو اس کی وراثت میں سے اس کے مہاجر بھائی کو بھی باقاعدہ حصہ ملتا اسلامی اخوت میں معیار فضیلت تقویٰ کو قرار دیا گیا تاکہ ہر خواہشمند اپنی کوشش و کاوش سے اس مقام کو پا سکے۔ پرہیزگارانہ زندگی، خدا ترسی اوامر ونواہی کی پابندی دوسرے معنوں میں تقویٰ کہلاتی ہے۔ ان حقائق سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام نے تمام انسانوں کو ترقی اور عزت کے مساوی مواقع عطا فرمائے ہیں اور اسلام کا نظام اخوت، محبت باہمی احترام، مساوات اور عزت نفس کے سنہری اصولوں پر قائم ہے۔

Marfat.com

ارشاد خداوندی ترجمہ:۔ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

ترجمہ:۔ مسلمانو! تم اس وقت کو یاد کرو جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے
س اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اور اس کی عنایت سے تم ایک دوسرے
کے بھائی بن گئے۔

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں محنت زیادہ

6- خوش گفتاری: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے زبان اس کی طرف سے لطف وعنایات کا عظیم مظہر ہے قرآن مقدس میں 25 مقامات پر زبان کو نعمت قرار دیا گیا ہے۔ واقعی زبان انسانی شخصیت کی کلید ہے یہ وہ واحد وسیلہ ہے جس سے دعا، مناجات اور اللہ کی عبادت کی جاتی ہے انسان کہیں اس کے استعمال سے آگ لگا دیتا ہے اور کبھی اس کا استعمال دوستی اور محبت کے بیج بو دیتا ہے اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے اس کے بہتر استعمال یعنی میٹھے بول کی صورت میں اسے استعمال کرنے کی تاکید فرمائی ہے اسی کا نام خوش گفتاری ہے۔

ارشاد ایزدی: ترجمہ:۔ اے محمد میرے بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد پھیلانے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (بنی اسرائیل آیت 53)

ترجمہ:۔ اے پیغمبر یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نرم خو اور خوش گفتار واقع ہوئے ہو ورنہ اگر کہیں تم تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد پیش

Marfat.com

سے چھٹ جاتے۔ (آل عمران آیت 159 من)

ایک میٹھا بول اور غلطی معاف کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ ہو اللہ بے نیاز ہے اور بردباری اس کی صفت ہے (البقرہ آیت 263)

اظہار تشکر پہ ہے نعمت میں اضافہ
یہ عمل ہے ہر بات پہ ہر خلق پہ بھاری
اللہ کی عنایات ہیں اس شخص پہ بے حد
معمول ہے جس شخص کا یاں شکر گزاری

7- شکر گزاری: ۔ کسی بھی نیکی، خلوص اور احسان کے جواب میں شکریہ ادا کرنا اخلاقی فرض سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں شکر گزاری اور ممنونیت ایک اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داری ہے۔ اظہار تشکر سے احسان کرنے والے کی دلجوئی ہوتی ہے۔ اس کا حوصلہ بڑھتا ہے اور وہ نیکی کی طرف مزید پیش قدمی کرتا ہے۔ اظہار تشکر سے پیار اور محبت کے جذبات فروغ پاتے ہیں اور انسان جذباتی طور پر ایک دوسرے کے قریب آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں اپنی نعمتیں گنوا کر انسان کو شکر گزاری کی ہدایت فرمائی ہے۔

ارشاد ایزدی ترجمہ: ۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے اس کی شکر گزاری اس کے اپنے ہی لئے مفید ہے ورنہ کوئی ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز ہے اور اپنی ذات میں آپ بزرگ ہے (النحل آیت 40 من)

ترجمہ: ۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب تو لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ (النحل آیت 73)

Marfat.com

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کی پیٹھوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے اور اس نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں اور سوچنے والے دل دیئے اس لئے کہ تم شکر گزار ہو۔ (النحل آیت 8، 7)

کر صبر، صبر کرنے کا درجہ عظم ہے
اور صابروں کے ساتھ غفورالرحیم ہے

8- صبر و تحمل:۔ ہر مصیبت اور مشکل کو اللہ کی رضا سمجھ کر برداشت کرنا اور اس پر واویلا آہ وفغاں نہ کرنا صبر کہلاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام میں اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ میں صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں صبر کرنے والا درحقیقت اللہ کی رضا پر راضی ہونے کا ثبوت دیتا ہے اور ایسے عمل کا اجر ضائع نہیں ہوسکتا، فارسی کا ایک مقولہ ہے "ہرچہ از دوست بیاید عزیز است" صابر ہر قسم کے غم و آلام اور آزمائشوں کو اللہ کی طرف سے آنے پر یقین رکھتا ہے اور اللہ کے ساتھ دوستی کا اظہار کرتے ہوئے ان پر صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑتا۔ اللہ بھی ایسے لوگوں کو اپنا دوست رکھتا ہے۔

ارشاد خداوندی ترجمہ:۔ پس اے نبی! صبر کرو اور صبر بھی ایسا کہ جس میں شکایت کا نام تک نہ ہو۔ (المعارج آیت 5)

2- ترجمہ:۔ وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکوکار ہیں ان ہی کے لئے درگزر بھی ہے اور اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر بھی۔ (ہود آیت 11 من)

3- اور صبر کر اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (ہود آیت 115)

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

Marfat.com

9- عفو و درگزر:۔ اخلاق عالیہ کے ضابطوں میں عفوو درگزر کا ایک امتیازی مقام ہے۔ اللہ اور اللہ کے نبی حضورؐ نے اسے بہت پسند فرمایا ہے اور بار بار مسلمانوں کو عفوعن الخطاء کے حوالے سے درگزر سے کام لینے کی تاکید فرمائی ہے کیوں کہ عفوو درگزر سے بگڑے ہوئے تعلقات استوار ہوتے ہیں محبت کے جذبے فروغ پاتے ہیں دشمنی، محبت میں تبدیلی ہو جاتی ہے عداوت عفوو درگزر سے ختم ہو جاتی ہے۔ اس پاکیزہ جذبہ سے کام لینے والے کو کردار کی بلندی عطا ہوتی ہے۔ حضورؐ کی حیات طیبہ ایسے شاندار نمونوں اور عدیم المثال مظاہروں سے بھری پڑی ہے ہمیں بھی چاہیے کہ حضورؐ کے نقش قدم پر چل کر اور خدائے قدوس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر عفوو درگزر کو اپنا شعار بنائیں۔

ارشاد ربانی: ترجمہ:۔ اے نبی! نرمی اور درگزر کا طریقہ اختیار کرو معروف کی تلقین کرتے جاؤ اور جاہل سے نہ الجھو (الاعراف آیت 199)

2- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم عفوو درگزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور الرحیم ہے۔ (التغابن آیت 14)

3- ترجمہ اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یہ البتہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ (الشوریٰ آیت 43)

زمیں بدلے، سماں بدلے، اگر کون و مکاں بدلے
نہیں ممکن کہ اک سچے مسلماں کی زباں بدلے

10- ایفائے عہد:۔ وعدہ کرنا اور اسے وفا نہ کرنا گناہ ہے۔ بزرگوں نے اسے خفی منافقت سے بھی تعبیر کیا ہے اسلامی تعلیمات میں اس امر کی سخت تاکید کی گئی ہے کہ

Marfat.com

ایسا وعدہ ہی نہ کرو جس کا پورا کرنا تمہارے بس میں نہ ہو یا جس کی تعمیل مشکوک ہو اور اگر وعدہ کر ہی لیا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے پورا کرنے میں رکاوٹ ثابت نہ ہو۔ فارسی کا معروف مقولہ ''قول مردان جان دارد'' اسی مفہوم کا حامل ہے یعنی بہادر لوگ اپنا وعدہ بہر صورت پورا کرتے ہیں واقعی ہے۔

خواہشوں کا غلام ہوتا ہے
جگ میں رسوائے عام ہوتا ہے
جو بھی وعدہ وفا نہیں کرتا
دوزخ اس کا مقام ہوتا ہے

ارشاد ایزدی: ترجمہ: مگر وہ لوگ ...... جو اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں ...... عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہینگے۔ (المعارج آیت 23 تا 25)

2- ترجمہ:۔ اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے کے لئے نہ بیچ ڈالو (اس ضمن میں) جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو (النحل آیت 95)

ترجمہ:۔ عہد کی پابندی کر دے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائیگا (بنی اسرائیل 34 من)

ظفر اوئی اس کو نہ جانیے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

11- ضبط غیض غصہ پی جانا: غصہ کو حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس کیفیت میں انسان کے حواس معطل ہو جاتے ہیں اور انسان عقل و شعور کی حدود پھلانگ کر رہ کچھ کہہ جاتا ہے جو اسے نہیں کہنا چاہیے تھا اور وہ کچھ کر گزرتا ہے جس کا نتیجہ نہایت

Marfat.com

افسوسناک ہوتا ہے غصہ کے عالم میں کی گئی حرکات کو کسی ضابطہ اخلاق میں روا نہیں رکھا جا سکتا۔ اس کیفیت میں انسانی عقل و ہوش ماؤف ہو جاتی ہے انسانی فکر کے سامنے بندھا ہوا شرم و حیا اور اخلاقیات کا بند ٹوٹ جاتا ہے اسلام ہمیشہ ہمیں سکھاتا ہے کہ غصہ پر ضبط رکھو اسے اپنے ہوش و حواس پر مسلط نہ ہونے دو اللہ کریم نے غصہ ضبط کر جانے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے۔

ارشاد ربانی:۔ ترجمہ: جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی اور وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو...... اگر غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔ (الشوریٰ آیت 35 تا 37 من)

ترجمہ:۔ دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور وہ ان خدا ترس لوگوں کے لئے مہیا کی گئی ہے ...... جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ (آل عمران آیت 133 تا 134 من)

خدا اور مصطفیٰ کے حکم پر چلنا عبادت ہے
یہی نیکی ہے اپنانا اسے بے حد سعادت ہے
جو اس براہِ ہدایت پر گزاریں زندگی اپنی
خدا کا خاص لطف و کرم ہے ان پر عنایت ہے

12-الاحسان (نیکی):۔

مسلمان کا ہر وہ قدم جو اللہ کے اور اللہ رسول کے حکم کے مطابق اٹھتا ہے اسلامی اصطلاح میں نیکی کہلاتا ہے اس عمل کو عربی میں احسان کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے محبوب حضور نے مسلمانوں کو دنیا میں پاکباز رہنے اور

Marfat.com

نیکیاں کمانے کی سخت تاکید فرمائی ہے تاکہ وہ زندگی کے امتحان میں کامیاب ہوسکیں اور اللہ کی تیار کردہ جنت کا حقدار ہوں۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو نیکیوں سے محروم ہیں اور شیطان کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں جس کی تمنا اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ انسان کو گمراہ کر کے دوزخ کا ایندھن بنائے، کونسا ایسا حربہ اور حیلہ ہے جو شیطان بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے میں استعمال نہیں کرتا پس جو اللہ کے نیک بندے ہیں اور نیکی پر پوری استقامت سے قائم ہیں ان پر شیطانی حملہ یا حیلہ کارگر ثابت نہیں ہوسکتا۔

ارشاد خداوندی:۔ ترجمہ جو اللہ کے ہاں نیکی لے کر آئیگا اس کا دس گنا اجر ہے اور جو بدی لیکر آئیگا اس کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنا اس نے قصور کیا (الانعام آیت 16 من)

ترجمہ:۔ نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو یوم آخرت کو، ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتہ داروں یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ (البقرہ آیت 177)

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور اچھے کام کئے ...... وہ اہل جنت میں جہاں وہ ہمیشہ رہینگے۔ (الاعراف آیت 42)

ے ہے دو جہانوں کی ذلت اس میں بُرا ہے انجام، کر کنارا
تیرا تکبر، قسم خدا کی، خدا کو ہرگز نہیں گوارا

13- نرم اور دھیمی چال :۔ زمین پر پاؤں پٹخ پٹخ کر چلنا کبرونخوت کی علامت

ہے اور غرور اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ زمین و آسمان کے چپہ چپہ پر سجدہ ریز ہونے والا

Marfat.com

شیطان صرف تکبر کی وجہ سے راندۂ درگاہ ایزدی ہوا۔ متکبر کو شیطان کا مقلا قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے کہ "انسان جب اکڑ اکڑ کر اور پاؤں پٹخ پٹخ کر زمین پر چلتا ہے تو زمین اسے اپنی زبان حال سے کہتی ہے کہ جس قدر غرور اور تکبر کا مظاہرہ کر سکے کرے آخر تم نے میرے اندر ہی آنا ہے اور یاد رکھ کہ میرے اندر ہر قسم کی اذیتیں اور موذی جانور ہیں جو آتے ہی تیری خوب تواضع کرینگے" ہمیں ان تعلیمات سے سبق حاصل کرتے ہوئے دھیمی چال چلنا چاہئے جس سے عاجزی تو ظاہر ہو مگر کبر و نخوت نہ ٹپکے۔

ے عاجزی ہر دم جھلکتی ہو تیری گفتار سے
اور ظاہر ہو سدا شائستگی رفتار سے

ارشاد ربانی: ترجمہ: رحمان کے اصلی بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں تم کو سلام (الفرقان آیت 63)

ترجمہ:۔ لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر اور نہ ہی زمین پر اکڑ کر چل اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا (لقمان آیت 18)

ترجمہ: اپنی چال میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز پست رکھ، سب آوازوں سے بُری آواز گدھے کی ہے۔ (لقمان آیت 19)

ے نیکیوں میں پہل کر اے بے خبر
کیا خبر ہے وقت کب جائے گزر

14- بھلائیوں میں سبقت:۔ اچھے کاموں میں دوسروں سے بڑھ جانے کا شوق بہت بڑی سعادت ہے، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی بشارت دی ہے۔ حضورؐ اور صحابہؓ کی پاکیزہ زندگیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں جب بھی کوئی آزمائش کا

Marfat.com

غزوات کے مواقع پر صحابہ کرامؓ کی کوشش کی وقت آیا ہر صحابیؓ نے دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کی

کا ایثار اور اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ پیش کر دینے کے ایمان افروز واقعات نیکیوں میں

سبقت لے جانے ہی کی کوششیں ہیں۔ خدائے قدوس ہمیں بھی ان مقدس جذبوں سے

سرفراز فرمائے۔

ارشاد ربانی: ترجمہ:۔ جو لوگ بھلائیوں میں دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں ان کو نفیس ترین سر بند شراب پلائی جائیگی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔ (المطففین آیت 26،25 من)

ترجمہ:۔ نیکیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کر کے انہیں پالینے والے تو درحقیقت وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے خوف سے ڈرے رہتے ہیں۔ اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ (المومنون آیت 56 تا 59)

ترجمہ: ہر ایک کے لئے ایک رخ ہے جس کی طرف وہ مڑتا ہے پس تم بھلائیوں کی طرف سبقت کرو جہاں بھی تم ہو گے اللہ تمہیں پائیگا۔ (البقرہ آیت 148 من)

محمدؐ مصطفیٰ کے حکم پر چلنا عبادت ہے

برائیوں سے بچانا خود کو عظمت ہے، سعادت ہے

15-برائیوں سے گریز:۔ دنیا میں ہر برائی شیطان کی تحریک سے جنم لیتی ہے اور شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اس کے شر سے بچنے کے لئے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنے کی تعلیم فرمائی گئی ہے ہمارے ہر قول وفعل میں جب بھی موقع پائے شیطان ضرور دخیل ہوتا ہے۔ اس نے مختلف حیلوں بہانوں سے بڑے بڑے متقی اور زاہد و پارسا لوگوں کو گمراہ کر لیا چونکہ یہ حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے اور غرور اور تکبر کا مظاہرہ کرنے کی

Marfat.com

وجہ سے مردود قرار پایا تھا اس لئے اس نے ابن آدم سے بدلہ لینے کا پہلا ہتھیار یہی منتخب کر رکھا ہے کہ انسان کے دل میں خود پسندی اور خود بینی کے سفلی جذبات پیدا کر کے اسے تکبر کی راہ پر لگاتا ہے اور ایسا انسان شیطان کی طرف سے تحسین و آفرین پا کر اس دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے آخر وہ بھی اپنے اس رہنما اور قائد کی طرح مردود قرار دیا جاتا ہے اور فسق و فجور کی راہ اختیار کر کے جہنم کا ایندھن جا بنتا ہے۔

ایک جیسا سلوک ہو سب سے
دور و نزدیک کو بھلا رکھو
منصفی کا اگر ملا موقع
عدل و انصاف کو روا رکھو

16-عدل و انصاف :۔ کوئی قوم اور ملک اس وقت تک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ معاشی، معاشرتی اور سیاسی میدان میں عدل و انصاف کا ایک موثر نظام نہ رکھتا ہو، کوئی بھی ایسا معاشرہ جس کی بنیاد ظلم وعدوان اور عدم مساوات پر رکھی گئی ہو کبھی پروان نہیں چڑھ سکتا۔ اسلام نے عدل و انصاف پر بہت زور دیا ہے بلکہ اسے اقوام کے امن اور خوشحالی کا مرکزی کردار ٹھہرایا ہے قبل از اسلام اور بعد از سلام کے معاشرہ کا موازنہ کیا جائے تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عدل و انصاف کا وہ نظام رائج کیا جس میں اپنے پرائے، چھوٹے بڑے غریب امیر کا سوال ہی نہیں رہ جاتا ہے ہر ایک سے ایک جیسا سلوک عدل و انصاف کا بنیادی سبق ہے۔ خدائے قدوس ہمیں اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

ارشاد خداوندی: ترجمہ:۔ اللہ عدل و انصاف، احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم

Marfat.com

دیتا ہے اور بدی، بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے منع فرماتا ہے۔(النحل آیت 90 من)

2-ترجمہ:۔ مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔(النساء آیت 58 من)

3-ترجمہ:۔اے لوگوں! جو ایمان لائے ہو انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد میں خود تمہاری اپنی ذات یا تمہارے والدین یا تمہارے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔(النساء آیت 135)

ہمیشہ عجز پر رحمت خدائی
تواضع خود ہی مرغوب خدا ہے
ہے دنیا میں بھی یہ عظمت کا باعث
حشر میں بھی بہت اس کی جزا ہی ہے

17-تواضع وانکساری:۔ جو مقام تواضع وانکساری میں ہے فخر وتکبر میں ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ عاجزی بے حد پسند ہے خادم ہی مخدوم بنایا جاتا ہے، حدیث مقدسہ میں ہے کہ جو انسان اللہ کی رضا کے لئے تواضع سے کام لے اللہ تعالیٰ اس کے مراتب بلند کر دیتا ہے اور لوگوں کی نگاہ میں اسے بزرگ وبرتر بنا دیا جاتا ہے تواضع مسلمان کا زیور ہے اس سے ایک سچے مسلمان کی شخصیت [illegible]تی ہے۔ پانی کے بلبلہ نے سربلندی کی کوشش کی تو پانی ہی کی لہر نے اسے ابدی نیند سلا دیا لیکن خاک نے عاجزی اختیار کی تو قدرت نے ہواؤں کے ذریعے اسے آسمانوں کی رفعت نصیب کر دی نظام قدرت کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ انکساری قدرت کا پسندیدہ عمل ہے اور عاجزی اختیار کرنے والے ہی زندگی کی آزمائشوں میں کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔

Marfat.com

ارشاد خداوندی: ترجمہ:۔ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں۔ (الفرقان آیت 63)

ترجمہ:۔ اور ان کے لئے تواضع اختیار کریں جو حضور کی اتباع کرتے ہیں۔ (الشعراء آیت 215)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کے لئے اپنے بازو جھکا دے (تواضع اختیار کر) الحجر آیت 88)

ملتی ہیں عظمتیں وہاں روح کے کمال پر
اللہ کا قرب پاؤ گے اکل حلال پر

18- اکل حلال:

۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی ہے کہ حلال کی روزی کھاؤ اور حرام کی روزی کے قریب تک نہ جاؤ۔ انسان کے تمام تر حواس اور توانائیوں کو خوراک ہی سے تقویت ملتی ہے۔ اگر خوراک حلال کمائی کی ہے تو تمام توانائیاں جلا پائینگی، نکھریں گی اور مثبت سوچ پیدا ہو گی لیکن اگر خوراک مشکوک ہے یا حرام کی کمائی سے حاصل کی گئی ہے تو دل مردہ ہو جائیگا منفی سوچ پیدا ہو گی اور انداز فکر بدل جائیگا، انسان، کی فکر، سوچ، دل و باغ، ایمان کے بنیادی اجزاء میں اگر انہیں حرام کی روزی سے توانائی پہنچائی جائے تو ظاہر ہے کہ ان کی کارکردگی غیر معیاری اور منفی ہو گی۔ صالح فکر اور صحت مند سوچ پیدا نہیں ہو سکے گی جو کہ صراط مستقیم کے مسافر کے لئے از بس ضروری ہے پس ہمیں چاہیے کہ اللہ کی عطا کی ہوئی اس مشینری کو اکل حلال کا تیل بہم پہنچا کر اسے حسن کارکردگی کا موقع بہم پہنچائیں۔

ارشاد خداوندی: ترجمہ: اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ (البقرہ آیت 63)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں کھاؤ۔

Marfat.com

(البقرہ آیت 172)

ترجمہ:۔سواس میں سے کھاؤ جواللہ نے تمہیں پاکیزہ اور حلال دیا ہے۔

مسلماں کی ہے یہ پہچان مومن کی نشانی ہے
قناعت اور توکل میں مسرت جاودانی ہے

19۔ قناعت و توکل :۔زندگی میں ہر موڑ پر ہر معاملے میں اللہ ہی پر توکل کرنے والے لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔اللہ کی غیرت کو یہ بالکل گوارانہیں کہ اس کا بندہ کسی غیراللہ سے اپنی توقعات وابستہ کرے اس لئے مکمل بھروسہ صرف اللہ ہی کی ذات پر ہونا چاہئے اور جو کچھ اس ذات بے ہمتا سے مل جائے اس پر قناعت کرنی چاہئے ''ھل من فرید'' کی رٹ لگانے والے کبھی سیر نہیں ہوتے اور قناعت اختیار کرنے والوں کو کبھی طلب کی زحمت نہیں اٹھانا پڑتی توکل کا مفہوم سمجھتے ہوئے ''لیس لانسان الا ماسعیٰ'' کو نظر انداز نہ کیا جائے حتیٰ المقدور کوشش بنیادی شرط ہے اور کوشش کرنے کے بعد نتائج قدرت کے سپرد کرنا توکل کہلاتا ہے اور جو کچھ مل جائے اسے عین مصلحت اور اپنے لئے کافی سمجھنا قناعت کے باب میں آتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔

توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
اور انجام اس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

ارشاد ایزدی ترجمہ: اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھ اللہ کافی کارساز ہے (النساء آیت 81)

ترجمہ۔پھر جب تو ارادہ کرلے تو اللہ پر بھروسہ رکھ بے شک اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں سے خود خدائے قدوس محبت کرتا ہے۔(العمران آیت 159)

ترجمہ: پس اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دے کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

Marfat.com

ہے نے اس پر بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

کرے ایثار جو غیروں کی خاطر
بلند اس کی بھی عظمت کا نشان ہو
جو مخلوق خدا کا خیال رکھے
خدا پھر کیوں نہ اس پر مہربان ہو

20-سخاوت و ایثار:۔ ہر کسی کو رزق اللہ ہی کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ وہی رزاق ہے اس کے دیئے ہوئے مال کو اس کی محتاج اور ضرورت مند مخلوق میں بانٹ دینے سخاوت کہتے ہیں اور اپنی ضرورت کو پس انداز کر کے دوسروں کی ضروریات کو اولیت دینا اور انہیں پورا کرنا ایثار کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ دونوں اعمال بہت پسند ہیں اور حضورؐ نے بھی ان دونوں اعمال کی تاکید فرمائی ہے ان اوصاف کے حامل افراد کو ہر وقت اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل رہتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی ضرورتمند مخلوق کی امداد کو اپنی (اللہ کی) امداد قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والے کو جنت کی شہادت دی گئی ہے۔ اللہ نے جس قدر نیک اعمال کی تاکید فرمائی ہے ان سب میں سے مخلوق کی حاجت روائی اور لوگوں سے ہمدردی کو سرفہرست گردانا ہے۔

ارشاد خداوندی۔ ترجمہ:۔ اور وہ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ ایذاء دیتے ہیں ان ہی کے لئے اپنے رب کے پاس بدلہ ہے نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ (البقرہ آیت 262)

ترجمہ:۔ جب تک تم اپنی پیاری چیزوں میں سے خرچ نہ کرو تم بھلائی ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ (العمران آیت 92)

Marfat.com

شیطان سے رکھتے ہیں یہ بدبخت محبت
اللہ و محمد سے ہے ان کو تو عداوت
محشر میں ٹھکانہ بھی ہے دوزخ میں انہیں کا
جو لوگ کہ کرتے ہیں امانت میں ......خیانت

21-امانت و دیانت :۔ اللہ تعالیٰ نے امانتوں کا تحفظ کرنے اور انہیں مالکان تک صحیح و سلامت پہنچانے کی سخت تاکید فرمائی ہے حضور نے اپنی پاکیزہ عملی زندگی میں امانتداری کا نمونہ دیکر اس حقیقت کو واضح کیا کہ مومن کسی حال میں بھی امانت میں خیانت نہیں کرتا۔ ہجرت کے عظیم واقعہ سے کون نابلد ہے کفار کے اس قدر مظالم کے باوجود آپؐ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو محض امانتیں واپس کرنے کے لئے مکہ پاک میں چھوڑ جاتے ہیں اور خود ہجرت فرما جاتے ہیں امانت صرف مال کی نہیں ہوتی خیالات اور اختیارات کی بھی ہوتی ہے ہمیں از حد کوشش کرنی چاہیے کہ کسی بھی قسم کی امانت میں ہم سے خیانت نہ ہونے پائے۔

ارشاد ایزدی ترجمہ :۔ مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کو واپس کرو۔ (النساء آیت 58 من)

ترجمہ :۔ اور وہ فلاح پا گئے جو اپنی امانتوں اور کئے ہوئے وعدوں کا لحاظ رکھنے والے ہیں۔ (المومنون آیت 8)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو اور نہ ہی خدا اور خدا کے رسول کی امانت میں خیانت کرو۔ (الانفال آیت 27)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

22- عمل صالح :۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی تعلیمات پر عبور حاصل کرنے کے

Marfat.com

بعد ان پر عمل پیرا ہونا ہی کامیابی کی دلیل ہے علم اور عمل لازم وملزوم ہیں عمل کے بغیر علم بے مقصد ہے اور علم کے بغیر عمل ممکن ہی نہیں اگر کوئی سو سال بھی علم حاصل کرتا رہے اور ہزاروں کتابیں جمع کر لے تب بھی اللہ کی رحمت کا سزادار نہیں ہوگا جب تک کہ علم پر عمل نہیں کریگا مقام غور ہے کہ آج اگر ہمارا علم ہمیں برائیوں سے بچا کر اعمال صالح کی طرف راغب نہیں کر سکتا تو کل قیامت کے روز یہی علم ہمیں دوزخ کے عذاب سے کیسے بچا سکے گا سب سے زیادہ شدید عذاب اس عالم کو ہوگا جس نے علم حاصل کرنے میں تو زندگی صرف کر دی مگر اس علم پر عمل کرنے سے محروم رہا اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف علم دستگیری نہ کر سکتا اللہ کی رحمت کا سزاوار ہونے کے لئے علم کے ساتھ ساتھ عمل نہایت ضروری ہے خالق کائنات ہمیں اسکی توفیق ارزانی فرمائے۔

ارشاد ایزدی ترجمہ:۔ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے

ترجمہ:۔ جو شخص امید رکھتا ہے اپنے رب سے ملنے کی تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے۔ (سورہ کہف)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے تو فردوس کے باغات ان کی رہائش گاہ ہونگے۔

ترجمہ:۔ تم میں سے جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ وعدہ کرتا ہے کہ انہیں زمین میں حکومت عطا کریگا۔ (سور نور آیت 55)

ترجمہ:۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے ہم ان نیکوکار لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ (سورہ کہف آیت 30)

Marfat.com

قرآن اور نہی عن المنکر (السیئات)

مشرک ہے بس دشمن رب کریم
شرک کو حق نے کہا ظلم عظیم

1۔شرک:۔ اللہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے پوری کائنات پر حاکمیت اعلیٰ اسی کی ہے وہ وحدہ لاشریک ہے اس کی صفات اور اختیارات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے اور یہ قطعی طور پر نا قابل معافی جرم ہے۔

ترجمہ:۔ پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم جانتے ہو (البقرہ آیت 22)۔

ترجمہ،۔ پس جو شخص اپنے پروردگار کی ملاقات کا امیدوار ہے اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔(الکھف آیت 110)

ترجمہ:۔مت شریک کر ساتھ اللہ کے بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔(لقمٰن آیت 13)

لے جاتی ہے حرام کی روزی زوال میں
ہیں بے شمار برکتیں رزق حلال میں

2-رزق حرام:۔ جسم کے تمام ترقواء رزق سے توانائی حاصل کرتے ہیں اور رزق حرام سے پرورش پانے والے جسم کے تمام قواء صحیح کارکردگی کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں ان کا حشر وہی ہوتا ہے جو اس مشینری کے پرزوں کا ہو جس میں خالص پٹرول کی جگہ کالا تیل استعمال کرنا شروع کر دیں حضور کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس جسم نے حرام کی روزی سے پرورش پائی وہ دوزخ کی آگ میں جلے گا کیونکہ وہ دوزخ ہی کے لائق ہے قرآن فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔اے ایمان والو! اپنے درمیان اپنے بھائیوں کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ

Marfat.com

تمہاری آپس کی رضامندی سے تجارت ہو۔ اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو کوئی ظلم اور زیادتی سے یہ کام کریگا ہم اس کو عنقریب آگ میں داخل کرینگے اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔ (النساء آیت 29 تا 30)

جو زباں سے کہہ دیا ہے اسکو تم پورا کرو
کچھ بھی ہو جائے نہ اپنے عہد سے ہرگز پھرو

3- عہد شکنی :۔ زبان سے کیا ہوا وعدہ بہر صورت پورا ہونا چاہیے، قیادت کے روز دعووں کی تکمیل کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ وعدہ خلافی ایک اخلاقی جرم ہے قرآن فرماتا ہے۔

ترجمہ :۔ پس جو بد عہدی کرتا ہے اپنی ہی جان کے نقصان کے لئے کرتا ہے (الفتح آیت 10)

ترجمہ :۔ پس ہم نے ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ (المائدہ آیت 13)

جھوٹ : (کذاب) :۔ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے، ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے کئی بار جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو حفاظت کرنے والے فرشتے اس جھوٹ کی بو سے میل بھر دور چلے جاتے ہیں۔ حضورؐ نے اسے خیانت سے تعبیر فرمایا ہے آپ نے تاکید فرمائی ہے کہ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ کسی ایسے کو ہدایت نہیں کرتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو۔ (الزمر آیت 3)

ترجمہ :۔ جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن جھوٹے خسارے میں ہونگے۔ (الجاثیہ آیت 27)

Marfat.com

ترجمہ:۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے

(البقرہ آیت 10)

روزِ محشر ان کی دوزخ ہے سزا
بے حیا ساتھی ہوا شیطان کا

4- فواحش (بے حیائی) بے حیائی بداخلاقی ہی کی ایک صورت ہے اور اس سے انسانی کردار مشکوک اور عیب دار ہو جاتا ہے جہاں حیا کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے وہاں بے حیائی کو ایک کھلی فحاشی کہا گیا ہے اور بے حیا کے لئے دوزخ لازم قرار پائی ہے قرآن میں آتا ہے۔

ارشاد ایزدی: ترجمہ:۔ اے ایمان والوں! شیطان کے والوں پر مت چلو جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ بے حیائی اور بری بات ہی کا حکم دیگا۔ (النور آیت 21)

ترجمہ:۔ آپؐ فرمادیں میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں۔ (الاعراف آیت 33)

ترجمہ:۔ بے شک وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ لوگوں میں بے حیائی کا چرچا ہو ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ (النور آیت 19)

حسد کھا جاتا ہے ایسے نیکیاں انسان کی
جس طرح کہ خشک ایندھن کو جلا دیتی ہے آگ

5- حسد:۔ کسی کو خوشحالی میں دیکھ کر اندر اندر جلنا حسد کہلاتا ہے پہلی کئی امتیں اسی نامراد مرض کا شکار ہو کر برباد ہو گئیں۔ یہ بیماری دین کی جڑیں کاٹ دیتی ہے اور حسد انسانی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو ختم کر دیتی ہے یہ ایک گھناؤنا اخلاقی مرض

Marfat.com

ہے۔قرآن نے اس سے بچنے کی سخت تاکید اور اس کے مرتکب کو وعید فرمائی ہے اسی سے ملتا جلتا ایک اور فاسد جذبہ کی سخت مذمت کی گئی ہے جسے بغض کا نام دیا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ کیا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمادکھا ہے۔

ترجمہ:۔ اور (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

قرآن کی تعلیم یہ واضح ہے

تکبر علامت ہے شیطان کی

6- تکبر:۔ ایک ایسا شخص جو ہمیشہ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھے اور دوسروں کو حقیر اور کم تر جانے متکبر ہے اور جس شخص کے قلب میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائیگا۔ شیطان نے آسمان کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا۔ معلم الملکوت کے منصب پر فائز رہا۔ لیکن اس تکبر نے اسے ملعون اور راندۂ درگاہ ایزدی بنا دیا۔ حدیث مقدسہ میں ہے کہ قیامت کے روز تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح مردوں کی صورت میں جمع کیا جائیگا۔ ذلت وخواری چاروں طرف سے ان کو گھیرے ہوگی اور ان کو جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف جس کا نام بولس ہے ہانکا جائیگا ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی اور ان کو دوزخیوں کا نچوڑ یعنی خون پیپ اور کچ لہو پلایا جائیگا جس کا نام طینت الخبال ہے۔

ترجمہ:۔ زمین پر اترا کر نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالیگا اور بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچ سکیگا۔ (بنی اسرائیل آیت 37)

ترجمہ:۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور تکبر کیا عذاب دیگا ان کو درد دینے والا عذاب

Marfat.com

(النساء آیت 172)

ترجمہ:۔اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور تکبر کیا وہ سب دوزخی ہیں اور وہ سب اس میں ہمیشہ رہینگے۔(اعراف آیت 36)

عقل و شعور محو کرنا اس کا کام ہے
اسلام میں اسی لئے غصہ حرام ہے

7-غصہ:۔غصہ حرام ہے اور اس حال میں سرزد ہونے والا قول و فعل ہمیشہ غیر معیاری اور ناپسندیدہ ہوتا ہے صالحین اور متقین کی پہچان میں کہا گیا ہے کہ وہ غصہ کو ضبط کرنے میں حضور کا ارشاد گرامی ہے" غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے اس لئے جب تم میں کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے"۔

ترجمہ:۔اور جب (مومنین کو) غصہ آتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں (الشوریٰ آیت 37)

ترجمہ:۔اور وہ (متقین) غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے نہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو۔(العمران آیت 134)

8-حرص:۔حریص آدمی دنیا کے مال کی محبت میں دین سے بہت دور چلا جاتا ہے۔اور اسکا یہی عمل اسے اللہ کی بخشش سے بھی دور کر دیتا ہے اسے کسی معاشرہ میں پسند نہیں کیا جاتا ایسے لوگوں کی یہ طلب بڑھاپے میں اور زیادہ تیز ہو جاتی ہے حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ انسان بوڑھا ہوتا ہے تو دو چیزیں اس میں جوان ہو جاتی ہیں 1-مال کی حرص 2-عمر کی زیادتی کی تمنا اور یہ دونوں اللہ کو پسند نہیں۔

ترجمہ:۔تمہیں کثرت کی حرص نے غافل رکھا حتی کہ تم قبر میں جا پہنچے (التکاثر

Marfat.com

آیت 1 تا 2)

ترجمہ:۔اور خرابی ہے اس کے لئے جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا اور سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔(الھمن آیت 2 تا 3)

یہ فعل بد ہے لاکھ ملامت سے کم نہیں
کرنا کسی سے بخل خیانت سے کم نہیں

9- بخل:۔ارتکاز زر کے بعد اس کے جائز مصرف سے گریز کرنا بخل کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رازق ہے اس کے دیئے ہوئے مال میں دوسروں کا حصہ ہوتا ہے ان لوگوں کو اپنے اپنے حصہ سے محروم رکھنا انسان کو خیانت کے قریب لے جاتا ہے اسے اسلامی اصطلاح میں بخل کہتے ہیں۔قرآنی احکام:

ترجمہ:۔اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دو(التوبہ آیت 34)

ترجمہ:۔جس دن وہ سونا چاندی گرم کیا جائے گا دوزخ کی آگ میں پھر اس سے ان کی پیشانیوں ان کی گردنوں اور ان کی پیٹھوں پر داغ دیئے جائینگے (اور کہا جائیگا) یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اسکا مزہ چکھو۔(التوبہ آیت 35)

ایماں سے جو خالی ہیں ریاکار وہی ہیں
دنیا کے طلبگار ہیں بدکار وہی ہے

10-ریاکاری:۔عبادت وریاضت ہو یا انفاق فی سبیل اللہ،خدمت خلق ہو یا کوئی اور نیکی کا کام جب ہم ان امور کو محض نمود نمائش اور دکھلاوے کے لئے سرانجام دیں تو اسے ریاکاری کہتے ہیں ریاکاری میں کام کرنے والے کا مقصد دنیا کی تحسین وآفرین

Marfat.com

اور شہرت ہوتا ہے اللہ کی رضا مقصود نہیں ہوتی ۔ اسی لئے اللہ کے ہاں ایسے کاموں کا کوئی اجر اور ثواب نہیں ہے اور قرآن ہمیں اس دکھلاوے کے امور سے باز رہنے کی پرزور تاکید کرتا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ :۔ اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں وہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ قیامت کے دن پر ...... (النساء آیت 38)

ترجمہ :۔ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں اور وہ لوگوں کو دکھلاتے ہیں ۔ (الماعون آیت 4 تا 6 من)

حضورؐ نے دکھلاوے اور ریا کو شرک سے تعبیر کیا ہے اور مشرک قطعاً قابل معافی نہیں۔

ترجمہ :۔ ریاکاری کرنے والے مجھے دھوکا دیتے ہیں اور میرے ڈھیل دینے کے باعث مغرور ہو گئے ہیں میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر ان ہی میں سے بلا و فتنہ کو مسلط کروں گا۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال لے آید

11- ظلم :۔ ظلم اور زیادتی مترادف الفاظ ہیں۔ حق دانوں کو ان کے حق سے محروم کر دینا اور حق تلفی کا مرتکب ہونا خدا کی نافرمانی بھی ظلم ہے کیونکہ اس سے تین حقوق تلف ہوتے ہیں پہلا خدائے اقدوس کا حق، دوسرا ان چیزوں کا حق جو اللہ کی نافرمانی میں استعمال ہوئیں اور تیسرا خود انسان کا اپنا حق کیونکہ اس نے نافرمانی کر کے اپنے آپ کو دوزخی بنا لیا۔

ارشاد ایزدی ۔ ترجمہ :۔ خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر ۔ (ھود آیت 18)

Marfat.com

ترجمہ:۔ظالم نجات نہیں پائینگے۔(الانعام آیت 21)

ترجمہ:۔خبردار ظلم کرنے والے ہمیشہ عذاب میں رہینگے (الشوریٰ آیت 45)

12-فساد:۔فساد اور فتنہ شیطانی عمل ہیں کیونکہ ان دونوں سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور کوئی بھی ان کے شر سے محفوظ نہیں رہتا۔

ارشاد ایزدی: اللہ فساد پھیلانے کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔(المائدہ آیت 74)

ترجمہ:۔اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو (العنکبوب آیت 36)

فساد پھیلانے والوں کے راستے پر نہ چلو۔(الاعراف آیت 142)

خدا کی طرف سے ہے اس پہ لعنت
امانت میں جو کرتا ہے خیانت

13-خیانت:۔انسان کی آپ کے پاس رکھی ہوئی امانت میں خورد برد کرنا اور اللہ کے مال میں ناجائز تصرف خیانت کہلاتا ہے خیانت کرنے والے کو خائن کہتے ہیں۔

ارشاد ایزدی: ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔ (الانفال آیت 58)

ترجمہ:۔اے ایمان والوں نہ خیانت کرو اللہ سے نہ رسول اکرم سے اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت کے مرتکب نہ ہو۔(النساء آیت 105)

جس نے غیبت کا عمل اپنا لیا
مردہ بھائی کا ہے گوشت کھا گیا

14-غیبت:۔کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے ایسے خیالات کا اظہار کرنا کہ اگر وہ پاس ہوتا تو برا محسوس کرتا غیبت کہلاتا ہے یہ عمل اپنے بھائی کا گوشت کھانے

Marfat.com

کے مترادف قرار دیا گیا ہے کسی آدمی کی برائی اس کی پشت پر بیان کرنے کی دوصورتیں بتائی گئی ہیں اگر وہ برائی آپ کے اس بھائی میں موجود ہے تو آپ نے اس کی غیبت کی، اگر وہ برائی اس میں موجود نہیں لیکن آپ نے اس سے منسوب کی تو آپ نے اس پر بہتان لگایا اور دونوں چیزیں گناہ ہیں حضورؐ نے غیبت کو زنا سے بھی بدتر قرار دیا ہے کیونکہ زنا کا جرم اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگنے سے معاف ہوسکتا ہے مگر غیبت کا جرم اس وقت تک معاف نہیں ہوگا جب تک کہ وہ آدمی معاف نہیں کریگا جس کی غیبت کی گئی تھی۔

ارشاد خدوندی ہے:

ترجمہ:۔اورتم میں بعض بعض کی غیبت نہ کریں کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔(حجرات آیت 12)

بے گناہ انسان کی مت جان لے
یہ گھناؤنا جرم ہے پہچان لے

15- قتل :۔ کسی کم قصور کے حامل یا بے گناہ انسان کو جان سے مار ڈالنا قتل عمد کہلاتا ہے اوراس کی سزا دوزخ ہے قتل کے بدلہ میں قتل کی اسلام اجازت دیتا ہے لیکن اس ضمن میں بھی معاف کر دینے کا بڑا درجہ ہے تنگیے رزق کے ڈر سے اولاد کے قتل سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے اپنی جان مارنا یعنی خودکشی کرنا بھی گھناؤنا گناہ ہے اور اسکی سزا بھی دائمی دوزخ رکھی گئی ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ:۔اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کریگا اسکی سزا دوزخ ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیگا اور اللہ کا غضب اس پر ہوگا اور اسکی لعنت بھی۔(ایسے لوگوں

Marfat.com

کے لئے) اللہ نے بڑا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (النساء آیت 93)

ترجمہ:۔ اور محتاجی کے خیال سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تم کو بھی روزی دیتے ہیں اور ان کو بھی (اس لئے) جان کو جسے اللہ نے محترم کیا ہے۔ ناحق قتل نہ کرو (الانعام آیت 152)

مت ملوث ہو زنا کے کام میں
یہ برائی ہے کھلی اسلام میں

16-زناء:۔ زنا انتہائی قبیح اور گھناؤنا فعل ہے زانی اور زانیہ کے لئے سخت وعید آئی ہے۔ اس عمل سے مزید سینکڑوں جرائم جنم لیتے ہیں۔ اسلام نے اس جرم کی سزا انتہائی عبرتناک مقرر کی ہے سزا کے تناظر سے ہی اندازہ ہوسکتا ہے کہ اسلام نے اس جرم کو کتنا سنگین قرار دیا ہے۔

ترجمہ:۔ اور زنا کے قریب مت جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بری راہ۔ (بنی اسرائیل آیت 32)

ارشاد ربانی: ترجمہ: زنا کے مرتکب کو قیامت کے دن امرا عذاب دیا جائے اور وہ اس میں ذلیل پڑا رہیگا۔ (الفرقان آیت 68،69)

مفلوج کرنا ذہن کو بس اس کا کام ہے
اسلام کی تعلیم میں نشہ حرام ہے

17-شراب و جواء:۔ آسلام نے ہر نشہ اور چیز کو حرام قرار دیا ہے یہ دونوں عمل اس قبیل میں آتے ہیں نشہ کی حالت میں انسان ہوش، حواس کھو بیٹھتا ہے اور اسے حرام حلال کی تمیز نہیں رہتی اس حالت میں اس سے ایسی حرکات سرزد ہوسکتی ہیں جو قطعی حرام ہیں اسی وجہ سے نشہ کو حرام قرار دیا گیا ہے تا کہ انسان نہ اسے عادت بنائے اور نہ اس

Marfat.com

کیفیت سے دوچار ہو جو اسے گناہگار بنا سکتی ہے ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ:۔اے ایمان والو شراب اور جواء اور فال پانسہ کے ناپاک شیطانی کام میں تم ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور نفرت پیدا کرے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کہا تم رکنے والے ہو۔(المائدہ 90،91)

سود کا کرتے ہیں جو بھی کاروبار
ان کا دشمن ہے خدائے کردگار

18-سود:۔ سود کے لئے عربی میں ربوٰ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی اضافہ یا زیادتی کے لئے جاتے ہیں اسلامی اصطلاح میں وہ زائد رقم ایک قرض خواہ اپنے قرض دار سے اصل رقم کے ساتھ واپس لینے کے لئے طے کرے اس اضافی رقم کو ربوٰ یا سود کہتے ہیں اس باب میں سود کی مختلف صورتوں کو اسلامی ضابطہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے بہرحال سود کی کوئی بھی صورت ہو اس کا حصول شرعاً قطعی حرام ہے اور اسے ایک انسانیت کش گھناؤنا جرم قرار دیا گیا ہے اسکی سنگین صورتحال کا اندازہ حضور کے اس ارشاد عالیہ سے لگایا جا سکتا ہے ''سود میں ستر گناہ ہیں اور ان میں سے سب سے چھوٹا گناہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی اپنی ماں سے زنا کرے''۔اور ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ سود لینے والا، سود دینے والا، سود کی تحریر لکھنے والا، اس تحریر کا گواہ سب جہنمی ہیں۔

ترجمہ:۔اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔(البقرہ آیت 275)

ترجمہ:۔اے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر واقعی تم ایمان لائے ہو ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس

Marfat.com

کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔(البقرہ آیت 278)

قرآن اور غیر مسلم مفکرین کی آراء:

ع ''حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی''

قرآن وہ مقدس کتاب ہے جو حضرت محمد الرسول ؐ پر نازل ہوئی قرآن کے معنی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی (کتاب) ہے بلاشبہ اس متبرک کتاب کو کروڑوں افراد روزانہ پڑھتے ہیں دنیا میں یہ عظمت آج تک کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی یہ وہ واحد کتاب ہے جس میں چودہ سو سال کی طویل مدت گزر جانے کے باوجود آج تک لفظ اور حرف تو کجا ایک شوشے تک کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اس عظیم کتاب کی صداقت اہل اسلام کا جزو ایمان ہے۔ غیر مسلم مفکرین نے بھی اس کی حق وصداقت کے اظہار کا برملا اعتراف کیا ہے ان میں سے چند ایک آراء ہدیہ قارئین کی جارہی ہیں۔

1- جارج سیل :۔ لکھتا ہے کہ قرآن بے شک سب سے بہترین اور مستند کتاب ہے کسی انسان کا علم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا اور یہ مردہ کو زندہ کرنے کا سا معجزہ ہے ایک آدمی ناخواندہ محض کس طرح ایسی بے عیب اور لاثانی طرز کی عبارت تحریر کرسکتا ہے۔

2- ریورینڈ جی ایم ویل :۔ مشہور متعصب پادری لکھتا ہے ''قرآن کریم کی تعلیم نے بت پرستی مٹائی۔ جنات اور ماریات کا شرک مٹایا اللہ کی عبادت قائم کی۔ بچوں کے قتل کی رسم نیست ونابود کی ام الخبائث شراب کو حرام مطلق ٹھہرایا۔ چوری، جوا، زنا کاری اور قتل وغیرہ کی ایسی سزائیں مقرر کیں کہ کوئی شخص ارتکاب جرم کی جرأت ہی نہ کر سکے۔

3- جیکسوئل کنگ :۔ اپنے لیکچر میں لکھتا ہے کہ قرآن ایسی مات کا مجموعہ ہے اس میں اسلام کے قوانین، اصول اور اخلاق کی تعلیم اور روزمرہ کے کاروبار کی نسبت صاف

Marfat.com

ہدایات موجود ہیں۔اس لحاظ سے اسلام کو عیسائیت پر فوقیت حاصل ہے کہ اس کی مذہبی تعلیم اور قوانین علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔

4- موسیو اوجین :۔فرانس کا یہ نامور مفکر لکھتا ہے کہ قرآن مذہی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس میں اجتماعی اور سوشل احکام بھی موجود ہیں جو انسانی زندگی کے لئے ہر حالت میں مفید ہیں۔

5- پروفیسر کارلائل :۔ پروفیسر صاحب لکھتے ہیں ''میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور یہ سچ اور کھلی حقیقت ہے کہ اگر خوبی پیدا ہوسکتی ہے تو اس سے ہوسکتی ہے۔

6- ڈاکٹر گبن :۔قرآن وحدانیت کا سب سے بڑا گواہ ہے ایک موحد فلسفی اگر کوئی مذہب قبول کرسکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے غرض سارے جہان میں قرآن کی نظیر نہیں مل سکتی۔

7- کاونٹ ہنری ری کاسٹر :۔''قرآن کو دیکھ کر عقل حیرت میں آتی ہے کہ اس کا بے عیب اور لاثانی کلام اس شخص کی زبان سے کیونکہ ادا ہوا جو محض امی تھا۔

8- مسٹر مارنا ڈیوک :۔قرآن ہی کے قوانین نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے طور پر بتائے ہیں اور اس کو یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی مان لیا ہے۔

9- ایکس لیورزون :۔فرانسیسی فلاسفر لکھتا ہے''قرآن ایک روشن اور پرحکمت کتاب ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ ایک ایسے شخص پر نازل ہوئی جو سچا نبی تھا اور خدا نے اس کو بھیجا تھا۔

10- فوسیو میڈیو :۔فرانسیسی فاضل لکھتا ہے''اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں انہوں نے قرآن کی تعلیم کو نہیں دیکھا جس کے اثر سے عربوں جیسی غیر مہذب

Marfat.com

اور جاہل ترین قوم کی معیوب عبادات کی کایا پلٹ گئی۔

11- موسیو کاسٹن کار:۔ یہ مفکر اخبار ''شکارڈ'' میں لکھتا ہے ''زمین سے اگر قرآن کی حکومت جاتی رہے تو دنیا کا امن کبھی قائم نہ رہ سکے۔

12- ایکسکی بولف:۔ یہ جرمن فاضل لکھتا ہے'' قرآن نے صفائی، طہارت اور پاکبازی کی ایسی تعلیم دی ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو جراثیم امراض سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔

13- عرب کا ایک کافر شاعر:۔ عرب کا ایک شاعر جس کا تعلق جماعت کفار سے تھا شہر کے شروشر۔ تعفن آب و ہوا اور عام لوگوں کی ناخوشگوار صحبت سے بچنے کے لئے پہاڑ کے ایک غار میں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گیا تھا کیونکہ یہ باتیں اس کے دل و دماغ پر برا اثر ڈالتی تھیں اور اس کی یکسوئی متاثر ہوتی اس کے بہت سے شاگرد تھے جو اس سے اپنے کلام کی اصلاح لیتے تھے۔ ہر شاگرد اپنا کلام بغرض اصلاح اس غار کے اندر ڈال دیتا اور دوسرے روز وقت مقررہ پر غار کے باہر سے اٹھا لاتا، ایک شاگرد نے ایک دن قرآن پاک کی ان مقدس آیات کو اپنا کلام ظاہر کرتے ہوئے ان کے ساتھ اسی وزن کا چوتھا مصرعہ تحریر کرنے کی استدعا کی۔ آیات مقدسہ یہ تھیں **انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر انا شانئک ھوالا بتر**

دوسرے روز جب وہ اپنا پرچہ واپس لایا تو اس میں تحریر تھا ''لیس ھذا قول البشر'' یعنی یہ انسان کا کلام نہیں۔

ہمارے جان و مال ہمارے مادر و پدر، ہماری آل اولاد ایسے شفیق و کریم رسول مکرم پر

Marfat.com

قربان ہوں جن کے توسط عالیہ سے ایسی، پاکیزہ، عظیم اور مظہر العجائب کتاب ضابطہ حیات اور منشور زیست کی حیثیت ہمیں عطا ہوئی۔ الحمدللہ

14- ڈاکٹر سموئیل جانسن :۔ قرآن کے مطالب ایسے ہمہ گیر اور ہر زمانے کے لئے اس قدر موزوں ہیں کہ زمانہ کی تمام صدائیں خواہ مخواہ اسے قبول کر لیتی ہیں وہ ریگستانوں، شہروں، محلوں اور سلطنتوں میں گونجتا ہے۔

15- گوئٹے :۔ مشہور جرمنی فاضل اور فلاسفر گوئٹے لکھتا ہے کہ قرآن انسان کو نہایت سرعت کے ساتھ اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے پھر متحیر بنا دیتا ہے اور آخر ہم اس کے احترام پر مجبور ہو جاتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب اسی طرح تمام زمانوں میں نہایت قوی اثر کرتی رہے گی۔

16- ڈاکٹر لڈوف کریبل :۔ قرآن میں عقائد و اخلاق کی بناء پر قانون کا ایک مکمل مجموعہ موجود ہے، اس میں ایک وسیع جمہوری سلطنت کے ہر شعبہ کی بنیادیں بھی رکھ دی گئی ہیں۔

17- راڈ ویل :۔ قرآن ایک مجموعۂ قوانین ہے اور اپنے مذہبی نظام تعلیم کی حیثیت سے اس کی فوقیت اور خوبیوں کا اندازہ ان تبدیلیوں سے ہوسکتا ہے جو اس کتاب کے ذریعے سے ان لوگوں کے عادات و اطوار اور عقائد میں ہوئیں جن لوگوں نے اس کتاب کو قبول کیا، قرآن اپنے پیروؤں اور متبعین کے لئے فی الحقیقت باعث رحمت و برکت ہے۔

18- پروفیسر مارگولیتھ :۔ تحقیقات سے یہ امر ظاہر و ثابت ہو گیا ہے کہ یورپ میں علم جدید سے کئی صدیاں پیشتر یورپ کے علماء فلسفہ، ریاضی ہیئت اور دیگر

Marfat.com

علوم کے متعلق جو کچھ جانتے تھے وہ تقریباً سب کی سب عربوں کی اصل کتابوں کے لاطینی زبان میں تراجم کے ذریعے انہیں حاصل ہوا تھا قرآن ہی نے شروع شروع میں عربوں اور ان کے دوستوں میں کنایتاً ان علوم کے حاصل کرنے کا ذوق وشوق پیدا کیا تھا۔ قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جسے کہ مغرب کے فضلاء نے بھی اپنے غور وفکر کا مرکز بنایا۔

قرآن کریم اور حروف مقطعات:

قرآن مجید کی 114 سورتوں میں سے 29 سورتوں کا آغاز ایسے مفرد حروف سے کیا گیا ہے جنہیں قرآنی اصطلاح میں حروف مقطعات کہتے ہیں مثلاً سورہ بقرہ کا آغاز الٓمٓ سے ہوتا ہے اس لفظ میں تین حروف ہیں اور ہر حرف کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے (الف، لام، میم) کچھ حروف مقطعات کئی قرآنی سورتوں میں بار بار استعمال ہوئے ہیں انہیں مکر رات کہتے ہیں اگر مکررات شامل کر کے ان کی تعداد لی جائے تو قرآنی مقطعات کی تعداد تمیں بن جاتی ہے اور اگر مکررات کو مستثنیٰ کیا جائے تو ان کی تعداد 14 رہ جاتی ہے، ان حروف کے تفصیلی تعارف کے لئے متعلقہ سورتوں اور ان کے آغاز میں آنے والے حروف مقطعات کے نام دیئے جارہے ہیں۔

نمبر شمار	پارہ نمبر	نا سورت	حروف مقطعات
1-	1	البقرہ	الٓمّٓ
2-	3	آل عمران	الٓمّٓ
3-	8	الاعراف	الٓمّٓصٓ
4-	11	یونس	الٓرا

Marfat.com

-5	11	هود	الرا
-6	12	یوسف	الرا
-7	13	الرعد	المرآ
-8	13	ابراہیم	الرا
-9	13	الحجر	الرا
-10	16	مریم	کھیعص
-11	16	طٰہٰ	طٰہٰ
-12	19	الشعراء	طسم
-13	19	النحل	طس
-14	20	القصص	طسم
-15	20	العنکبوت	الم
-16	21	الروم	الم
-17	21	لقمان	الم
-18	21	السجدہ	الم
-19	22	یٰسین	یس
-20	23	صٓ	ص
-21	24	المومن	حم
-22	24	حم السجدہ	حم
-23	24	الشوریٰ	عسق

Marfat.com

-24	25	الشوریٰ	حٰمٓ
-25	25	الزخرف	حٰمٓ
-26	25	الدخان	حٰمٓ
-27	25	الجاثیہ	حٰمٓ
-28	25	الاحقاف	حٰمٓ
-29	26	ق	قٓ
-30	29	القلم	نٓ

حروف مقطعات کے بارے میں بعض مفسرین کی آراء یہ ہیں:۔

1-حروف تہجی کل اٹھائیس ہیں جن میں سے چودہ حروف مقطعات میں استعمال ہوئے ہیں جنہیں حروف نورانیہ کہا جاتا ہے باقی حروف کو حروف ظلمانیہ کا نام دیا گیا ہے۔

2-یہ حروف مقطعات اسماء الٰہیہ ہیں

3-جمہور صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور علمائے امت کے مطابق یہ حروف اسرار و رموز میں جن کے معانی اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں۔

4-بعض مفسرین نے ان حروف کو الفاظ کا قائمقام سمجھا ہے اور یہ لکھا ہے کہ ان حروف کے ذریعے الفاظ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اسمائے حق تعالیٰ حروف مقطعات
ہر ذہن سے میں بالا حروف مقطعات
کیا رمز ان کے لانے میں ہے جانیں مصطفیٰ
یا جانے رب والا حروف مقطعات

Marfat.com

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

قرآن کا مرد مومن:۔ قرآن کا مرد مومن وہ مثالی انسان ہے جس کی شخصیت صفات الٰہی کی مظہر ہے اور خلق محمدی کا نمونہ ہو یہی وہ دو چیزیں ہیں جنہیں اسلام میں ایمان کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ احکام الٰہیہ کی اتباع اولیں شرط ہے اور اتباع بغیر محبت کے نہ مکمل ہوسکتی ہے اور نہ بارور اور اللہ کی محبت کے حصول کے لئے بھی ہمیں قرآن مقدس میں حضورؐ کی اطاعت واتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ سورہ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے ''فرما دیجئے (اے محمد) کہہ'' اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا''۔ قرآن مقدس میں اس معیار زندگی کا کئی مقامات پر ذکر آیا ہے۔ سورہ احزاب میں ارشاد گرامی ہے'' جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا پس وہ سمجھ لے کہ وہ بہت بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوا اس مقام پر پہنچ کر انسان اللہ کی ذات پر کامل یقین رکھتا ہے اس کو قادر مطلق وحدہٗ لاشریک رزاق و مالک، حیی و قیوم، علیم وخبیر سمجھتا ہے اور حضور رسالتمآبؐ کو آخری نبی تسلیم کرتے ہوئے آپ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا عزم صحیح کرلیا ہے وہ اللہ کے فرشتوں، آسمانی کتابوں، سابقہ رسولوں اور نبیوں اور آخرت پر کامل یقین رکھتا ہے پس اس مقام پر متمکن وہ عظیم ہستی ہے جسے قرآن کا مرد مومن قرار دیا جاسکتا ہے انسانی معراج یہ ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھے اور اس کے حصول میں شب و روز کوشاں رہے۔ قرآن کے مرد مومن کی پہچان یہ ہے کہ وہ قرآنی احکامات پر عمل پیرا رہتا ہے اسکی زندگی کا ایک ایک سانس اللہ اور اللہ کے رسول کے احکامات کے عین مطابق گزرتا ہے وہ

Marfat.com

اللہ کرم کی اس رہنمائی کو جوس اس نے مرد مومن کے لئے اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرمائی ہے حرز جاں بنائے رکھتا ہے۔

ارشاد ایز دی ہے ''دیکھو رسول اللہ کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے'' ان حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کے مرد مومن کو ایک مثالی کردار حضور کے اسوۂ حسنہ میں سے ہی مل سکتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی زندگی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مرد مومن کا جینا مرنا اور اسکی تمام تر زندگی کے لمحات حضور کے نقش قدم پر چلنے میں مضمر ہیں۔ انسان پر دو قسم کے فرائض کی ادائیگی فرض ہے 1- حقوق اللہ، 2- حقوق العباد، قرآن کا مرد مومن حقوق اللہ کے دوش بدوش حقوق العباد کی ادائیگی کا پوری مستعدی سے اہتمام کرتا ہے۔

اللہ اور اللہ کے رسول کے احکامات کی تعمیل و تکمیل، محبت و اتباع کے ساتھ ساتھ قرآن کا مرد مومن درج ذیل اوصاف سے بھی متصف ہوتا ہے بحوالہ قرآن کریم:

1- وہ زمین پر نرمی اور وقار سے چلتا ہے۔ (الفرقان آیت 62)

2- جب کوئی جاہل اس کے ساتھ مخاطب ہوتا ہے تو اسے سلام کہہ کر الگ ہو جاتا ہے۔ (الفرقان 66)

3- وہ اپنی راتیں اللہ کے حضور قیام اور سجدہ میں گزارتا ہے (الفرقان 62)

4- خرچ کرتے ہوئے فضول خرچی سے گریز کرتا ہے لیکن کنجوسی سے کام نہیں لیتا (الفرقان آیت 63)

5- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا (سورہ لقمان)

6- ناحق قتل نہیں کرتا، جھوٹی گواہی نہیں دیتا۔ (الفرقان 71)

Marfat.com

7-اس کا گزر بے ہودہ مشاغل کے پاس سے ہو تو باوقار طریقے سے گزر جاتا ہے (الفرقان 71)

8-جب اس کے سامنے قرآن پڑھا جائے تو اس پر غور وفکر کرتا ہے۔ (الفرقان آیت 72)

9-اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے خواہ وہ خود محتاج ہو (الفرقان آیت 72)

10-یہ دروغ گو، خائن اور وعدہ خلاف ہرگز نہیں ہوتا۔

11-اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہتے ہیں

12-ہمسائے کا خیال رکھتا ہے۔

13-ہمیشہ رزق حلال کھاتا ہے۔

14-مومن شر اور فساد کو ختم کرنے کے لئے میدان میں اتر آتا ہے اور اس وقت اپنی جدوجہد جاری رکھتا ہے جب تک کہ برائی مکمل طور پر ختم نہ ہو جائے۔

15-مومن کے دل و دماغ میں دوسروں کے لئے خیر خواہی کا مقدس جذبہ موجود رہتا ہے اور وہ پوری انسانیت کے لئے اخوت و محبت کا نمونہ ہوتا ہے

16-مومن، مومن کے لئے ایک دیوار کی طرح ہوتا ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کے ساتھ مل کر قوت پکڑتا ہے۔

17-محبت اور ملاطفت کے حوالے سے مومن کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کا کوئی حصہ تکلیف محسوس کرتا ہے تو تمام جسم اسی تکلیف کے برداشت کرنے میں اسکا ساتھ دیتا ہے۔

18-مومن جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے مومن بھائی کے لئے پسند کرتا ہے۔

Marfat.com

19-مومن کسی بھائی کو طعن و تشنیع نہیں کرتا اور کسی کا مذاق نہیں اڑاتا۔

20-مومن کسی بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے نہ جاسوسی اور نہ ہی غیبت اللہ تعالیٰ مقدس کتاب میں مومن کی ایک جامع جھلک یوں نظر آتی ہے۔

''مسلمان مسلمان بھائی بھائی ہیں اس لئے اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے ایمان والو، نہ مرد، مردوں کی ہنسی اڑانے کیونکہ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہو۔ نہ عورتیں، عورتوں سے مذاق کریں ممکن ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو ایک دوسرے کو برے ناموں سے نہ پکارو۔ کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ یہ تو تمہیں گوارا نہ ہو گا اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

قرآن اور سائنس

مسلماں سے سائنس کی ایجاد سمجھو
اسی سے یہ عالم ہے آباد سمجھو
رکھی ہے مسلمان کے ذہن نے ہی
علوم جدیدہ کی بنیاد سمجھو

تعریف:۔ Scince کا لفظ لاطینی زبان Sciention سے ماخوذ ہے جس کے معنی علم کے ہیں انگریزی زبان میں سائنس سے مراد وہ علم ہے جو تجربات و مشاہدات کے ذریعے حاصل کیا جائے مختلف مفکرین نے سائنس کی تعریف کی ہے جو کہ ذیل میں

Marfat.com

دی جا رہی ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں مذکور ہے کہ:

سائنس کسی ایسے فیصلہ کن امر کی تلاش کا نام ہے جس کے بارے میں ہمہ گیر تائید حاصل کی جائے۔

2-جارج سارٹن کہتے ہیں:۔ سائنس وہ نظام علم ہے جس کی تعریف جزوی طور پر حقائق کے نفس مضمون اور اکلی طور پر ان طریقوں سے کی جاتی ہے جن سے مبینہ حقائق کو حاصل کیا جاتا ہے اور اس بات پر بھی بحث کی جاتی ہے کہ اس سے حاصل شدہ نتائج کس حد تک تجربے کی کسوٹی پر پرکھے جا سکتے ہیں۔

3-ایف ایس ٹیلر کا قول ہے کہ:

سائنس مادی دنیا کی تعریف کرنے اور اس کی تسخیر کرنے کے مربوط طریقوں اپنانے کا نام ہے۔

4-جیمبر انسائیکلو پیڈیا میں مذکور ہے کہ:۔

جدید انگریزی اصطلاح میں سائنس کا مفہوم بالعموم قدیم ثابت شدہ طبعی علوم تک محدود کر دیا گیا ہے۔یعنی طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی علوم ریاضی بھی انہیں بھی شامل ہے۔

5-انسائیکلو پیڈیا آف سوشل سائنس میں تحریر ہے کہ:

سائنس کی اصطلاح کا اطلاق عموماً کسی مربوط علم یا منظم قوانین کے مجموعے پر ہوتا ہے یا خصوصاً ان نظامات پر جن کو قوانین کے ہمہ گیر تائید حاصل ہے یا وہ نہایت درجہ کمال کو پہنچ چکے ہیں۔

قرآن میں سائنسی ارشادات:۔ (1)۔آسمان اور زمین کی بناوٹ اور رات دن کے ردو بدل یا انقلاب میں عقلمندوں کے سمجھنے کے لئے نشانیاں موجود ہیں جو

Marfat.com

کھڑے بیٹھے اور لیٹے زمین کی ساخت پر غور کرتے ہیں اور بے اختیار بول اٹھتے ہیں کہ اسے ہمارے رب تو نے اس کارخانہ عالم کو بے کار پیدا نہیں کیا۔ (سورہ آل عمران)

(2)۔وہی جس نے تمہارے لئے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کر دی اور تم اس سے آگ روشن کرتے ہو، اشارہ ہے آکسیجن کی طرف ہے۔ (سورہ یٰسین)

(3)۔کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے بنایا ہے (سورہ القاشیہ)

(نوٹ: اللہ تعالیٰ نے دوسرے جانوروں کی تحقیق کے مقابلہ میں اونٹ کی تخلیق میں سات قسم کی منفرد خصوصیات شامل فرمائی ہیں)

(4)۔جس اللہ نے ایک خاص مقدار میں آسمان سے پانی اتارا اور اس کے ذریعے سے زمین کو جلا اٹھایا اسی طرح تم بھی برآمد کئے جاؤ گے۔ (سورہ الزمر)

(5)۔تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ جامد ہیں لیکن یہ بھی بادلوں کی طرح بڑھتے ہیں۔ (سورہ نحل)

(6)۔ہم نے پانی کے ذریعے ہر زندہ چیز پیدا کی کیا وہ نہیں مانتے۔ (سورہ النساء)

(7)۔پاک عظیم ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین میں سے ہوں خود ان کی اپنی جنس میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو وہ بالکل جانتے تک نہیں۔ (سورہ یٰسین)

8-ملائکہ اور روح اس کے حضور چڑھ جاتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔ (سورہ معارج)

نوٹ:۔فرشتوں اور روحوں کی رفتار کی طرف اشارہ ہے)۔

فی زمانہ انسان کا شعور سائنسی ترقی کے روشن پہلو کے ماتحت اس بات کو اچھی طرح جان گیا ہے کہ انسان کے مادی خول کے پیچھے لامتناہی صلاحیتیں چھپی ہوئی ہیں اور اگر

Marfat.com

انہیں استعمال کیا جائے تو اس کے سامنے وہ تمام علوم آ سکتے ہیں جو کسی بھی عنوان سے قرآن مقدس میں موجود ہیں۔

اہل مغرب کا یہ دعویٰ ہے کہ سائنس کے بانی ہم ہیں اور ہم نے اپنی کاوشوں کی بنیاد یونانی فکر اور تہذیب پر رکھی اسلام سے قبل جس قدر تہذیبیں دنیا میں موجود تھیں ان میں ہندو تہذیب مصری تہذیب، ایرانی تہذیب اور یونانی تہذیب خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان چاروں تہذیبوں میں سے صرف یونانی تہذیب کے بعض مفکرین نے اس ضمن میں کچھ کام کیا لیکن وہ لوگ بھی سائنسی نظریات پیش کرنے سے قاصر رہے سقراط مشاہدہ قدرت کو غیر ضروری قرار دیتا ہے جو علم سائنس کی خشت اول ہے اور ارسطو نے اگرچہ حقائق اور مشاہدہ کو اہمیت دی لیکن اس کی تمام تر فکر استخراجی تھی۔ حالانکہ سائنس ایک استقرائی عمل ہے۔ افلاطون حصول علم کے لئے حواس اور مشاہدہ کو ضروری قرار نہیں دیتا جس کے بغیر سائنس کا عمل مکمل ہی نہیں ہو سکتا ان حقائق کے باعث اہل یونان نہ تو خود سائنس کے بانی بن سکے اور نہ ہی آنے والی نسلوں کے لئے کچھ سائنسی نظریات چھوڑے

حقیقت یہ ہے اور آج کا مغرب اسے تسلیم کر رہا ہے کہ سائنس کی ابتداء قرآن کریم سے ہوئی اور یہ اعزاز غلامان مصطفیٰ کے حصہ میں آیا اور اس کی پہلی اینٹ حضرت امام غزالیؒ نے رکھی قرآن کریم میں ایسی آیات بار بار دہرائی گئیں جن میں آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کیا جانا۔ دن اور رات کا تغیر و تبدیل، ہواؤں کا چلنا، موسم کا بدلنا، بارشوں کے اسباب، آسمان پر تیرتے ہوئے بادلوں، مختلف اقسام کے جانوروں کی تخلیق کا ذکر آیا اور ان تمام مظاہرات کو اللہ کی نشانیاں قرار دیکر مسلمانوں کو ان کا مشاہدہ کرنے اور غور و فکر کرنے کی تاکید فرمائی گئی۔ حقیقت شناس ذہن ان مقدس قرآنی آیات کا مفہوم جان کر

Marfat.com

اس نتیجہ پر پہنچے کہ یونانی فلسفہ ان قرآنی حقائق سے بالکل مختلف ہے اس حقیقت سے متعارف ہو کر مسلمان مفکرین نے قرآنی تعلیمات کے مطابق غور وفکر شروع کیا۔ مشاہدات سے نتائج اخذ ہوئے۔ مشاہدات مرتب کیے گئے اس طرح دنیا کو سائنسی فکر سے آگاہ کیا اور علم سائنس کی بنیاد رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنی بھرپور کاوشوں سے ہر سائنسی موضوع تاریخ، طب، نجوم، ریاضی، کیمیا، طبیعات میں شاندار ترقی کی۔

آج کا یورپ یہ تسلیم کرتا ہے کہ مغرب نے یہ تمام سائنسی نظریات سپین کی اسلامی یونیورسٹیوں سے سیکھے۔ بعض مغربی محققین برملا اس حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں کہ اگر یورپ کو مسلمانوں کا یہ ورثہ دستیاب نہ ہوتا تو مغرب آج بھی تاریکی میں ٹھوکریں کھا رہا ہوتا۔ سائنس کے ابتدائی نظریات کی تشکیل و توثیق میں جن اسلامی مفکرین کی کاوشیں شامل ہیں ان میں درج ذیل حضرات خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

غزالیؒ، عراقی، دوانی، خوارزمی، جابر بن حیان، فارابی، اور سینا

سائنسی نقطہ نظر سے کائنات کو تین طبقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1- مادہ 2- زندہ اجسام 3- نفس انسانی

اگر ہم سائنس کے علم پر پورا غور کریں اور اس کا تجزیہ کیا جائے تو اس کے بھی تین ہی حصے ہیں۔

1- مادہ کی ماہیت بیان کرنے والے علوم میں طبیعات علم کیمیا، علم لافلاک، علم الارض وغیرہ شامل ہیں ان مضامین کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآن مقدس چاند سورج، زمین، ستاروں کی حرکت، برق و سحاب، ہواؤں کا چلنا، پہاڑوں کی تنصیب، زمین اور اسی طرح کے دوسرے مظاہرات قدرت کا ذکر کرتا ہے اگر انسان ان کے مطالعہ کا حق ادا

Marfat.com

کرے تو اس پر ان کی حقیقت و اصلیت ان کے رموز و اسرار اور وہ تمام حکمتیں جو اس نظام میں پوشیدہ ہیں کی آگہی حاصل کر سکتا ہے۔

2- زندہ اجسام یا حیاتیاتی علوم میں علم حیاتیات علم نباتات، علم الحیوانات، علم الجنین علم الابدان یعنی طب وغیرہ شمار کئے جاتے ہیں ان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآن مجید زمین کی روئیدگی، غلہ کی پیداوار، مختلف رنگوں اور ذائقوں کے پھل، ہر جاندار اور نسل انسانی کا خمیر، انسان کی قوت فہم اور دید و شنید ماں کی رحم میں انسانی جنین کی بدلتی ہوئی حالتوں اور اسی طرح کے دوسرے مظاہر قدرت کی وضاحت کی ہے اور انسان کو ان کے مشاہدہ مطالعہ کی دعوت دی گئی ہے تاکہ انسان ان کے اسرار رموز سے واقف ہو جائے۔

3- نفس انسانی کی ماہیت ظاہر کرنے والے علوم میں نفسیات فرد، نفسیات جماعت علم التاریخ، علم السیاست، علم الاخلاق، علم القانون، علم التعلیم، ریاضی، منطق، فلسفہ وغیرہ کو شمار کیا جاتا ہے۔

قرآن اور یوم النشور

قیامت کا تعین قدرت کاملہ کا قطعی فیصلہ ہے جس کا ثبوت اللہ کے مقدس کلام میں سینکڑوں جگہوں پر مختلف انداز میں ملتا ہے، اقرار توحید کے بعد قیامت پر ایمان لانا اسلام کی روح ہے اور اسی عقیدہ پر اوامر و نواہی کا دارومدار ہے۔ اگر اس حقیقت کو تسلیم نہ کیا جائے تو نیکی اور بدی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہیں اور جنت اور دوزخ کی نفی ہو جاتی ہے۔ خالق کائنات نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر پورے اختیارات کے ساتھ دنیا میں بھیجا اور اس کے سامنے خیر و شر کی راہیں کھول دیں اب زندگی میں اسکے اعمال یعنی اس کے انتخاب پر اس سے پرسش ایک عین فطری تقاضا ہے اور پھر محاسبہ کے بعد اگر یہ ثابت ہو

Marfat.com

جائے کہ اس نے الحسنات کا انتخاب کیا اور السیئات سے گریز رکھا تو یہ انعام کا مستحق ہے لیکن اگر شومئی قسمت سے اس نے بدی کی راہ اپنائی ہے تو یہ سزا اور زجر و توبیخ کا حقدار ہوگا ان تمام مراحل سے گزرنے کے لئے قدرت کاملہ نے جو دن مقرر کر رکھا ہے اسے یوم النشور یعنی قیامت کا دن کہتے ہیں۔

تخلیق کائنات سے آج تک کے عرصہ کا اگر اندازہ کیا جائے اور قرآنی حوالہ جات یا حضورؐ کے ارشادات کے سامنے رکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ دن اب بہت قریب ہے حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا زمانہ اور قیامت کا دن اب اس طرح قریب قریب ہیں جس طرح میرے ہاتھ کی یہ دو متصل انگلیاں ہیں، قیامت کا انعقاد صورِ اسرافیل سے ہوگا جو دو دفعہ بجے گا پہلی آواز پر کائنات کا ہر ذی روح موت کی آغوش میں چلا جائیگا اور روئے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ رہے گا اسکی دوسری آواز پر ہر انسان زندہ ہو کر اپنے اللہ کے حضور حاضری کے لئے دوڑ پڑیگا ہر کسی کو اس کا نامۂ اعمال تھما دیا جائیگا نیک لوگوں کا فردِ عمل ان کے دائیں ہاتھ میں اور بدکار لوگوں کا ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا۔ میزان عدل نصب کی جائیگی ہر فرد کے اچھے برے اعمال ترازو پر آئینگے جن کے اعمال حسنہ کا پلڑا بھاری ہوا انہیں خدائے قدوس اپنے خاص کرم سے جنت عطا کریگا اور جن کی بداعمالیاں وزنی رہیں انہیں دوزخ میں ڈال دیئے جانے کا حکم خداوندی ہوگا۔

قیامت کے ابتدائی مرحلہ کا ذکر کرتے ہوئے قرآن پاک فرماتا ہے وقوع قیامت کے موقع پر دل دہلا دینے والی آوازیں پیدا ہونگی آسمان پھٹ جائیگا، اس میں دراڑیں اور شگاف نمودار ہونگے۔ سمندر دریاؤں کی طرح بہنے لگیں گے اور آپس میں غلط ملط ہو جائینگے۔ سورج لپیٹ لیا جائیگا۔ اجرام فلکی آپس میں ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔ بلند و بالا

Marfat.com

پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح زمین پر آئینگے وحشناک گڑگڑاہٹ اور روح زسا کڑک پیدا ہوگی۔ انسان اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے گا اور بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح افراد جا بجا گرے پڑے ہونگے زمین پر ایک شدید زلزلہ کے جھٹکوں کی کیفیت ہوگی بلند و بام قصرو ایوان، لمبے لمبے درخت، بڑے بڑے محلات اور سنگین قلعے ریزہ ریزہ ہوکر پیوند زمین ہو جائینگے۔ زمین اپنے تمام دفینے باہر نکال پھینکے گی۔ سارے مردے جو اس میں دفن ہوتے رہے باہر آجائینگے ان کے منتشر ذروں کو یکجا کر دیا جائیگا روز قیامت پر ایمان نہ رکھنے والے جب اس صورتحال کو دیکھیں گے تو پوچھیں گے یہ کیا ہو رہا ہے ہماری آرام دہ خوابوں سے ہمیں کس نے جگا دیا ہے اب وہ تسلیم کرینگے کہ رسولوں نے سچ فرمایا تھا یہ وہی کچھ ہو رہا ہے جس کا وعدہ خداوند رحمٰن نے کیا تھا۔ (اس عین الیقین کے درجہ پر پہنچ کر) انسان کو اپنے گناہوں کا اعتراف کرانے کے بعد جزا سزا کا فیصلہ منایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے معقول انتظامات کر رکھے ہیں۔

(1)۔ ہر فرد کے ساتھ ایسے دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کے جملہ اعمال کی یادداشت تیار کر رہے ہیں یہ نہ کسی سے مرعوب ہو سکتے ہیں اور نہ ہی تحریر میں کسی قسم کا تغافل برتتے ہیں انہیں نہ کسی سے عداوت ہے اور نہ کسی سے دوستی۔ یہ بلا کم و کاست انسانی اعمال کو لکھے جا رہے ہیں۔

(2)۔ قیامت کے روز زبانوں پر مہریں لگا دیں جائیں گی اور انسانی اعضاء ان تمام بداعمالیوں کی شہادت دیں گے جن کا ارتکاب کرتے ہوئے انہیں استعمال کیا گیا۔

(3)۔ زمین کو قوت گویائی عطا ہوگی جو ایک ٹیپ ریکارڈ کی طرح اس کے سینہ پر معرض وجود میں آنے والی تمام بداعمالیوں کا ریکارڈ پیش کر دیگی۔

Marfat.com

یوم النشور قرآن کے آئینہ میں:

1-ترجمہ: اور ڈرو اس دن سے جب کہ کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا۔ نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہوگی اور نہ کسی کو ہدیہ لیکر چھوڑا جائے گا اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکیگی۔ (البقرہ آیت 48)۔

2-ترجمہ: اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو جبکہ تم اللہ کی طرف واپس ہوگے وہاں ہر شخص کو اپنی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ظلم ہرگز نہیں ہوگا۔ (البقرہ آیت 281)۔

3-ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے وہ تم سب کو قیادت کے دن جمع کریگا جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ کی بات سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے۔ (النساء آیت 87)۔

4-ترجمہ:۔ قیامت کے روز وہ (روز) تم سب کو ضرور اکٹھا کریگا یہ بالکل ایک غیر مشتبہ حقیقت ہے، مگر جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود تباہی کے خطرے میں مبتلا کر لیا ہے وہ اسے نہیں مانتے۔ (الانعام آیت 12)

5-ترجمہ:۔ اس کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے بے شک پیدائش کی ابتداء وہی کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کریگا تا کہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کئے ان کو پورے انصاف کے ساتھ جزا دے اور جنہوں نے کفر کا طریقہ اختیار کیا وہ کھولتا ہوا پانی پئیں اور دردناک سزا بھگتیں اس انکار حق کی پاداش میں جو وہ کرتے رہے۔ (سورہ یونس آیت 4)۔

6-ترجمہ:۔ یہ لوگ اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ کسی مرنے

Marfat.com

والے کو پھر سے زندہ کر کے نہیں اٹھائیگا۔ اٹھائیگا کیوں نہیں؟ یہ تو ایک وعدہ ہے جسے پورا کرنا اس نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں اور ایسا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اللہ ان کے سامنے اس حقیقت کو کھول دے جس کے بارے میں یہ اختلاف کر رہے ہیں اور منکرین حق کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے رہا اس کا امکان تو ہمیں کسی چیز کو وجود میں لانے کے لئے اس سے زیادہ کچھ کرنا نہیں ہوتا کہ اسے حکم دیں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ (النحل آیت 40)۔

7-ترجمہ:۔ وہ کہتے ہیں ''جب ہم ہڈیاں اور خاک ہو کر رہ جائینگے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائینگے'' ان سے کہو'' تم پتھر یا لوہا بھی ہو جاؤ یا اس سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز جو تمہارے ذہن میں قبول حیات سے بعید تر ہو پھر بھی تم اٹھ کر رہو گے'' وہ پوچھیں گے'' کون ہے وہ جو ہمیں پھر زندگی کی طرف پلٹا کر لائیگا'' جواب میں کہو'' وہی جس نے پہلی بار تم کو پیدا کیا۔ (بنی اسرائیل 50،49 من)

8-ترجمہ:۔ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی کب آئے گی، کہو، اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے تمہیں کیا خبر شاید کہ وہ قریب ہی آ لگی ہو۔ بہر حال یہ یقینی امر ہے کہ اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر دی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہینگے۔ (الاحزاب آیت 63،64)۔

9-ترجمہ:۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کی دھمکی آخر کب پوری ہوگی؟ بتاؤ اگر تم سچے ہو'' دراصل یہ جس چیز کی راہ تک رہے ہیں وہ بس ایک دھماکا ہے جو یکا یک انہیں عین اس حالت میں دھر لے گا جب یہ اپنے دنیاوی معاملات میں جھگڑ رہے ہونگے اور اس وقت یہ وصیت تک نہ کر سکیں گے نہ اپنے گھروں کو پلٹ سکیں گے پھر ایک صور پھونکا جائیگا اور یکا

Marfat.com

یک یہ اپنے رب کے حضور میں پیش ہونے کے لئے اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔ (یٰسین آیت 48 تا 51)۔

10-ترجمہ :۔اے نبی ! ڈراؤ ان لوگوں کو اس دن سے جو قریب آ لگا ہے جب کلیجے منہ کو آ رہے ہونگے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیئے کھڑے ہونگے۔ ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا نہ کوئی شفیع۔ (المومن آیت 18)۔

11-ترجمہ :۔یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے اور اس کے آنے میں کوئی شک نہیں مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔ (المومن آیت 59)۔

12-ترجمہ :۔ یاد کرو جب سورج لپیٹ دیا جائیگا جب ستارے بکھر جائینگے جب پہاڑوں کو اکھیڑ دیا جائیگا جب دس ماہ کا بھن اونٹیاں چھٹی پھریں گی جب وحشی جانور یکجا کر دیئے جائینگے جب سمندر بھڑکا دیئے جائینگے جب جانیں جسموں سے جوڑی جائینگی جب زندہ درگور کی ہوئی بچی سے پوچھا جائیگا کہ وہ کس گناہ کے باعث ماری گئی جب اعمال نامے کھولے جائینگے اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ لی جائیگی اور جب جہنم دہکائی جائیگی اور جنت قریب کر دی جائیگی تو اس دن ہر شخص جان لیگا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے...... (التکوہر آیت 1 تا 14)۔

ترجمہ :۔ جب تھرتھرانے لگے گی زمین پوری شدت سے اور باہر پھینک دیگی زمین اپنے بوجھوں کو اور انسان حیران ہو کر کہے گا اسے کیا ہوگیا اس روز وہ بیان کر دیگی اپنے سارے حالات، کیونکہ اس کے رب نے اسے یونہی حکم بھیجا ہے اس روز پلٹ کر آئینگے لوگ گروہ در گروہ تا کہ انہیں دکھا دیئے جائیں ان کے اعمال پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لیگا۔

Marfat.com

(سورہ الزلزال 1 تا 8)۔

ترجمہ:۔ (یہ دل ہلا دینے) والی کڑک، یہ (زہرہ گداز) کڑک کیا ہے، آپ کو کیا معلوم کہ یہ کڑک کیا ہے جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہونگے اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہونگے پھر جس کے نیکیوں کے پلڑے بھاری ہونگے تو وہ دل پسند عیش و مسرت میں ہوگا اور جس کے نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہونگے تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپ کو معلوم ہے کہ وہ ہاویہ کیا ہے۔ ایک دہکتی ہوئی آگ۔ (القارعہ آیت 1 تا 11)۔

ترجمہ:۔ میں قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی اور میں قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ کی کہ حشر ضرور ہوگا کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم ہرگز جمع نہ کرینگے اس کی ہڈیوں کو کیوں نہیں ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ ہم اسکی انگلیوں کی پور، پور درست کر دیں، انسان کی خواہش تو یہ ہے کہ آئندہ بھی بدکاریاں کرتا رہے وہ از راہ تمسخر پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئیگی۔ پھر جب آنکھ خیرہ ہو جائیگی۔ چاند اور سورج بے نور ہو جائینگے اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ہرگز نہیں وہاں کوئی پناہ گاہ نہیں صرف آپ کے رب کے پاس ہی ٹھکانہ ہوگا۔ آگاہ کر دیا جائیگا انسان کو اس روز جو عمل اس نے پہلے بھیجے اور جو اثرات وہ پیچھے چھوڑ آیا۔ (القیامتہ آیت 1 تا 8)۔

قیامت کا وہ دن ہے جب عدالت پر خدا ہوگا
ہر اک انسان اس دربار عالی میں کھڑا ہوگا
کوئی جنت میں جائیگا کوئی دوزخ میں پھینکیں گے
ہر اک کا اپنے ہی اعمال پر یہ فیصلہ ہوگا

Marfat.com

قرآن اور تمدنی مسائل

اتفاق اور قرآن :۔ اتفاق واتحاد کی ضرورت واہمیت ہر زمانہ اور ہر قوم میں اپنی انتہائی حد تک تسلیم کی گئی ہے یہاں تک کہ اسے ہی قوت وعروج اور اسے ہی عظمت و اقبال کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔

روز ازل سے لیکر اس وقت تک منصۂ شہود پر جتنی قومیں رونما ہوئیں اور انہوں نے عروج واقتدار کے مراحل طے کر کے پھر پستیوں اور فرومائیگیوں کی طرف عود کرنا شروع کیا ان کی تاریخ میں بھی اگر کوئی چیز پوری یکسانیت کے ساتھ اشتراک کا درجہ حاصل کئے ہوئے ہے وہ یہی چیز اتفاق ہے جب تک ان کے افراد اعضائے جسمانی کی طرح متصل ومربوط رہے اتفاق ان کے اندر جلوہ گر رہا وہ یکجہت اور یک دل رہے حوادث عالم کا کوئی تھپیڑا ان کے شیرازہ کو پراگندہ نہ کر سکا اور جب ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان کے اجزاء منتشر ہو گئے تو وہ خس وخاشاک کا ایک انبار بن گئیں تو انہیں حادثات دہر کا ایک معمولی سا ریلا بھی پانی کی طرح بہا کر لے گیا۔

یوں تو ہر قوم اور ہر ملک کے لٹریچر میں اتفاق جیسی بنیادی اور اساسی چیز کو بے حد اہمیت دی گئی ہے مگر جس نہج اور اسلوب سے قرآن کریم میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس پر زور دیا گیا ہے اس کی نظر دنیا میں کہیں ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی۔

ارشاد ربانی ہے:۔ واعتصمو بحبل الله جميعاً ترجمہ:۔ ''اللہ کی رسی کو تم سب مل کر مضبوطی سے پکڑے رہو'' یہ نہیں فرمایا گیا کہ تم اتفاق سے رہو۔ اگرچہ اس قدر کہہ دینا بھی ایک بات کو واضح کر دیتا تھا لیکن یہ تحریر قلب انسانی کو پوری طرح متاثر نہ کرتی اور وہ

Marfat.com

مفہوم بھی پیدا نہ ہوتا جو پیدا کرنا مقصود تھا۔ نشائے ایزدی یہ تھی کہ حبل اللہ کو معمولی طریق سے یالا پرواہی وغفلت سے نہیں مضبوطی سے پکڑے رہو تم میں سے کسی ایک کی بھی گرفت ڈھیلی نہ ہونے پائے کہ ایک کی بھی گرفت ڈھیلی ہوئی تو شیطان کو راہ ملے گی ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللہ" ترجمہ:۔ "اگر کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اللہ کی طرف رجوع کرو"۔ صحابہ کرام کے عروج و اقتدار کا راز اسی میں مضمر تھا قرآن مقدس نے اپنی پاک تعلیمات کے ذریعے متعدد مقامات پر مسلمانوں کو مل جل کر رہنے، باہمی تعاون واتحاد سے اپنے تمام امور انجام دینے کی تلقین فرمائی ہے اور واضح کیا ہے کہ تمہاری فلاح و بہبود کا راز اس میں مضمر ہے اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ افتراق و انشقاق قوموں کے زوال اور پستی کا باعث رہا۔ ان کا اقتدار ذلت میں اور ان کی آزادی غلامی میں تبدیل ہو کر رہ گئی اور پوری قوم کو اس نے تباہی کے غار کے دہانے پر لا کھڑا کیا جس کا نتیجہ موت اور دردناک موت کے سوا اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

ذاتی اصلاح اور قرآن:۔ فرد کی اصلاح معاشرہ کی اصلاح کی ضمانت ہوتی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے شاید اپنی جدت کے تناظر میں فرمایا۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

اقوام کی تاریخ اس حقیقت کی شاہد ہے کہ جب کسی قوم میں انفرادی اصلاح کا احساس بیدار ہوا قدرت کاملہ نے اسے ایک صالح معاشرہ سے نوازا اور اسے اعلیٰ مناصب کے لئے منتخب فرمایا۔ فرمان ایزدی ہے۔

Marfat.com

''فاتقو اللہ واصلحو ترجمہ:۔ اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ اور اسکے رسول کی
اذات بینکم و اطاعت کرو، پرہیزگار اور متقی بنو اپنی خامیاں اور
آطیعو اللہ ورسولہ ان برائیاں دور کرو اور اپنی اصلاح وترقی کے لئے اجتماعی
کنتم مومنین کاوشوں سے کام لو

اس زمانہ میں حالات بہت کچھ تبدیل ہو چکے ہیں محکومانہ صورت میں بھی اصلاح و ترقی کسی حد تک ہو سکتی ہے لیکن کامل اصلاح وترقی اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ انسان آزاد ہو اپنی حکومت ہو اپنی اصلاح وترقی کے آئین وضوابط بنا سکنے کے اختیارات حاصل ہوں یہ حقیقت ہے کہ کمزور کا دنیا میں کوئی رفیق اور کوئی حامی و ناصر نہیں ہوتا۔ دشمنوں سے بے نیاز اور غافل ہو کر کسی نے کبھی ترقی نہیں کی۔ ارشاد ربانی ہے''واعدو لھم ماستطعتم'' ترجمہ مسلمانوں دشمنوں سے ہرگز اور کسی حالت میں بھی غافل نہ رہو اور اپنے اندر برابر طاقت پیدا کرتے رہو۔

مسلمان کسی سے تعرض نہ کرتے تھے۔ امن وخاموشی کے ساتھ اپنے خالق کی عبادت میں مصروف رہتے اور اسکی عبادت و پرستاری کی تلقین کرتے رہتے پھر بھی انہیں ایک مدت تک قریش و یہود نے چین نہ لینے دیا اور برابر ان کی تباہی کی تدابیر میں مصروف رہے ان کے بعد رومی اور ایرانی ان کے درپے ہو گئے صرف وہی نہیں ہماری چودہ سو سالہ تاریخ اس حقیقت کی مظہر ہے کہ دنیا کی ہر قوم ہر زمانے میں ہماری آزادی چھیننے اور ہمیں تباہ کرنے کی فکر میں رہی ہم نے کبھی کسی قوم پر بلاوجہ یورش نہیں کی، کبھی کسی کمزور پر ہاتھ نہیں ڈالا لیکن ہماری کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے والے ہر زمانہ اور ہر ملک میں موجود رہے اور موجود ہیں ہمیں لازم ہے کہ اگر ہم دنیا میں باعزت اور باوقار زندگی گزارنا اور

Marfat.com

حشر کی آزمائشوں میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو قرآنی تعلیمات کو مشعل راہ بنائیں اور اس مکمل دستور حیات کو اپنا کر اللہ اور اللہ کے رسول کی رضا سے ہمکنار ہوں۔

باہمی محبت اور قرآن:۔ احادیث نبوی، قرآن کریم کی تفاسیر ہی کا مقام رکھتی ہے جو احکام مبارکہ احادیث مقدسہ میں حضور نے فرمائے ہیں درحقیقت وہ اللہ ہی کے احکام ہیں جو بزبان رسالت ارشاد ہوئے ان احکامات میں باہمی محبت پر بہت زور دیا گیا ہے ارشاد رسالت ہے۔

لاتدخلون الجنته حتی ترجمہ: تم لوگ جنت میں کبھی داخل نہیں ہو سکتے جب
تومنو ولاتؤ منو حتی تک کہ تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک
تحابو کہ تم باہم محبت نہ رکھو

غور کیجئے اس حدیث قدسی کے معیار پر آج مسلمان کہاں تک پورے اترتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے میں کسی حد تک مستحق ہیں جب خود حضور نبی کریم ہی باہمی محبت و موانست کو معیار ایمان اور دلیل ادخال جنت قرار دے رہے ہیں تو موجودہ افتراق اور باہمی کدورت کی صورت میں کیسے توقع ہو سکتی ہے کہ خدائے قدوس اسے بخش دیگا اور وہ باز پرسِ محشر سے مامون و مصئون رہ سکے گا۔

اگر آج مسلمانوں میں مذہبی حس باقی ہوتی تو وہ اس حدیث کو پڑھ کر لرز اٹھتے، کانپ جاتے، دین و دنیا کی سب سے بڑی دولت ایمان ہے اور اس کے قیام و بقا کی شرط ہے باہمی محبت جب یہی باقی نہ رہی تو ایمان کہاں رہا...... اور جب ایمان ہی جاتا رہا تو گویا سب کچھ لٹ گیا برباد ہو گیا، واقعی جہاں محبت نہیں وہاں ایمان کہاں، قرآن کریم میں صحیح الایمان اور راست رو فرزندان توحید کی یہ شان بتائی گئی ہے اشداء علی اکلفار

Marfat.com

رحماء بینھم وہ سخت ہیں صرف کفار کے لئے لیکن باہمی ان کی حالت یہ ہے کہ ایک دوسرے پر نہایت مہربان میں آپس میں محبت رکھتے ہیں اور سلوک سے پیش آتے ہیں

ایک اور موقعہ پر حضورؐ نے پھر یہی ارشاد فرمایا:۔

لایومن من احدکم حتی یحب اخیہ مایحب لنفسہ ترجمہ :۔ تم میں سے کوئی فرد بھی اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا جب کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ ایسی ہی محبت نہ کرے جیسی کہ اسے اپنی ذات سے ہوتی ہے

اس حدیث کا مفہوم بھی قریب قریب وہی ہے جو پہلی حدیث کا تھا اس میں باہمی محبت ہی کو ایمان کی شرط قرار دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ محض ایمان بالغیب اور عبادت و پرستش ہی ایمان کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے باہمی محبت بھی ضروری اور نہایت ضروری ہے۔ ایک اور حدیث مقدمہ ہے:۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان کی شناخت یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے کسی دوسرے مسلمان کو کوئی گزند اور نقصان نہ پہنچے

آج کونسا مسلمان ہے جو زبان اور ہاتھ کے معاملہ میں احتیاط برتے، ممکن ہے کہ ہاتھ کے معاملے میں خوف خدا سے نہیں تو ملکی قانون کے خوف سے لوگ محتاط بھی رہتے ہوں لیکن زبان کے متعلق تو بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ ہزاروں میں سے ایک بھی محتاط نہیں نکلے گا بدزبانی، سب وشتم غیبت، بدگوئی اتنی عام ہو چکی ہے کہ اب گویا اسے گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا مرد عورتیں، بچے بوڑھے جوان سب بلاامتیاز اس علت میں گرفتار ہیں کسی کو بھی یہ خیال تک نہیں آتا کہ ہمارا یہ عمل ہماری ایمان جیسی قیمتی اور نایاب متاع کو ہی ضائع کر دیتا ہے۔

کاش! مسلمان غور کریں اور سمجھیں کہ نا اتفاقی صرف دنیوی خسارے اور ذلت ہی کا

Marfat.com

باعث نہیں ہوتی بلکہ اس سے آخرت میں مغفرت کی توقعات بھی تباہ ہو کر رہ جاتی ہیں۔

معیار فضیلت اور قرآن:۔ اسلام میں مغائرت نہیں لبعد نہیں، بیگانگی نہیں، پہچان بذریعہ قومیت، وطن اور نسل نہیں، بلکہ مذہب اور صرف مذہب ہے ایک اللہ اور ایک رسول کو ماننے والے جہاں بھی ہیں جس ملک میں بھی ہیں، دنیا کے جس گوشے میں بھی بستے ہیں خواہ وہ کسی نسل سے تعلق رکھتے ہوں ان کا رنگ سفید ہو یا سیاہ بھائی بھائی ہیں ایک مسجد میں ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ایک دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھا سکتے ہیں ایک ہوٹل ایک کمرے اور ایک گھر میں رہ سکتے ہیں ان کے مابین ازدواجی تعلقات قائم ہو سکتے ہیں ان میں بڑے چھوٹے شرافت اور رذالت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں شرافت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔ حضرت بلال نسلاً حبشی، صورتاً سیاہ فام اور معاشرتاً غلام تھے پاس دولت بھی نہ تھی، علوم وفنون میں بھی کوئی امتیاز حاصل نہ تھا۔ مدینہ منورہ کیا عرب بھر میں کوئی عزیز و اقارب نہ تھا۔ اولاد بھی نہ تھی غرض کوئی ایسی صفت ان میں موجود نہ تھی جو انہیں عربوں میں محبوب و محترم بنا سکتی۔ یہی صورت حضرت صہیبؓ رومی کی تھی۔ لیکن تاریخ شاہد ہے اور دنیائے اسلام کا ہر فرزند واقف ہے کہ انہوں نے محض اپنے اتقاء اور خلوص کے باعث وہ منزلت اور شان پیدا کر لی جس پر بڑے بڑے گرامی قدر صحابہ کرامؓ بھی آپ پر رشک کرتے اور جنہیں عمر فاروقؓ جیسے عظیم لوگ آقا کہہ کر پکارتے تھے ان کے اتقاء اور ان کی دیندارانہ عظمت نے ان کی غلامی، بے مائیگی، پستی اور جنبیت ہر چیز کو سینوں سے بھلا دیا لوگ یہ بھول گئے کہ رسمی معیار ہائے شرافت سے انہیں دور کا بھی تعلق نہیں یہ انداز ارشاد باری تعالیٰ کے فرمان عالی شان کی عملی تفسیر تھا۔ ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم اللہ کے نزدیک عظمت والا وہ ہے جو متقی ہے۔

Marfat.com

اس حکم کی اتباع کرتے ہوئے اللہ کے بندوں کا معیار فضیلت ''عمل'' ہی ہونا چاہیے اور یہ معیار اسلام نے قائم کر کے دکھا دیا۔ دنیا جس قدر رو بہ ترقی ہے آہستہ آہستہ اس اصول کی طرف گامزن ہے تاریخ کے اوراق میں جھانک کر دیکھئے ہر ہٹلر، مولینی، مسٹر منٹذ انلڈ، آئن سٹائن ذاتی اور خاندانی اعتبار سے بہت ادنیٰ درجہ کے انسان تھے لیکن عمل و لیاقت سے ترقی کے معیار کمال تک پہنچ گئے۔ خدا کے نزدیک تمام بندے یکساں ہیں وہ ہرگز اپنے بندوں کے درمیان مکروہ تفریق کا روادار نہیں ہو سکتا۔ جو اسلام یعنی اللہ کے ان احکام کی اتباع پر گامزن ہے اس لئے اس کی اخوت و مساوات کی تعلیم پوری دنیا کو متاثر کرتی رہی ہے اور کر رہی ہے یہ شان اسلام اور صرف اسلام ہی میں نظر آتی ہے کہ تمام انسانوں کو ایک کنبہ کے افراد سے موسوم کیا گیا ہے۔

مذہبی تربیت اور قرآن:

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان پہلے سے ہی موجود تھا:۔

''منا دیا ینادی لایمان'' ایزد تعالیٰ پکار پکار کر منادی کر رہا ہے کہ انسان ہر حال میں ایمان پر قائم رہے

ایمان اور ایماندار کی پہچان کراتے ہوئے ارشاد ایزدی ہے:۔

''تأمرون بالمعروف و تنیون عن المنکر'' لوگوں کو اچھے کاموں، بھلائی اور نیکی کرنے کی تاکید کرتا رہے اور گناہوں اور برے کاموں سے روکتا رہے

حضورؐ اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں یہ فرما چکے ہیں کہ جب تم کسی کو کوئی برا کام کرتے اور کسی گناہ کی طرف مائل ہوتے دیکھو تو زبردستی اسے روک دو اور گناہ نہ کرنے دو اور اگر اس امر کی استطاعت نہ ہو تو زبان ہی سے سمجھاؤ اور منع کرو۔ اس کی بھی طاقت اپنے اندر

Marfat.com

نہ دیکھو اور یہ بھی نہ کر سکو تو پھر دل ہی سے اس کام کو برا سمجھو مگر یاد رکھو یہ درجہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔

فرمان ایزدی ہے:

واخشونی ولاتخشون ترجمہ:۔ دیکھو ڈرو تو مجھی سے ڈرو اور کسی سے نہ ڈرو۔ جب اللہ کی نشاندہی ہے تو پھر خواہ جان جائے یا رہے حق کہنے اور حق کی تبلیغ سے گریز ہرگز روا نہیں رہنی چاہیے۔ بادشاہ ہو یا امیر، اپنا ہو یا بیگانہ، چھوٹا ہو یا بڑا جس کو بھی برائی کرتے دیکھو تو اسے حق کا پیغام ضرور پہنچا دو اگرچہ یہ بالکل درست ہے کہ ہر آدمی اس معیار پر پورا نہیں اتر سکتا۔ بشریت اور بشری کمزوریاں بھی سب کے ساتھ لگی ہوتی ہیں خوف آ ہی جاتا ہے۔ امراء کو زبردستی روکنے کی طاقت تو سب کے ہاتھ میں نہیں ہوتی لیکن زبان تو ہر جگہ اور ہر حال میں کھل سکتی ہے اور اس کے لئے تو اسلحہ کی ضرورت نہیں، لیکن اس کے باوجود یہ بھی جان جوکھوں کا کام ہے آخر خلیفہ متوکل نے اپنے لڑکوں کے اتالیق کی زبان حق گوئی کے جرم میں کٹوا دی تھی اور حضرت امام احمد حنبل کی پشت مبارک پر راستی کی پاداش میں مامون الرشید کے کوڑے پڑتے ہی رہے تھے اس لئے فرمایا گیا ہے کہ ''بہترین اور افضل ترین جہاد یہ ہے کہ ظالم فرمانروا کے سامنے حق بات کہی جائے اور فریضہ نہی عن المنکر انجام دیا جائے۔ جس طرح جہاد میں شہید ہونے والے کے لئے جنت یقینی ہے بالکل اسی طرح حق گوئی کی پاداش میں شہادت پانے والے اور جنت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوگی وہ یقیناً جنت میں جائیگا اور ایک بلند مرتبہ پائیگا اسی تعلیم کا اثر تھا کہ ہر مسلمان اپنی جگہ مبلغ اسلام بنا ہوا تھا اور اپنی آنکھ کے سامنے گناہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ہاتھ سے زبان سے جس طرح بھی ممکن ہوتا دوسروں کو گناہوں اور

Marfat.com

برائیوں سے روکتا تھا جس سے اسلام کی سوسائٹی بے حد قوی اور مستحکم ہوگئی تھی ایک طرف تو مذہبی تربیت کا معقول انتظام تھا اور دوسری طرف ہر مسلمان دوسرے کا محتسب تھا۔ عام حالات میں انتہائی ہمدرد، اخوت و محبت کے عدیم المثال رشتوں کے باوجود احکام الٰہی خصوصاً اوامر و مناہی کے معاملہ میں نہایت سخت تھے ان حالات میں گناہ کیسے ہی ہو سکتے تھے۔ یہ اس مقدس ماحول اور عظیم تربیت کا فیض تھا کہ ایک قلیل مدت میں برائیوں اور گناہوں کا استیصال ہو گیا تھا اور ہر شخص اپنا اولین فریضہ یہ سمجھتا تھا کہ خود ایمان پر قائم رہے اور دوسرے بھائیوں کو گناہ سے بچائے۔

اغیار سے سلوک اور قرآن :۔

چونکہ اسلام کے نزدیک تمام انسان ایک ہی خدا کے بندے ہیں ایک ہی انسان حضرت آدم کی اولاد ہیں اور کسی کو کسی پر عملی زندگی کے سوا کوئی تفوق برتری حاصل نہیں اس نے سب کے حقوق قائم کئے اور کسی کو بھی ظلم و زیادتی کا نشانہ نہیں بنایا سب کے ساتھ انصاف ضروری قرار دیا اور بنیادی انسانی حقوق میں کسی کو فروتر نہیں گردانا کسی کے ساتھ بھی محض اختلاف مذہب و نسل و قوم پر جنگ و جدل اور ظلم و زیادتی کی اجازت ہرگز نہیں دی۔ قرآن پاک فرماتا ہے:

لا ینھاکم عن الذین یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم

مسلمانوں اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، نیکی اور انصاف سے نہیں روکتا جو تمہارے ساتھ مذہبی تعصب کے جوش میں لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں اور ملک سے نکالا، اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے

ایک اور مقام پر ارشاد ربی ہے:

Marfat.com

لا یجرمنکم شنان قوم	ترجمہ:۔ مسلمانو! ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کی دشمنی کے جوش میں
ان لقد لو اعدلوا حو	تم عدل و انصاف کو چھوڑ دو دشمنوں کا معاملہ بھی ہو تو عدل
اقرب لتقویٰ	سے کام لو کہ عدل و انصاف بذات خود سب سے بڑی نیکی
	ہے اور تقویٰ کے قریب ہے
ان اللہ یامر کم بالعدل و	ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سب کے ساتھ عدل و انصاف کا حکم
لاحسان	دیتا ہے

یہ وہ نایاب گوہر آبدار ہیں جو قرآن کے سوا کسی مذہب کی تعلیمات میں نہیں ملتے قرآن کے بغیر کسی بھی مذہب کی تعلیم مین ایسی ہدایات کا دور دور تک پتہ نہیں ملتا۔ دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کی صورت اگر کہیں پائی جاتی ہے تو صرف اور صرف اسلام میں۔

ارشاد ایزدی ہے کہ ''مجھے اپنے بندے ماں کی محبت سے بھی ستر گناہ زیادہ عزیز اور پیارے ہیں'' ماں اپنی ممتا کے حوالے سے اپنی بری اور بدوضع اولاد کے درد سے بھی بے چین ہو جاتی ہے تو وہ عظیم ہستی جو ماں سے ستر گناہ زیادہ محبت کے جذبات کی حامل ہے کیونکہ گوارا کر سکتی ہے کہ وہ مسلمان جنہیں وہ ان کی صالحیت کی بناء پر حکومت عطا کر رہا ہے اس کے باغی بندوں یہود و نصاریٰ ہنود، آتش پرست، بت پرستوں، ستارہ پرستوں اور دہریوں کے ساتھ کوئی ظلم اور زیادتی روا رکھیں یا ناانصافی کے ساتھ ان کے حقوق انسانی غصب کر کے ان کے دلوں کو دکھائیں بے شک ایسے احکام ایک سچے مذہب ہی کی تعلیمات کا حصہ ہو سکتے ہیں انسانوں کے لئے دوسرے انسان اور قوموں کے لئے دوسری قومیں غیر اور گردن زدنی ہو سکتی ہیں وہ انہیں تباہ کر کے ان کے مال و ملک پر قابض ہو سکتی ہیں کیونکہ انہیں ان سے تعلق ہی کیا ہے لیکن اللہ تو رب العالمین ہے۔ تمام جہانوں کا

Marfat.com

خالق و مالک ہے اس نے پوری کائنات کو پیدا کیا وہ ہر ایک کی پرورش کر رہا ہے وہ خود تو ناراض ہوسکتا ہے سزا دے سکتا ہے خود تباہ بھی کر سکتا ہے مگر دوسرے بندوں کے ہاتھوں اپنی مخلوق پر زیادتی اور ناانصافی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے اس نے اپنے بندوں کے ساتھ عدل و انصاف اور مساویانہ و مربیانہ برتاؤ اختیار کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔

محاربین اور قرآن:۔ قرآن نے اپنے دشمنوں اور دشمن بھی ایسے جو میدان جنگ میں صف آراء، جنگ و جدل میں مصروف ہیں، قتل و غارت کر رہے ہیں پر مہربانی و مروت شفقت و اخوت کا جو نمونہ پیش کیا ہے عالم انسانیت انگشت بدنداں ہے اس سے بڑی اور شفقت کیا ہوگی جنگ زوروں پر ہے دشمن کو اپنی شکست کا یقین ہو جاتا ہے وہ غلامی کی ذلت و رسوائی سے بچنے کے لئے یہ چال چلتا ہے کہ صلح کا جھنڈا کھڑا کر دیتا ہے اب قرآن اپنے متبعین کو حکم دیتا ہے کہ یہ نہ دیکھو کہ کامیابی تمہارے سامنے ہے دشمن نے اس قدر نقصان آپ کو پہنچایا ہے دشمن چالبازی سے کام لے رہا ہے۔ صرف اور صرف حکم یہ ہے کہ ایسی صورت میں بھی فوراً اپنا ہاتھ روک لو اور دشمن کے ساتھ صلح کر لو ارشاد ایزدی ہے:۔

وان جنحو للمسلم فاجنح لھا و توکل علی اللہ

ترجمہ:۔ اگر دوران جنگ میں بھی اپنا پہلو کمزور دیکھ کر وہ صلح کی خواہش کا اظہار کریں تو منظور کر لو اور اپنا ہاتھ روک لو اور اپنے متعلق اللہ پر بھروسہ رکھو

کیسی کریمی اور کیسی محبت و شفقت ہے جس کی تعلیم قرآن دیتا ہے۔ رحیم و کریم خالق سے اپنی باغی و سرکش مخلوق کی بے کسی اور بے بسی بھی نہیں دیکھی جاتی آخر رؤف بالعباد ہے۔ بندوں کی تکلیف دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہے دوسری طرف اپنے مخلص بندوں کا خیال ہے اس تاثر سے کہ یہ بندے صلح کرتے ہوئے اپنے بارے میں پریشانی اور توہمات

Marfat.com

کا شکار نہ ہوں فرما دیا کہ اپنے بارے میں تم مجھ پر بھروسہ کرو سبحان اللہ کس قدر بڑا اعزاز اور اپنائیت کا انداز ہے۔

اب دوسری صورت یہ ممکن ہے کہ دشمن بضدر ہے اور شکست سے دوچار ہوتے ہوئے بھی صلح کی طرف نہ آئے تو ایسی صورت حال کے لئے کس قدر کریمانہ حکم ہوتا ہے۔

وقاتلو فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ولاتقدو ...... ترجمہ:۔ دیکھو خیال رکھو ان سے برابر لڑو جو تم پر حملہ آور ہوں اور تمہارے مقابلے میں آئیں۔لیکن ابتداء تمہاری طرف سے نہ ہو پھر لڑو بھی تو مخلصانہ لڑائی لڑو۔ مال و دولت، انتقام، یا دلوں کی بھڑاس نکالنے کے لئے نہیں بلکہ صرف اللہ کے لئے اور اس میں بھی حد سے تجاوز نہ کرو"

انسانوں کو اگر خوف خدا باقی نہ رہے تو پھر وہ اپنے ہی ہم جنسوں کے لئے درندوں سے بھی کہیں زیادہ خوفناک اور وحشی بن جاتا ہے۔ رحم کرنے والے تو دوستوں میں بھی کم ہی نکلتے ہیں دشمنوں میں تو اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا وہ تو زندہ جلانا، آروں سے چیر دینا، کلہاڑیوں سے پھڑوا دینا، خونخوار درندوں کے آگے پھینک دینا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ فتح کی صورت میں شہروں کو کھنڈر بنا دینا۔ عام لوٹ مار اور قتل عام کا شعار اپنانا جیسے واقعات تاریخ کے صفحات میں کثرت سے موجود ہیں، مگر منشاء خداوندی یہ ہے کہ فتح کے بعد ہرگز ہرگز ایسا نہ کرو۔ دشمن کو تباہ نہ کرو، جو جنگ میں شریک نہیں ہوئے ان کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ شہروں کو نہ لوٹو، مکانات کو آگ نہ لگاؤ اور صرف لڑنے والے محاربیوں کے جان و مال سے سروکار رکھو۔

حضورؐ اور خلافت راشدہ کا دور ہمارے سامنے ہے آپ جب بھی جنگ کے لئے لشکر

Marfat.com

دشمن کے مقابلہ میں بھیجتے یہ ہدایات جاری فرماتے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، پجاریوں، راہبوں سے کوئی تعرض نہ کرنا۔ عبادت گاہوں اور مکانات کو گرانے سے اجتناب برتنا۔ باغوں اور کھیتوں کو نہ جلانا۔ غیر حربیوں کو نہ ستانا تاریخ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مسلمان فاتحین نے اپنا دامن ان باتوں سے داغدار نہیں ہونے دیا۔

صحبت اغیار اور قرآن:۔ قرآن نے اپنی جدگانہ برادری اور اخوت قائم کرنے کے باوجود تمام بنی نوع انسان کے ساتھ نیکی اور انصاف کا حکم دیا ہے اور ان کے جان و مال کی حفاظت کی تعلیم بھی دی ہے ان کی نفع رسانی کو بھی جائز رکھا مگر ان کی صحبت اور دوستی پر پابندیاں عائد کی ہیں اس لئے کہ صحبت کا اثر مسلم ہے اور یہ بھی تسلیم شدہ امر ہے کہ بری صحبت اچھی صحبت سے جلد انسان کو متاثر کرتی ہے۔

برے لوگوں سے ہمیشہ نیکوں کو تکلیف پہنچتی رہی ہے اور وہ لوگ اپنی شرارت سے کسی زمانہ میں بھی باز نہیں آئے۔ شیطان ان پر پوری طرح مسلط ہوتا ہے جس کا کام اور مشغلہ ہی یہ ہے کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرے اور راہ راست سے پھیر دے۔ کفار کی فطرت بھی بالکل اس کے مشابہ ہے یہ کہیں ہوں کسی بھی قوم سے ہوں اسلام دشمنی میں فوراً ایک ہو جائینگے ان میں ایک گروہ وہ ہے جو محض مذہبی اختلافات پر مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے وہ یا تو مسلمان کو اپنے ساتھ ملا لینا چاہتا ہے اور یا پھر اسے تباہ کر دینے کا متمنی ہے جیسے کہ عہد رسالت میں قریش و یہود تھے اور زمانہ مابعد میں یورپ کے صلیبی اور سپین کے فرڈی ننڈ ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن رہنمائی کا حکم جاری فرماتا ہے۔

Marfat.com

الاینھکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین و اخرجو اکم من دیار کم و ظاھر و اعلیٰ اخراجکم ان تولوھم و من یتولھم منکم فاولئک ھم اظلمون

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ان لوگوں سے تعلقات رکھنے سے منع کرتا ہے جو اختلاف مذہبی کی بناء پر تم سے برسر پیکار ہوئے۔ گھروں سے نکالا تمہارے اخراج کے در پے ہوئے یا اس میں معاون بنے۔ ان سے ہرگز دوستی نہ رکھو اور جو ایسا کریگا وہ ظالموں میں شمار ہوگا

اللہ تعالیٰ نے ان کی خوفنا کی کے باعث ان کی کامل علیحدگی کا حکم صادر فرمادیا کہ ایذا رسانی کے علاوہ ان سے کسی احسان اور مروت کی قطعاً امید نہ تھی۔ ایسے لوگوں کو مذہبی اصطلاح میں حربی کہا گیا ہے اور انہیں اسلام کا خطرناک اور بدترین دشمن سمجھا جاتا ہے۔

بعض اوقات معاشرے میں ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ وقتی طور پر سنگین برائی کا مقابلہ کرنے کے لئے ذرا کم برائی سے مصالحت کرنا پڑتی ہے قرآن نے ایسی صورت حال میں مسلمان کو عارضی طور پر ان سے اشتراک عمل کی اجازت فرمائی ہے ارشاد ہوتا ہے

لاتتخذو المومنین الکافرین اولیاء من دون المومنین و من یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شئ الاان تتقو منھم لقد

ترجمہ :۔ مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کو کبھی اپنا دوست نہ بناؤ کہ تم میں سے جو بھی ایسا کریگا وہ اللہ کی جماعت میں شمار نہیں ہوگا، البتہ کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے اور دوستی نہ کرنے میں تمہیں مختلف اندیشے درپیش ہوں تو اس کی اجازت ہے کہ مجبوراً ایسا کرلو۔

غازی اتاترک اور غازی عصمت انونو کا سیاسی کردار مذکورہ بالا فرمان ایزدی کی مکمل تصویر ہے۔ انہوں نے ہزارہا مصلحتوں کے تحت روس، برطانیہ، فرانس اور اٹلی سے حسب

Marfat.com

ضرورت معاہدات کئے اور نہایت پر پیچ حالات کی گتھی کو سلجھایا اس حد تک اور اس قسم کے حالات میں اسلام نے عارضی طور پر اغیار سے اشتراک عمل کی اجازت فرمائی ہے۔

آئین کلام اور قرآن:۔ تمدنی اور معاشرتی زندگی لسانی تہذیب بہت اثر رکھتی ہے اس قدر کہ یہ ضرب المثل زبان زد عام ہے کہ شریف کون! جس کی زبان شریف ہو۔ ہمارے عوام کی شرافت زبانی یکسر ختم ہو چکی ہے۔ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے دل برا ہے تو زبان بھی بری ہوگی اور اگر زبان بری ہے تو دل کی شرافت از خود ہی ختم ہے۔ انسان کو دنیا میں مختلف درجہ کے لوگوں سے ہم کلام ہونے کا موقع ملتا ہے لوگوں سے گفتگو کرنے کے ضمن میں قرآن نے کامل رہنمائی فرمائی ہے اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے اور بزرگوں سے بات چیت کرنے کا انداز سکھایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر بزرگوں سے بات کرو تو۔

قولو للسناس حسنا قولو ترجمہ:۔ نرمی اور شیرینی سے بات کرو پھر جو بات ہو قولاسویدہ لیصلح لکم سیدھی اور صاف بات ہو گی لپٹی اور مبہم نہ ہو شریفانہ انداز میں ہو کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے

ایک اور جگہ قرآن فرماتا ہے:

قولو قولا معرونا ترجمہ:۔ بات کرنے میں وقار اور متانت کا بھی خیال رہے یہ نہ ہو کہ اس میں لعنت یا لغویات کا شائبہ پایا جائے

قرآن کریم میں ایک اور مقام پر ارشاد ایزدی ہے:

Marfat.com

قال یاعبادی یقول الذی احسن ولاتناجو بالاثم والعدوان

ترجمہ:۔ میرے بندے جب کسی سے بات کریں تو بڑی نرمی شیرینی اور تہذیب کے ساتھ کریں سرگوشیوں اور کانا پھوسیوں سے گریز کریں کوئی ظلم و معصیت کی بات نہ کریں۔

آیت مذکورہ بالا میں مسلمان کو گفتگو کے دوران بدگمانی، غیبت، ناجائز اور حرام امور سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے اور سب وشتم سے پرہیز کی تعلیم دی ہے۔ اخوت اسلام کے قیام، شرافت وتہذیب کی بقا، کامیابی و باہمی محبت کے لئے یہ طریقے کس قدر موثر ہیں۔

قرآن کریم نے ایک اور مقام پر یہ بھی تاکید فرمائی ہے کہ بہت اونچی اور بلند آواز میں بات نہ کیا کرو کہ یہ آواز مکروہ ہے۔ اگر ہم ان تعلیمات کے تناظر میں اپنا مقام متعین کریں تو ہمیں انتہائی افسوس ہوگا کہ آج بڑے بڑے شرفاء کی زبان پر گالیاں اور بڑے بڑے گھرانوں میں سب وشتم کا طوفان برپا نظر آتا ہے۔

معاشرتی طرز عمل اور قرآن:۔ قرآن نے مسلمان کو بہترین امت فرمایا ہے اور ہر اعتبار سے انہیں دنیا کی شریف اور مہذب ترین قوم بنانے کی سعی کی ہے تمام بداخلاقیوں سے انہیں روکا ان کے تہذیب کے بعد یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کو اخلاقی اعتبار سے کتنا بلند ہونا چاہئے اور انہیں باہم کیا طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔

ارشادات ربانی ہیں۔

فاذاحسبتهم باحسن منها

ترجمہ:۔ جب کوئی تمہیں سلام کرے تو اس کا جواب نہایت خندہ پیشانی سے دو۔

Marfat.com

لاتدخلو بیوت غیر بیوتکم ترجمہ:۔ اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں

حتی تستانسو وتسلموا اس وقت تک قدم نہ رکھو جب تک کہ تم پہلے گھر والوں کو

علیٰ اھلما سلام نہ کرو اور خیریت دریافت نہ کرلو

ہمارے مسائل اور ان کا قرآنی حل

ہماری یہ بے کیف سی زندگی ہے

مسائل میں حد درجہ الجھی ہوئی ہے

حدیث اور قرآن کی پیروی ہو

ہمارے مسائل کا حل بس یہی ہے

اس دنیا میں کون ہے جو اپنے آپ کو پرسکون محسوس کرے اور اسے کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔ یقیناً ایسا کوئی نہیں ہر فرد و بشر کسی نہ کسی پریشانی میں ضرور مبتلا ہے۔ عورت ہو یا مرد، خاوند ہو یا بیوی، بہن ہو یا ماں، بھائی ہو یا باپ استاد ہو یا شاگرد سب ہی پریشان دکھائی دیتے ہیں۔ والدین اپنی اولاد کے لئے فکرمند، اولاد اپنے بہتر مستقبل کے لئے پریشان نظر آتی ہے۔ غریب اپنی غربت پر نالاں اور امیر اپنی دولت کی حفاظت کے لئے پریشان و متفکر نظر آتا ہے۔ کچھ پریشانیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا حل انسان اپنے اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے ذریعے نکال لیتا ہے لیکن بعض پریشانیاں ایسی بھی ہیں جن سے جیتے جی چھٹکارا حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی پریشانیوں کے حل میں رہنمائی اور دستگیری کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر معاشرہ میں اپنے برگزیدہ اور تربیت یافتہ افراد بعض انبیائے کرام مبعوث فرمائے۔ اسی سلسلہ میں امت محمدیہ کے لئے خالق کائنات نے اپنے پیارے محبوب حضور سرور کونین کو رہنمائے کامل بنا کر بھیجا اور انہیں اپنی مقدس کتاب

Marfat.com

قرآن کریم عطا فرمائی جس میں ہماری پریشانیوں کی نشاندہی بھی کی گئی اور پھر ان کا حل بھی ارشاد فرما دیا اور یہ یقین بھی دلایا کہ جو بندہ ہمارے ان فرمودات پر عمل پیرا ہوگا وہ ان پریشانیوں پر قابو پا کر اپنی زندگی کو پرسکون بنا لے گا۔

لاینحل پریشانیاں:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں دو ایسی چیزوں کا ذکر فرمایا ہے جو انسانی پریشانیوں کا منبع ہیں اور تقریباً ہر فرد، ہر معاشرہ، ہر قوم اور ہر ملک ان کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور وہ ہیں 1- کثرت مال، 2- کثرت اولاد۔

ارشاد ربانی

ترجمہ:۔ ’’بے شک تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں‘‘۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ ہلاک کر دیا تمہیں (مال اور اولاد کی) کثرت نے یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے‘‘۔

ان دونوں آیات مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی پریشانی بلکہ تباہی کا سبب مال اور اولاد کی کثرت کو قرار دیا ہے۔ اگر ہم بنظر تحقیق معاشرہ کا جائزہ لیں تو ہمیں آیات کریمہ کی صداقت کے ثبوت قدم قدم پر ملیں گے۔ واقعی انسان کی تمام تر پریشانی، تمام مسائل ہر قسم کی ناہمواریاں فتنہ و فساد کے ماحول، کا سبب ہی یہ دو چیزیں نظر آئینگی ہم نے تو ان کے حصول کے لئے اپنی خداداد تمام تر صلاحتیں صرف کر دی ہوتی ہیں۔ مال کی ہوس ہمیں اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ اس کے حصول کے لئے ہم ہر جائز اور ناجائز حیلہ استعمال کر لیتے ہیں اور رشوت، ڈاکہ زنی، اور دوسری معاشرتی برائیوں کا ارتکاب کر گزرتے ہیں بلکہ اکثر اوقات ان کے حصول میں ہم خدائے کریم کی نافرمانی کے مرتکب بھی ہو جاتے ہیں اور ان کے بل بوتے پر دوسروں سے لڑنے اور مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں

Marfat.com

لیکن ان کی بے وفائی کا یہ عالم ہے کہ یہ زندگی میں انسان کی پریشانیوں کو جنم دیتی اور جب انسانی زندگی کا سلسلہ منقطع ہونے لگتا ہے تو ان کا ساتھ چھوڑ جاتی ہیں اس وقت ساتھ جانے والی چیز صرف انسان کے نیک اعمال ہوتے ہیں ثابت ہوا کہ یہ دونوں چیزیں صرف دنیا کی زینت ہیں اور دنیا کو سرور کونین نے ناپسند فرمایا ہے۔

حدیث مقدسہ:۔ یہ دنیا مردار ہے اور اس کا طلب کرنے والا کتا ہے۔

حدیث مقدسہ:۔ اگر یہ دنیا میرے رب کے نزدیک مچھر کے ایک پر جتنی بھی قدر رکھتی ہوتی تو میرا رب کافروں کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔

حدیث مقدسہ:۔ عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آنے والی ہے جو دنیا کی خوش رنگ نعمتیں کھائینگے۔ خوش قدم گھوڑوں پر سواری کرینگے حسین وخوبرو عورتوں سے نکاح کرینگے۔ بہترین رنگوں والے کپڑے پہنیں گے ان کے دل کثیر دولت پر بھی قناعت نہیں کرینگے۔ دنیا کو اپنا معبود بنا کر صبح وشام اس کی پرستش کرینگے اور اس میں ہمہ تن مصروف رہینگے۔

اگر تم میں سے کوئی ان کو پالے تو اسے محمدؐ بن عبداللہ کی وصیت ہے کہ وہ انہیں سلام نہ کرے۔ بیماری میں ان کی عیادت نہ کی جائے ان کے جنازوں میں شامل نہ ہو ان کے سرداروں کی عزت نہ کرے اور جس شخص نے ایسا نہ کیا اس نے اسلام کو مٹانے میں ان سے تعاون کیا۔ (کاشفتہ القلوب)

قرآنی حل:۔ اب قارئین کی رہنمائی اور استفادہ کیلئے ان ہر دو مہلک بیماریوں کا قرآنی حل پیش کیا جاتا ہے جسے اپنا کر ہم اپنے آپ کو ان سے بچا سکتے ہیں۔

قرآن مقدس کی ایک ایک آیت انسانی رہنمائی اور ابن آدم کی ہمہ جہت مشکلات کا حل پیش کرتی ہے بطور خاص جن امور کی تاکید وتنبیہ اس ضمن میں کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔

Marfat.com

قناعت :۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف کریمانہ سے جو کچھ عنایت فرما دیا اسے اپنے لئے کافی سمجھنا اور اللہ کی رضا کے خلاف اس کی کثرت کے ہاتھ پاؤں نہ مارنا قناعت کہلاتا ہے جو انسان اسے اپنا کر اسے اپنا شعار بنا لیتا ہے وہ ان تمام برائیوں سے محفوظ رہتا ہے جو اس ضمن میں انسان کی پریشانی اور تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔

2-ذکر الٰہی :۔ جو دل اللہ کے ذکر سے محروم ہو جائے وہ اس سوکھے تالاب کی طرح ہے جس کا پانی خشک ہو گیا اور اس کے پاٹ میں ہر قسم کے موذی جانوروں، مہلک کیڑے مکوڑے نے آ کر ڈیرے لگا لئے لیکن پھر جب اللہ کی رحمت سے یہ تالاب بھر گیا تو ہر موذی چیز غائب ہو گئی، ذکر الٰہی پانی کی مثل اور انسان کا دل تالاب کے مشابہ ہے۔ ذکر الٰہی سے انسان کے دل کی آبادی ہے جو ذکر سے محروم ہوا وہ پریشان حال ہوا اس کی معیشت تنگ کر دی گئی۔

ارشاد ایزدی: ترجمہ:۔ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کی معیشت تنگ کر دی جائیگی اور ہم اسے قیامت کے روز اندھا اٹھائینگے۔ (سورہ طٰہٰ آیت 124)

حدیث مقدسہ ترجمہ:۔ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس شخص کو میرے ذکر نے سوال کرنے سے روکے رکھا میں اسے بغیر مانگے سب سائلوں سے بہتر دونگا۔ (مکاشفۃ القلوب)

3-شکر الٰہی :۔ کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم ہوں ہر انسان اس خدائے کریم کی بے انداز نعمتوں سے مالا مال ہے ان تمام نعمتوں کی عطا پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اپنا شکر ادا کرنے کا پابند کیا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ شکر کرنے والے پر اپنی نعمتوں کی عطا وافر مقدار میں کرونگا اور اپنے انعامات میں

Marfat.com

اضافہ کروں گا۔اور میری تمام نعمتوں سے فیضاب ہونے کے باوجود جو میرا شکر ادا نہ کریگا اسے دردناک عذاب دونگا اور اسکی معیشت تنگ ہو جائیگی۔آج ہم ایسے کروڑوں انسان ملیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بے انداز نعمتوں سے تو استفادہ کر رہے ہیں مگر اس کے حضور شکر کا ایک کلمہ بھی ان کے لبوں تک نہیں آتا۔واقعی کسی نے خوب کہا ہے۔

ے تیرا کھا کر بھی جو کوئی تیرے شکوے کریں یا رب
تعجب ہے کہ ان پر بھی رہے لطف و کرم تیرا

ہمارا فرض ہے کہ ہم شکر اور قناعت کی روش اختیار کریں یقیناً اس عمل سے اللہ کی رحمت کا نزول ہوگا اور ہماری پریشانیوں کا مداوا ہو جائیگا۔

ارشاد ایزدی ترجمہ:۔اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دونگا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

حدیث مقدسہ ترجمہ:۔حضرت عمرؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ ''ہم کونسا مال اکٹھا کریں'' آپؐ نے فرمایا ''ذکر کرنے والی زبان اور شکر نے والا دل''۔

4-صدقات :۔اللہ تعالیٰ نے اپنے دیئے ہوئے مال میں سے اسکی محتاج مخلوق کی امداد کی سخت تاکید فرمائی ہے اسے اسلامی اصلاح میں انفاق فی سبیل اللہ کہا گیا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں اضافہ اور مال میں برکت سے سرفراز فرماتا اور قیامت کے روز یعنی صدقات کا ثواب کئی گنا بڑھا کر دیگا۔صدقہ کو دافع البلاء قرار دیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق صدقہ دیکر اپنی دنیاوی پریشانیوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں یہ نکتہ یاد رہے کہ صدقہ صرف اسی مال میں سے دیا ہوا قبول ہوتا ہے جسے جائز طریقوں اور حلال ذریعوں سے کمایا گیا ہو حرام کی کمائی میں سے کیا گیا۔

Marfat.com

خرچ نہ اللہ کے ہاں قبول ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی فائدہ خرچ کرنے والے کو ملتا ہے۔

ارشادی ایزدی ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ مٹاتا ہے سود کو اور صدقات و خیرات کو بڑھاتا ہے (البقرہ آیت 276)

حدیث مقدسہ ترجمہ :۔ کم حیثیت کا کوشش سے خرچ کرنا اور اپنے اہل و عیال سے شروع کرنا بہترین صدقہ ہے (مکاشفہ القلوب)

5- توبہ :۔ اسلام میں توبہ کی اصطلاح اسی صورت حال کے لئے استعمال کی گئی ہے کہ جب کوئی اپنے گزشتہ گناہوں پر نادم ہو اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے۔ اللہ تعالیٰ کو گناہگار کی توبہ بہت پسند ہے چاہیے اس کا دامن کتنے ہی قسم کے گناہوں میں ملوث ہے جب وہ صدق دل سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کے نہ صرف سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، بلکہ اللہ کی رحمت اس شخص کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ اس صورت حال میں جب کہ انسان اللہ کی رحمت کی آغوش میں ہو کسی بھی قسم کی پریشانی یا آزمائش کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پس توبہ کا عمل بھی انسانی پریشانیوں کا ایک حل ہے۔

ارشاد ایزدی ترجمہ :۔ اور تم اللہ سے معافی مانگو اور اس کی طرف لوٹ جاؤ اللہ تمہیں موت تک عمدہ اسباب حیات سے نوازے گا اور عزت عطا فرمائیگا۔ (سورہ ھود آیت 30)

حدیث مقدسہ ترجمہ :۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔ (مکاشفتہ القلوب)

6- امر بالمعروف و نہی عن المنکر :۔ مسلمانوں کے لئے قرآن مقدس اور احادیث مقدسہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم صادر ہوا ہے اور اس حکم کے

Marfat.com

تناظر سے امت محمد یہ کو عظیم المرتبت قرار دیا گیا کیونکہ یہ منصب حرف انبیاء کرام کے لئے مخصوص تھا جو کہ انبیاء کا سلسلہ منقطع ہو جانے پر امت محمد یہ کو تفویض کیا گیا ہے اس پر عمل پیرائی عبادت کی ایک احسن صورت ہے اور اس عمل کو اسلامی اصطلاح میں تبلیغ کہا جاتا ہے اس عمل کا اندازہ اس ایک حدیث پاک سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک عام مسجد میں عبادت کا ثواب 27 گنا، جامع مسجد میں 500 گناہ، بیت المقدس میں مسجد نبوی میں پچاس ہزار گناہ۔ خانہ کعبہ میں ایک لاکھ گناہ اور تبلیغ کے دوران ادا کی جانے والی نماز کا 7 لاکھ گناہ ثواب مرحمت ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس قدر عظیم عمل پر اللہ کی رحمت انسان کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ایسی صورت میں کسی قسم کی پریشانی کا لاحق ہونا بالکل ناممکن ہے۔

ارشاد ربانی ترجمہ:۔ اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بلاوجہ بستیاں ہلاک کر دے جبکہ ان میں بسنے والے لوگ اصلاح یافتہ اس آیت مقدسہ اصلاح یافتہ لوگوں سے مراد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حامل لوگ ہیں۔ (سورہ ھود آیت 117)

حدیث مقدسہ ترجمہ:۔ فرمایا حضورعلیہ ﷺ نے ''اللہ کی زمین پر ایسے مجاہدین رہتے ہیں جو شہداء سے افضل ہیں زمین پر چلتے پھرتے رزق پاتے ہیں، اللہ تعالی ملائکہ میں ان پر فخر کرتا ہے اور ان کے لئے جنت سنواری جاتی ہے اور وہ لوگ نیکی کا حکم دینے والے برائیوں سے روکنے والے اللہ کے لئے دوستی اور اللہ ہی کے لئے دشمنی رکھنے والے ہیں۔''

❀❀❀❀

Marfat.com

قرآن ایک مکمل ضابطۂ حیات

پروفیسر فضل الٰہی رشک

مکتبہ جمالِ کرم لاھ

Marfat.com